

طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟

طاہر القادری کے ہفتوات پر بندش، حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب کے
مضمون پر سواسو سے زائد علماء و مشائخ کی تائیدات

طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟

مرتب

حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی

ناشر

سنی تبلیغی جماعت باسنی، ناگور شریف، راجستھان

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	_____	طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟
مرتب	_____	حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی
تقدیم	_____	حضرت مولانا مفتی شمشاد حسین بدایوں
کمپوزنگ	_____	شہادت علی امجدی شیرانی، استاذ جامعہ فیضان اشفاق ناگور
پروف ریڈنگ	_____	محمد نصیر احمد رضوی قادری جامع مسجد باسنی
صفحات	_____	۲۴۰
منجانب	_____	محمد یوسف بن عبدالرحمن بانگی وحاجی اللہ بخش بن عبدالغفار بادروالے
با اہتمام	_____	محمد نصیر احمد رضوی قادری جامع مسجد باسنی
ناشر	_____	سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف راجستھان
تقسیم کار	_____	کتب خانہ امجدیہ، میا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

رابطہ کا پتہ

Moulana Mufti Wali Muhammad Shah.

Jama Masjid Basni, Nagour, Rajasthan

Pin : 341021 Cell No. : 09829904850

Email: jamamasjidbasni@yahoo.com

www.786GulamAkhterRaza.blogspot.com

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو دنیائے سنت کی عبقری شخصیت یگانہ روزگار تاج الشریعہ بدرالطریقہ
قاضی القصاۃ فی الہند جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی

محمد اختر رضا خان صاحب قادری ازہری مدظلہ النورانی
کی ذات والا صفات کی طرف منسوب کرتے ہوئے خوشی انبساط محسوس کرتا ہوں
جن کی توجہ خاص سے احقاق حق و ابطال باطل کا جذبہ ملا

اور

آبروئے سنت بابائے قوم و ملت رمز شناس علم و حکمت واقف اسرار شریعت اشفاق العلما
حضرت علامہ مفتی

محمد اشفاق حسین صاحب قبلہ نعیمی مدظلہ العالی (مفتی اعظم راجستھان)

کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول نچھاور کرتا ہوں جن کے مجاہدانہ کردار و عمل نے راجستھان کی
سنگلاخ وادی میں عطاءے رسول خواجہ خواجگان کے مشن میں نئی روح پھونک کر ہر جگہ شمع
علم و عرفان کے سوتے جاری فرمادیے۔

خادم علما و والدین

(مفتی) ولی محمد رضوی عفی عنہ

سربراہ اعلیٰ

سنی تبلیغی جماعت، باسنی ناگور

ہدیہ تشکر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - رسول کو نین نبی دارین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ”من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ“ جس نے بندوں کا شکر نہ کیا اس نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

بندوں پر جو کسی طرح جو نیک بندہ احسان و مہربانی کرے اس کی شکر گزاری ایک اسلامی طریقہ ہے اس سے قدر دانی کا اظہار ہوتا ہے۔ محسن کے لئے نیک جذبہ ظاہر کرنا عمدہ خصلت ہے۔ سرکار روح کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان سے واضح ہو جاتی ہے۔ مولیٰ اس کے برکات سے ہم کو مالا مال فرمائے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم

چند ماہ قبل میرے سامنے پروفیسر طاہر کے رسائل اور اس کے رد میں تصنیفات آئیں۔ حالانکہ مجھہ تعالیٰ اس کی طرف میلان نہیں رہا نہ چاہت سے کبھی اس کو سنا نہ کسی تصنیف کا مطالعہ کیا حالانکہ اس کا تذکرہ دیگر لوگوں سے سنتا کہ وہ قابل ہے۔ کثیر رسائل ہیں مگر میرے رب کے فضل نے مجھ کو محفوظ رکھا۔ اس کی علمیت و قابلیت کا کوئی اثر نہ پڑا۔ جب اہل سنت کے خلاف اور صلح کلی کی حمایت میں اس کی کتب زیر مطالعہ رہیں تو دل میں کئی روز تک بے قراری کی کیفیت طاری رہی۔ ابتدا میں چند سطور اس کی کتاب پر رد میں حاشیہ کے طور پر لکھیں پھر رب نے فضل فرمایا کہ میں نے قلم ہاتھ میں لے کر حوصلہ مندی سے ایک مقالہ ”صلح کلیت اور اس کی حقیقت“ کے نام سے تحریر کر ڈالا۔ میں اپنے کرم فرما استاذ گرامی قبلہ حافظ محمد اکبر صاحب مدظلہ کو ہر تحریر نظر ثانی کے لئے پیش کرتا ہوں موصوف قبلہ نے اسے بھی پسند کیا اس سے ہمت ملی۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا سایہ پر مایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین۔ بعد چند ماہ

آپ نے اس کی تائید میں ایک تحریر جمیل عطا کی جس سے کام بہت آسان ہوا۔ بہت سے احباب کی حمایت اس سے حاصل ہوگئی۔

سب سے پہلے حضرت گرامی وقار مولانا فیاض احمد صاحب نے اس مقالہ کو ماہ طیبہ میں شائع کر کے احباب اہل سنت کو اس فتنہ سے بچانے کی معاونت کی۔ مولیٰ آپ کو بھی جزائے خیر فی الدارين عطا فرمائے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر سنی دنیا بریلی شریف کے مدیر مفتی یونس رضا اولیٰ نے ماہنامہ میں اسے دے کر اس کی اشاعت کر دی جس سے اہل علم و فکر تک بھی یہ مقالہ پہنچ گیا اور اس کے اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ مولیٰ موصوف کے فضل و کمال پر برکات عطا فرمائے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعدہ فعال جوان مخلص مدیر پیر احمد قادری نے از خود ہمت کر کے اپنے رسالہ ”مسلم“ میں اسے شائع کر کے قابل قدر کام کیا۔ مولیٰ آپ کی عزت و عی میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعدہ فاضل لائق و فائق علامہ فیضان المصطفیٰ نے سہ ماہی امجدیہ میں جگہ دے کر کشادہ دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ فتنہ کے ازالہ میں ہم قدم ہو گئے۔ مولیٰ آپ کے فیض کو عام و تمام کرے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعدہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مہتمم جامعہ منظر اسلام بریلی شریف حضور قبلہ گرامی مولانا سبحانی میاں نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں اسے جگہ عطا فرمائی جس سے ملک و بیرون ملک تک پیغام حق کی اشاعت ہوئی۔ مولیٰ آپ کو صحت و عافیت و اقبال مندی عطا فرمائے۔

حضور سید اشرف میاں صاحب قبلہ مدظلہ امام و خطیب بادل مسجد ممبئی نے بڑی کرم فرمائیاں فرمائی۔ مفید مشورے دے کر ہمت بندھائی مخلصانہ تحریر عطا فرمائی۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے وجود مسعود سے حق کی روشنی دور و نزدیک تک پھیلا دے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت مفتی اختر حسین صاحب قادری مفتی دارالعلوم علیہ جہد اشاہی کی حوصلہ

افزائی و خلوص بھی برابر رہا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ موصوف کے وقار کو ہمیشہ بلند عطا فرمائے۔ آمین
 دیگر میرے عزیزوں میں طرح طرح سے محنتوں کاوشوں سے اس نئے فتنے کے
 ازالہ میں ہمدردی کی سب سے زیادہ صف اول میں میرے تمیز رشید مولوی حافظ نصیر احمد
 رضوی سلمہ بن محمد اکبر منڈل۔ مولیٰ تعالیٰ سعادت دارین سے ان کو مالا مال کرے۔ حق کی
 حمایت میں ان کی ہمت کو بلند کرے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ عزیز القدر مولانا محمد اسلم
 ثنائی بن محمد ایوب بادر والے مدرس دارالعلوم فیضان اشفاق ناگور، عزیزم مولانا محمد خالد رضا
 اشفاق رضوی بن حاجی محمد صدیق بخشا والے مدرس مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ بانی، حافظ
 محمد فاروق رضوی بن امیر احمد منڈل مدرس مدرسہ اشفاقہ بانی، محمد اشرف بن اللہ بخش گہلوت
 کی بھی ہمدردیاں برابر شامل کتاب رہی ہیں۔ مولیٰ ان سب کے ایمان، آبرو، جان، مال کی
 حفاظت فرمائے، آمین صلی اللہ علیہ وسلم

رئیس القلم حضرت علامہ مولانا مفتی شمشاد حسین صاحب بدایوں شریف صدر
 المدرسین مدرسہ شمس العلوم بدایوں کا کرم برابر شامل کتاب رہا۔ مولیٰ آپ کے فضل و کمال،
 جو دونوں کو زیادہ کرے۔ آمین

اس کتاب کی اشاعت و طباعت میں عطیہ پیش کرنے والے میرے عزیز محمد یوسف
 رضوی باگلی جیب ڈرائیور ہیں۔ انہوں نے اپنے والد مرحوم عبدالرحمن صاحب اور حاجی اللہ
 بخش بادر والے نے اپنے والد مرحوم حاجی عبدالغفار بن حاجی ظہور الدین بادر والے کے
 ایصال ثواب کے لئے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ مولیٰ مرحومین کے بال بال کی مغفرت فرمائے،
 کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ اس کتاب کو صدقہ جاریہ بناوے۔ سنیت کا بول بالا
 باطل کا منہ کالا کر دے۔ اس سلسلے میں اس عاصی بندہ سے جو بھول غلطی واقع ہوئی ہو مولیٰ

اپنے لطف سے معاف کرے۔ اسے میری مغفرت و نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

جن حضرات نے مقالات و تائثرات تصدیقات عنایت کر کے کتاب کی شان کو بلند کیا ہے ان سب مقتیان کرام و علمائے دین و احباب اہل سنت کا بہت بہت شکریہ۔ مولیٰ ان سب کی عزت میں چار چاند لگا دے۔ آمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ان کی مہربانیاں جاری رہیں گی۔

خادم علمائے اہل سنت و مشائخ دین و ملت

ولی محمد رضوی

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

مشمولات

نمبر شمار	عنوان	اسماء گرامی	صفحہ نمبر
۱	ابتدائیہ	حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی	۱۵
۲	آغاز سخن	حضرت مولانا حافظ نصیر احمد صاحب رضوی	۱۹
۳	تقدیم	حضرت مولانا مفتی شمس الدین حسین رضوی بدایوں	۲۹
باب اول..... (تأثرات)			
۴	طاہر القادری کے بارے میں حضور شیخ الاسلام سید مدنی میاں	شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں صاحب	۴۳
۵	مسلمانوں پر لازم ہے کہ طاہر جیسے گمراہ شخص سے دور رہیں۔	حضرت مولانا سید محمد اشرف اشرفی ابھیلانی	۴۵
۶	ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے مقصد کے لیے قرآن و سنت کو غلط استعمال کیا ہے۔	حضرت مولانا سید کوثر ربانی صاحب	۴۷
۷	منہاجی تحریک سے اپنے آپ کو الگ کرنا واجب ہے۔	حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب ناگپور	۴۹
۸	طاہر القادری سے مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔	حضرت مولانا مفتی شفیق احمد شریفی	۵۰
۹	اس دور میں صلح کلیت کا ایک بہت بڑا مبلغ طاہر القادری۔	حضرت مولانا محمود اختر صاحب رضوی ممبئی	۵۲

۱۰	پروفیسر طاہر القادری صلح کلیت کا داعی اور مبلغ ہے۔	۵۵	حضرت مولانا مفتی محمد اشرف رضا صاحب ممبئی
۱۱	طاہر القادری کے پروگرامات دیکھنے، سننے اور اس کی کتابوں کے مطالعہ سے عوام اہل سنت کو ضرور روکا جائے۔	۵۶	حضرت مولانا مفتی معراج القادری صاحب
۱۲	ناشر صلح کلیت حامی دہریت ڈاکٹر طاہری القادری	۵۸	حضرت مولانا انوار احمد صاحب امجدی
باب دوم..... تحقیقات			
۱۳	صلح کلیت اور اس کی حقیقت	۶۰	حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی
باب سوم..... تعاقبات			
۱۴	مرکز اہل سنت بریلی شریف کا فیصلہ طاہر القادری سنیوں کا نمائندہ نہیں۔	۸۲	حضور تاج الشریعہ دام ظلہ
۱۵	طاہر القادری کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ سے پوچھے گئے سوالات اور ان کے جوابات۔	۸۹	حضور تاج الشریعہ دام ظلہ
۱۶	طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔	۹۹	حضور محمدؐ شب کبیر دام ظلہ

۱۰۲	حضرت مفتی شبیر حسن صاحب رضوی	طاہر القادری کے اقوال سواد اعظم اہل سنت و جماعت سے خارج ہونے پر روشن دلیل ہیں۔
۱۰۷	حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب رضوی	ڈاکٹر طاہر القادری کو ہرگز ہرگز اپنا نہ سمجھیں۔
۱۰۸	حضرت مولانا مفتی شہاب الدین صاحب اشرفی	فتویٰ جامع اشرف
۱۱۳	حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت مفتی نظام الدین رضوی، حضرت علامہ یونس اختر مصباحی	پروفیسر طاہر القادری! ایک لمحہ فکریہ
۱۱۹	حضرت مولانا مفتی اختر حسین قادری	ڈاکٹر طاہر القادری کی شرعی گرفت
۱۲۳	حضرت مولانا مفتی شمشاد احمد مصباحی گھوسی	ڈاکٹر طاہر القادری کا شرعی حکم
۱۳۸	حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب پکچر دا	طاہر القادری کسی بھی جہت و زاویہ سے صاحب ایمان نہیں ہو سکتا۔
۱۳۳	حضرت مولانا مفتی محمد عالمگیر مصباحی جودھپور	ڈاکٹر طاہر القادری کا کفر و ارتداد حقائق کے اجاب۔ لے میں

۱۵۳	علمائے ہند	طاہر القادری کا علمائے اہل سنت کے سوالات کے جوابات دینے سے صاف انکار	۲۵
باب چہارم..... مقالات			
۱۵۹	حضرت مولانا مفتی شعبان علی نعیمی ممبئی	طاہر القادری اپنے بیانات کے آئینے میں	۲۶
۱۶۲	حضرت مولانا سید سراج اظہر رضوی ممبئی	طاہر اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے۔	۲۷
۱۷۰	حضرت مولانا عبد السلام رضوی بریلی شریف	ہوشیار! خبردار! پروفیسر طاہر القادری ایک فتنہ ہے۔	۲۸
۱۷۳	حضرت مولانا مفتی محمد یونس رضا بریلی شریف	تف ہے ایسی مصلحت پر۔	۲۹
۱۸۰	حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی ممبئی	طاہر القادری کا قضیہ کیا ہے؟	۳۰
۱۸۶	محمد زبیر قادری مدیر اعلیٰ سماجی مسلک، ممبئی	فتنہ رواں صدی..... طاہر القادری	۳۱
باب پنجم..... تائیدات			
۱۹۳	حضرت مفتی شیر محمد خاں مع تصدیقات علمائے جوڈھپور	پروفیسر طاہر القادری راہ ضلالت کا راہی بن بیٹھا۔	۳۲

۳۳	پروفیسر طاہر القادری کے خیالات فاسدہ ان کے گمراہ ہونے کی بین دلیل ہیں۔	۱۹۵	حضرت مولانا حافظ محمد اکبر حسین رضوی مع تصدیقات علمائے باسی
۳۴	منہاج القرآن تحریک دور حاضر کی سب سے خطرناک تحریک بنتی جا رہی ہے۔	۱۹۸	حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری مع تصدیقات اساتذہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی
۳۵	پروفیسر طاہر القادری کے نظریات صلح کلیت کی طرف صاف و شفاف نظر آتے ہیں۔	۲۰۱	حضرت مولانا محمد حنیف خاں رضوی شیرانی مع تصدیقات علمائے شیرانی
۳۶	طاہر القادری یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ و حمایتی ہے۔	۲۰۵	حضرت مولانا مفتی اسد اللہ ثنائی مع تصدیقات اساتذہ جامعہ فیضان اشفاق ناگور
۳۷	صلح کلیت کو بڑھاوا دینے کے لیے طاہر القادری نے کمر کس لی۔	۲۰۷	حضرت مولانا مفتی عبد الرحمن پبلی بھیت
۳۸	طاہر القادری کے ہفتوات پر بندش ایک اہم دینی فریضہ ہے۔	۲۱۰	حضرت مولانا مفتی شاہد علی مصباحی بہرائچ
۳۹	طاہر القادری صلح کلی ہے۔ اس سے دور رہیں۔	۲۱۱	حضرت مولانا محمد الیاس اشرفی مع تصدیقات علمائے کبھاری

۳۰	طاہر القادری بد مذہبی و گمراہیت کے فروغ کے لیے اہل سنت کے لبادہ میں۔	حضرت مولانا قاری عبد الرشید صاحب ممبئی	۲۱۳
۳۱	طاہر اسلام کا داخلی دشمن	حضرت مولانا مختار احمد بھٹروی	۲۱۶
۳۲	طاہر کی رگ رگ میں صلح کلیت	حضرت مولانا محمد صدیقی بہرائچ	۲۱۸
۳۳	ایمان کی حفاظت کا انتظام کرو	حضرت مولانا شاہ کر علی نوری امیر سنی دعوت اسلامی	۲۲۰
۳۴	طاہر قادری نہیں بلکہ نجس پادری	حضرت مولانا امان حسن مصباحی	۲۲۱
۳۵	پروفیسر طاہر القادری اہل غور	حضرت مولانا محمد یوسف مصباحی شیرانی	۲۲۳
۳۶	طاہر القادری نجدیوں کا ایجنٹ	حضرت مولانا قادر ولی حیدر آباد	۲۲۶
۳۷	صلح کلیت سے بیزاری اللہ و رسول کی بارگاہ میں پسندیدہ عمل	حضرت مولانا عبد الجبار خان قادری	۲۲۸
۳۸	اس وقت کا بڑا فتنہ قتلہ طاہری ہے۔	حضرت مولانا شاہ القادری فیضی اودے پور	۲۳۱

۴۹	کاش! طاہر القادری انا کو فنا کر کے اپنی کوتاہیوں سے رجوع کرتے۔	حضرت مولانا عبد الکریم نوری گوہڑی	۲۳۳
۵۰	طاہر القادری روز اول ہی سے علما کے درمیان متنازع رہے رہیں۔	حضرت مولانا انصار احمد قادری فیضی	۲۳۵
۵۱	طاہر القادری صلح کلیت کا مہلک زہر پھیلا رہے ہیں	حضرت مولانا سعید مختار رضوی کوٹہ	۲۳۷
۵۲	تائیدات	علمائے مختلف بلاد و امصار	۲۳۹

ابتدائیہ

حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی

قرآن حکیم حکیمانہ فرمان سے ارشاد فرماتا ہے۔ خوب انصاف کی نظر اور آخرت کا خوف دل میں ڈال کر اسے ماننا چاہیے "وَلَسَّ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَبْعَ مِلَّتَهُمْ" اور ہرگز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو۔ (پ: ۱، آیت: ۱۱۹)

اس آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن مجید علامہ مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ کافر مومن سے کبھی راضی نہیں ہو سکتے ان سے اتفاق کی دو ہی صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ مومن ہو جاویں، دوسرے یہ کہ معاذ اللہ ہم ان کی طرح کافر ہو جائیں ان دو صورتوں کے سوا اگر اتفاق ہو تو ان کی خود غرضی کی بنا پر ہوگا جس کا بارہا تجربہ ہو چکا۔ (ص: ۲۸)

دیکھئے کہ مفسر قرآن عالم ربانی تو یہود و نصاریٰ کو کافر شمار کرتے ہیں اور ہیں بھی وہ حقیقت میں کافر مگر آج ایک نام کا طاہر قادری پیدا ہوا ہے جو اصل میں طاہر پادری ہے اپنے کردار و عمل سے وہ ان کی دوستی کا دم بھرتا ہے، ان کو مومنوں کا بھائی قرار دیتا ہے، ان سے یارانہ گلے ملتا ہے۔ خود تو کافروں کا وفادار، مسلمانوں کا خدار بن گیا مگر اپنی چرب زبانی، فریب کاری، بازی گری سے بھولی بھالی عوام کو گمراہ بے دین بنانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے خدا را آج اس رنگر وٹ کو پہچاننے اور اس سے دور رہنے کی اور دوسروں کو دور رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

عنه رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تو ریت کا نسخہ لائے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ تو ریت کا نسخہ ہے حضور خاموش رہے آپ پڑھنے لگے اور حضور ﷺ کا چہرہ انور بدلنے لگا، ابو بکر بولے کہ تمہیں رونے والیاں روئیں تم رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا حال نہیں دیکھتے۔ تب حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور دیکھا تو بولے میں اللہ کے غضب اور اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کی ربوبیت اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ تب حضور ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے اگر حضرت موسیٰ آج ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔ (مرآۃ، ج: ۱، ص: ۸۴۱)

ناصح ملت، مصلح اہل سنت کیا ہدایت فرماتے ہیں اسی حدیث کی شرح میں دل سے سنو! قرآن و سنت کے سوا اور کتابوں سے ہدایت حاصل کرنا انھیں پڑھنا ممنوع ہے۔ کوئی شخص اپنے ایمان پر اعتماد نہ کرے۔ ہر کتاب نہ پڑھے۔ ہر ایک کا وعظ نہ سنے۔ جب حضرت عمر جیسے صحابی کو تو ریت جیسی کتاب پڑھنے سے روک دیا تو ہم کس شمار میں ہیں؟ ایمان کی دولت چوراہے میں نہ رکھو ورنہ چوری ہو جائے گی۔ ذرا وہ لوگ انصاف و دیانت سے کام لیں جو طاہر پادری کی کتب کو شوق سے پڑھتے ہیں اور اپنی ناقص عقل، کمزور مطالعہ تھوڑے علم پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مولیٰ ان کی غفلت کی آنکھیں کھول دے اور ایسے بہرہ دہ سے دور رہنے کی توفیق دے۔ آمین ﷺ

اؤ تم کو سچے دین کا آئینہ ہدایت کا گنجینہ، ایمان کا سفینہ بتائیں۔ امت کے غمخوار شفیع روز شمار حبیب کردگار دونوں عالم کے مالک و مختار ﷺ فرماتے ہیں: ”من وفقہ صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الاسلام“ فرمایا رسول گرامی نے کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی

اس نے اسلام ڈھانے پر مدد کی۔ (مراۃ ج: ۱، ص: ۱۷۹)

شرح میں شارح فرماتے ہیں: بے دینوں کی تعظیم اسلام کو ویران کرنا ہے کہ ہماری تعظیم سے عوام کے دل میں ان کی عقیدت پیدا ہوگی جس سے وہ ان کا شکار ہو جائیں گے جیسے مسلمان کی تعظیم ثواب ہے ایسے ہی بے دین کی توہین ثواب کہ وہ دشمن ایمان ہے۔ بے دینوں، گمراہوں کی صحبت ان کی تقریر سننا، ان کی کتاب بے ضرورت بلارد و ابطال کی نیت کے شوق و ذوق سے پڑھنا کس قدر خطرناک ہے جس کو اپنا ایمان و عقیدہ ہر شئی سے پیارا ہوگا اس کے لئے اس کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ دیکھو سرکار کائنات نغمہ موجودات نے کیسی مبارک و مقدس مثال دے کر امت کو بری صحبت سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے اچھے مصاحب اور برے ہم نشین کی کہاوت ایسی ہے جیسے مشک والا اور لوہار کی بھٹی۔ مشک والا تیرے لئے نفع سے خالی نہیں یا تو تو اس سے خریدے گا کہ خود بھی مشک والا ہو جائے گا ورنہ خوشبو تو ضرور پائے گا اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر پھونک دے گی یا کپڑے جلادے گی یا کچھ نہیں تو اتنا تو ہوگا کہ تجھے بدبو پہنچے گی اگر تیرے کپڑے اس سے کالے نہ ہوئے تو دھواں تو ضرور پہنچے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۰، ص: ۱۸۳)

اس مدنی تاجدار علیہ السلام کے فرمان ہی سے عقل و شعور والا مومن بخوبی جان سکتا ہے کہ میں جو اچھا سمجھ رہا ہوں وہ برا ہے اور جو سرکار فرماتے ہیں کہ صحبت بد بری ہے ان سے اجتناب ہی میں نجات ہے حضرت رومی علیہ الرحمہ نے کیا ہی ایمان افروز باطل سوز کلام پیش کیا ہے

صحبت صالح تراصلح کند صحبت طالح تراطالح کند
دور شو از اختلاط یار بد یار بد بدتر بود از مار بد

کیا کسی کتاب کا مطالعہ صحبت نہیں ہے؟ ضرور وہ مؤثر صحبت ہے۔ اس سے انکار

بے عقلی کی نشانی ہے مگر گمراہ بد مذہب آزاد خیال، دین بے زار، گمراہوں کو دوست بنانے والا یہود و نصاریٰ کی دوستی کا دم بھرنے والے کا بیان و کتاب زہریلے ساپ سے کم نہیں ہے۔ شرط ہے کہ جسے اپنا ایمان و عقیدہ اہل سنت کے مطابق ہر شے سے زیادہ عزیز ہو مولیٰ غفلت کے پردے دلوں سے دور کر کے سبیت کی بچی قدر عطا فرمائے۔ آمین ﷺ

دیکھو مجدد دین مجدد الف ثانی حضور شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمہ نے بد مذہبوں کی صحبت کو کس قدر خطرناک قرار دیا ہے کہ یہی لوگ ایمان و عقیدے کی حقیقی قدر جانتے تھے فرماتے ہیں: فساد مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کا فراست

(مکتوبات امام ربانی بحوالہ کلیات مکاتیب رضا، ص: ۱۳۱)

بد مذہب کی وہ کتاب جس میں اس کی گمراہی نہ ہو وہ بھی پڑھنا نقصان سے خالی نہیں ہے دیکھو حضور صدر الشریعہ علامہ شاہ امجد علی علیہ الرحمہ فتاویٰ امجدیہ، ج: ۴، ص: ۱۰۹ پر فرماتے ہیں: ایسے لوگوں کی کتابیں بچوں کو پڑھانا ناجائز ہے اگرچہ ان کتابوں میں ان کی گمراہی کی باتیں نہ ہوں مگر مصنف کی عزت دل میں پیدا ہوگی اور ان کی باتیں قبول کرنے کا مادہ پیدا ہوگا۔

اکابر کی راہ پر پختہ طور پر گامزن ہو جائیں۔ اپنے علم و عقل کا اعتبار نہ کریں چاہے دنیا دار، زبان دراز لوگ اس کو شدت پسند کہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت و ست کہیں اس کی ہرگز پروا نہ کریں۔ مولیٰ تعالیٰ اس دور کے سب سے بڑے فتنہ پادری سے ملت کی حفاظت فرمائے اور حضور تاج الشریعہ قبلہ مدظلہ العالی حضور سید شاہ علامہ مدنی میاں صاحب مدظلہ اور حضور سیدی علامہ محدث کبیر شاہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ وغیرہ جمیع علما نے جو موقف حق دیا ہے اسے مکمل سچے دل سے قبول کرنے اور اس پر قول و فعل سے پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آغاز سخن

حضرت مولانا حافظ نصیر احمد رضوی

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن فتنوں کے تعلق سے ہمیں آگاہ فرمایا تھا ان میں کئی ایک تو ظہور پذیر ہو چکے اور کچھ روز بروز ظاہر ہو رہے ہیں۔ ”یأتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقابض علی الحصر“ (ترمذی) آخر زمانے میں گمراہی اور فتنہ بڑھے گا۔ آدمی کو اپنا دین سنبھالنا مشکل ہو جائے گا جیسے ہاتھ میں انگڑا لینا۔ صادق مصدوق آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ”یصبح الرجل مومنًا یمسی کافرًا و یمسی مومنًا یصبح کافرًا“ (کنزل العمال) صبح کو آدمی مومن ہوگا شام ہوتے ہوتے کافر ہو جائے گا اور شام کو مسلمان ہوگا صبح ہوتے ہوتے کافر ہو جائے گا۔

اہل بصیرت پر خوب واضح ہے کہ اس زمانہ پر فتن میں ظاہر ہونے والے یہی وہ فتنے ہیں جس کی خبر غیب داں نبی نے پندرہ سو سال قبل دی تھی کیا ہم نہیں دیکھتے کہ بد مذہبیت تیزی کے ساتھ لوگوں کو یرغمال کر رہی ہے اور ہر چہار سمت سے اہل سنت و جماعت پر فرقبائے باطلہ کی یلغاریں ہو رہی ہیں۔ کتنے وہ حضرات کہ جن کے آباء واجداد اہل سنت و جماعت پر زندگی بھر قائم رہے بلکہ اس کی نشر و اشاعت میں پیش پیش رہے ان ہی کی اولاد آج صلح کلیت کی طرف جارہی ہے۔ اہل سنت و جماعت کی مساجد پر بد مذہبوں کا تسلط ہو رہا ہے اور اب تو صلح کلیت پوری قوت کے ساتھ اہل سنت کے تاج محل کو برباد کرنے کے لئے میدانِ عمل میں نظر آرہی ہے جس کے پیچھے امریکی ڈالروں کی بھی خوب فراوانی ہے اور یہود و نصاریٰ کی حمایت بھی حاصل ہے جس کے فروغ کے لئے انہوں نے ڈاکٹر طاہر القادری کو اپنا ہمنوا بنا کر آگے

بڑھانے کی پوری جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اور جناب طاہر ان ہی یہود و نصاریٰ کو اپنا بھائی اور اہل ایمان قرار دے رہے ہیں جن کو قرآن مجید کا فرکہ رہا ہے۔ "ان الذین کفروا من اهل الكتاب والمشركين في نار جهنم خالدين فيها اولئك هم شر البرية"۔ (سورۃ البینۃ ۶۱) بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدترین ہیں۔ اور جناب اپنی چرب زبانی اور طلاق لسانی سے قرآنی آیات اور احادیث کی غلط تشریحات کر کے لوگوں کے اذہان کو پراگندہ کر رہے ہیں کہ سنی، وہابی، دیوبندی، رافضی اور قادیانی اختلاف صرف فروعی ہے بلکہ صرف تعبیری اور تشریحی اختلاف ہے (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو، ص: ۶۵)

جناب سے کوئی دریافت کرے کہ اگر یہ اختلاف صرف فروعی بلکہ تعبیری اور تشریحی اختلاف ہے تو پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہوا جس میں ارشاد ہوا "لا توادوا کلہم ولا تشارہم ایاکم وایاہم لا یضلوکم ولا یفتنونکم" اس حدیث میں تو بد مذہبوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کا حکم دیا جا رہا ہے۔ آج تک محدثین کرام اس حدیث کو نقل کرتے آرہے ہیں اور اس کا صاف مطلب اور حکم واضح کر کے بد مذہبوں سے دور رکھ کر امت کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرتے رہے مگر پروفیسر صاحب اب بیدار ہوئے ہیں اور سب کو ایک کر کے اپنی مجددیت کو چمکانے کی فکر میں ہیں اور دوسری طرف حدیث پاک کی اپنے کردار و عمل سے تکذیب کر رہے ہیں۔ بے شمار آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ بد مذہبوں سے دور رہنے کا حکم سنارہی ہیں جو جناب کو نظر نہیں آتیں۔ اور اگر اس اختلاف کو تعبیری و تشریحی مان لیا جائے تو کیا ان آیات و احادیث کی تکذیب لازم نہیں آئے گی اور اس کے بعد بھی آدمی اپنے ایمان و عقیدے کو سلامت رکھ پائے گا۔ مگر پروفیسر طاہر کو تو اپنے کرم فرمایہود و نصاریٰ کی رضا مطلوب

ہے جس کے لئے وہ ایمان جیسی عظیم دولت کو بھی اگر قربان کرنا پڑے تو وہ کر دیں گے۔ اور یہاں عقل بھی یہ بات تسلیم نہیں کر سکتی کہ سب صحیح ہو جائیں جب کہ باتیں ایک کی دوسرے سے متضاد ہیں ایک کہتا ہے کہ رسول پاک بے مثل و مثال ہیں تو دوسرا اس کے خلاف بولتا ہے کہ رسول پاک ہماری طرح ایک بشر ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ رسول پاک ﷺ اللہ کے نائب مطلق ہیں۔ اللہ نے انھیں با اختیار بنایا ہے۔ تو دوسرا اس کے خلاف زبان کھولتا ہے کہ رسول اللہ کو کچھ اختیار نہیں۔ ایک کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک کو غیب کے علوم عطا فرمائے تو دوسرا اس بات کو نہیں مانتا بلکہ یوں کہتا ہے کہ رسول پاک کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ ایک اللہ کو ہر عیب سے پاک مانتا ہے تو دوسرا اللہ کے لئے امکان کذب کا عقیدہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے اختلاف ہیں جو فروعی نہیں بلکہ اصولی اختلاف ہیں جن کو فروعی کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

تو کیا مذکورہ باتیں سب صحیح و درست ہو سکتی ہیں؟ کیا ایک کو صحیح ماننے سے دوسرے کا انکار لازم نہیں آئے گا؟ ان اختلافات کو فروعی کہا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی آدمی مسلمان کو بھی مسلمان اور کافر کو بھی مسلمان کہہ کر سب کو ایک کرنے کی کوشش کرے تو کیا اس کی بات قابل تسلیم ہو سکتی ہے؟ اور ایسا کرنے سے قرآن وحدیث کی تکذیب لازم نہیں آئے گی؟ ایسے کو لوگ احق سمجھ کر اس سے کنارہ کشی کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھیں گے۔

ایسا ہی معاملہ ڈاکٹر طاہر القادری کا ہے جو پوری دنیا کو صلح کلیت کے جامہ میں ملبوس دیکھنا چاہتے ہیں اور خود ہر جگہ ہر اسٹیج پر بہروپے کی طرح نظر آتے ہیں۔ جہاں جائیں گے ان ہی کی بولی بولیں گے۔ رافضیوں کے اسٹیج پر پہونچے تو ان کی خوشنودی کے طالب بن کر یوں گویا ہوتے ہیں ”ضمینی کی موت امام حسین کی موت کی طرح ہے۔ ضمینی کی زندگی علی کی

زندگی کی طرح ہے۔ مسلمان کے بچے بچے کو ضیعی بن جانا چاہیے۔“

دیکھئے جناب تو رافضیت کے نشے میں مست ہو گئے اور عالم اسلام کو رافضی بن جانے کا پیغام دے رہے ہیں اور اگر یہود و نصاریٰ کے حضور ہوں تو ان کی محبت میں فنا ہو کر انھیں اپنا بھائی اور اہل ایمان قرار دے کر حق و فاداری ادا کرتے نظر آئیں اور اگر اہل سنت کے اسٹیج پر ہوں تو کمزری بن کر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے گن گانے لگیں۔ جیسا دلیس ویسا بھیس۔ چولہے بدل کر ہر میدان مارنا ان کا خواب ہے جو کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ کی حدیث کریمہ ہے ”لاتزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لایضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر اللہ و ہم علی ذلک“۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہو جائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے۔

(جامع الاحادیث اول، ص: ۴۷)

الحمد للہ رب العالمین وہ گروہ حق و صداقت جماعت اہل سنت ہے جو ہدایت پر گامزن ہے اور علمائے اہل سنت اسی جماعت حق کی حمایت پر کمر بستہ ہیں جنہوں نے ہر دور میں فتنوں کا مقابلہ کر کے انھیں زمین بوس کر کے حقانیت کے علم کو بلند کیا۔ جو نہ کسی طاقت سے متاثر ہوئے اور نہ جاہ و حشم، مال و منال کے لالچ میں آئے اور نہ قید و بند کی صعوبتیں انھیں صراطِ مستقیم سے ہٹا سکیں۔ آج دین و سنیت کا یہ حسین چمن انھیں مردانِ حق کی قربانیوں سے لہلہا رہا ہے۔

ہر دور میں طاہر پادری جیسے لوگ پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے جنہوں نے اپنی

صلاحیت و قابلیت پر اعتماد کر کے ایسی ٹھوکریں کھائی ہیں کہ جو تاریخ کے باب میں سیاہ داغ ہیں۔ کیا زنجیری نہیں پیدا ہوا تھا؟ عبدالقاہر جرجانی، ابن تیمیہ، اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی جیسے لوگ دنیا میں نہیں ہوئے؟ جنہوں نے اپنے علم اور اپنی عربی دانی سے لوگوں کو مرعوب کر دیا مگر جب ان کے چہرے سے علمائے حق نے نقاب کشائی فرمائی تو ان کی گمراہی کا پردہ چاک ہو گیا اور ان کی ساری قابلیت دھری رہ گئی اور ان کی گمراہیت کا مشن خاک میں مل گیا۔

اس لیے کسی کی لچھے دار تقریر سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسے پرکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کا کردار و عمل اور اس کے افکار و نظریات نیز اکابرین سے اس کا رشتہ، تعلق کس قدر بنتے ہیں، اس کو دیکھ کر ہی اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

اور یہ جناب طاہر صاحب جن کا معاملہ آج سے نہیں بلکہ پچیس، تیس سال سے متنازع ہے، جن کی تحریرات اور تقاریر جماعت اہل سنت کے فکر و نظر سے متصادم ہیں جس پر ان کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو“ دیکھی جاسکتی ہے نیز ائمہ مجتہدین کا متفقہ فیصلہ عورت کی دیت کے تعلق سے ان کا اختلاف کرنا بھی گمراہیت کی طرف واضح کرتا ہے نیز اور دیگر معاملات میں انہوں نے اہل سنت سے اختلاف کیا ہے جس پر بارہا علمائے پاکستان نے ان کے ساتھ نشست و برخاست کی اور ان کی خامیوں پر انہیں متنبہ کیا۔ خود ان کے استاد حضرت علامہ سعید احمد کاظمی علیہ الرحمہ جو پاکستان کے اکابرین میں سے تھے نے ان کو سمجھایا مگر انسانیت سے بھرا ہوا ذہن کب کسی کی نصیحت قبول کر سکتا ہے۔ انائے کہ پرشد چوں پر شود۔ آخر علامہ نے اپنا یہ فیصلہ سنا دیا کہ انسان کو چاہیے کہ وہ کسی کے پاس جائے تو انسانیت کے ساتھ آئے لیکن وہ طاغوت بن کر آتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کی بات نہ مانوں گا ہر

کوئی میری بات مانے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ گمراہ ہے۔ (خطرہ کی گھنٹی، ص: ۲۹)

اور اس کے علاوہ حضرت قاری مفتی محبوب رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ نے ۱۹۸۹ء میں طاہر کے رد میں دیت کے مسئلہ پر ایک کتاب بنام ”فتنہ طاہری کی حقیقت“ لکھی جس پر پاک و ہند کے مشائخ کرام اور مفتیان عظام کے پچاس سے زائد تصدیقات اور تائیدات موجود ہیں جس میں انہوں نے طاہر کو ضال، مضل، گمراہ، صلح کلیت کا داعی، سوادِ عظیم کی اتباع سے خروج کرنے والا اور خرقِ اجماع کرنے والا وغیرہ لکھا، وہ حضرات جانتے تھے کہ طاہر صاحب ملت کے لئے کس قدر خطرناک ہے۔

نیز پاکستان میں ایک عرصہ سے اس کے رد و ابطال میں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اگر کسی کو تفصیل مطلوب ہو تو وہ ان کتب کی طرف مراجعت کرے۔ حقیقت آئینہ کی طرح سامنے آ جائے گی۔

اسماء کتب	اسماء مؤلفین
اسلام میں عورت کی دیت	حضرت علامہ احمد سعید کاکھی علیہ الرحمہ
دیت المرأة	حضرت علامہ عطا محمد بند یا لوی علیہ الرحمہ
عورت کی دیت	حضرت علامہ محمد عبداللہ قصوری علیہ الرحمہ
فتنہ طاہری کی حقیقت	حضرت مفتی قاری محبوب رضا خان صاحب علیہ الرحمہ
علمی گرفت پر و فیر	حضرت مفتی قاری محبوب رضا خان صاحب علیہ الرحمہ
الفتنة الجديدة	حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب کراچی
پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ اول	حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری

پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ دوم	حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری
تہتر فرقے اور طاہر القادری	حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری
حاشیۃ الفضل الموهبی	حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری
جواب الجواب	حضرت مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ
خطرہ کی گھنٹی اول	حضرت علامہ ابوداؤد صاحب دامت برکاتہم
خطرہ کی گھنٹی دوم	حضرت علامہ ابوداؤد صاحب دامت برکاتہم
متنازع ترین شخصیت	حضرت مولانا محمد انوار صاحب کھرل
شرح مؤطا امام محمد، حصہ دوم در مسئلہ دیت از ص: ۴۱۳ تا ص: ۴۷۶	حضرت علامہ محمد علی صاحب علیہ الرحمہ
اعلام بہ لزوم والتزام	علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن قادری انڈیا

دس سال قبل حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی نے ساؤتھ افریقہ ڈربن کی مسجد میں طاہر القادری صاحب کو اس کی کفری عبارات پر مناظرہ کا چیلنج دیا وہ وہاں آئے مگر مناظرہ شروع ہونے سے قبل ہی بغیر کسی سوال کے جواب دیئے راہ فرار اختیار کر لی۔ افریقہ کے سیکڑوں باشندوں نے اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ کیا۔ کیوں جناب اگر حقانیت و صداقت پر گامزن تھے تو اس کی وضاحت کر دینے میں کوئی رکاوٹ حائل ہوگئی تھی جس کی وجہ سے جناب راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے؟

اور ابھی فروری ۲۰۱۲ء کو جناب کی امریکی اشارے سے ہندوستان آمد ہوئی۔ ساتھ میں امریکی اور ہندوستانی سکورٹی حفاظت کے لئے متعین تھی اور قریب ایک ماہ تک یہاں حکومت کے مہمان بن کر رہے۔ وہ امریکا جو مسلمانوں کے خون کا پیاسا، لاکھوں مسلمانوں کا قاتل، جس نے قلم و بربریت سے مسلم ممالک عراق و افغانستان، لیبیا اور مصر وغیرہ کو تباہ و برباد کیا اور پھر وہی یہود و نصاریٰ کہ جنہوں نے رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی اور اشرف علی تھانوی جیسے گستاخان رسول کو پروان چڑھا کر اسلام کی مستحکم و مضبوط بنیادوں کو کھوکھلا کیا اور بے شمار مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کو ان ملاؤں کے ذریعہ برباد کرایا۔ پھر ایسا کھلا ہوا اسلام و مسلمانوں کا دشمن تبلیغ اسلام کی خاطر ایک مبلغ اسلام کو اپنی سکورٹی کے ساتھ ہندوستان بھیجے کیا وہ اسلام کی تبلیغ کے لئے فکر مند ہو گیا ہے؟ جس کے لئے سارے انتظامات کر رہا ہے ہرگز نہیں بلکہ اس کے پردے وہ اپنے مفادات کے حصول کی خاطر طاہر القادری کو استعمال کر رہا ہے۔ اور جناب اس کے اشارے پر ناچ رہے ہیں کیا قرآن حکیم کا یہ فرمان نہیں پڑھا ہے؟ ”وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ“۔ (سورہ بقرہ)

مگر ہندوستان آمد پر علمائے اہل سنت نے ایک بار پھر طاہر صاحب کو افہام و تفہیم کے ذریعہ راہ راست پر لانے کی سعی فرمائی کہ شاید وہ اپنی غلطی کا احساس کریں اور تائب ہو کر ملت کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے بچائیں۔ اس کے لئے علمائے ۹ سوالات قائم کر کے اس کے پاس بھیجے تاکہ وہ جوابات دے کر اپنا سنی ہونا واضح کرتے اور اپنی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو“ کی متنازعہ عبارات کو وہاں سے نکادے مگر یہ سب تو نہ کیا اس لیے کہ ان کی پول کھل کر عوام کے سامنے آتی اور ان کا چہرہ صلح کلیت کے پردے سے نکل کر منکشف ہو جاتا اور ایسا کرنا ان کو پسند نہیں ہے۔ ان ۹ سوالات کے جوابات دینے سے صاف انکار کر

دیا اور یہ آخری کوشش بھی کارگر نہ ہو سکی اور جناب طاہر صاحب ہندوستان سے واپس ہو کر اپنے آقاؤں یہود و نصاریٰ کی آغوش میں جا کر پناہ حاصل کرنے میں اپنی عافیت بچھنے لگے۔ ”الجنس یحیل إلى الجنس“ ”ومن يتولهم منكم فإنه منهم“۔ جو کسی کافر و بد مذہب سے دوستی کرے وہ بھی انھیں میں سے ہے۔ (سورہ مائدہ)

یہ تھی طاہر صاحب کی خامیوں پر علما کی گرفت۔ چاہیے تو تھا کہ وہ توبہ کرتے مگر ایسا تو نہ ہوا اب جو حضرات ان کی حمایت میں لب کشائی کرتے ہیں وہ غور فرمائیں کہ ان ساری کاوشات کے باوجود جو شخص اپنا رویہ نہ بدلے اور صلح کلیت کے مشن کو فروغ دینے میں پوری قوت صرف کر رہے ہیں تو کیا علما کی ذمہ داری نہیں ہے کہ حکم شرع نافذ کریں تاکہ عوام اس کے پرفریب چہرے کو اچھی طرح پہچان لے اور اس سے دور رہ کر اپنے ایمان و عقیدے کی حفاظت کرے۔

زیر نظر کتاب ”طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟“ استاذی الکریم حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی دام ظلہ نے عوام اہل سنت کو فتنہ طاہری کی گمراہیت سے بچانے کے لئے مرتب فرمائی ہے تاکہ ان کا ایمان سلامت رہے۔ جو بات لکھی گئی ہے وہ حوالہ سے مزین ہے۔ جن حضرات کو شک و شبہ ہو تو وہ حوالہ جات دیکھ کر تسلی حاصل کر سکتے ہیں نیز کتاب میں ہندوستان کے مشائخ عظام، مفتیان کرام اور علماء ذوی الاحترام کے ۴۰ سے زائد مقالات اور تاثرات و فتاویٰ بھی شامل ہیں اور سواسو سے زائد علمائے کرام کی تصدیقاتی و تائیدیاتی دستخط بھی موجود ہیں جن سے ظاہر ہے کہ مذکورہ فیصلہ سب کا متفقہ اور مصدقہ ہے۔

کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے مطالعہ فرمائیں اور جو حکم طاہر القادری پر علمائے کرام

نے لگایا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر اس کی کتب کے مطالعہ سے پرہیز کریں اور اس کی تقاریر بھی سننے سے بچیں۔ اور نہ اس کے اجتماعات میں بھیض و کیکھ کر متاثر ہوں۔ ہمیشہ حق کے مقابلہ میں باطل کے ساتھ کثرت رہی۔ یہ اس کی حقانیت کی دلیل نہیں بن سکتی۔

آخر میں ان علمائے کرام کا میں صمیم قلب سے مشکور و ممنون ہوں کہ جنہوں نے راقم الحروف کی گذارش پر مقالات و تاثرات تحریر فرما کر حکم شرع واضح کیا اور تصدیقات فرما کر امت کو ایک بہت بڑے فتنہ سے بچانے کی سعی فرمائی۔

مولیٰ کریم ان علمائے حقانین کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے علم و عمل و عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور ہمیں ان کے علم سے مستفیض فرمائے۔ ان کا سارے پر مایہ خیر و عافیت کے ساتھ دراز فرمائے۔ آمین

اس کتاب کی تیاری میں راقم الحروف نے سات ماہ مسلسل لگ و دو کی۔ ملک کے مقتدر علمائے کرام و مفتیان عظام سے روابط کر کے ان کے مقالات، فتاویٰ اور تاثرات، تائیدات حاصل کئے اور اس کے لئے ملک و بیرون ملک سیکڑوں فون بھی کرنے پڑے نیز عرس رضوی اور دیگر مواقع پر کئی لوگوں سے ملاقاتیں بھی کیں۔ سب نے حوصلہ دیا، ہمت بڑی اور کام آگے بڑھتا رہا اور میرے رفقاءے کار جن کا ذکر ابتدائیہ میں ہوا ان سب نے بخوشی میرا ساتھ دیا میں سب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ مولیٰ کریم سب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔

محمد نصیر احمد رضوی قادری

جامع مسجد، باستی، ناگور، راج

۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

9829904850

تقدیم

حضرت مولانا مفتی شمشاد حسین رضوی بدایوں

انسان کا مزاج یہ ہے کہ وہ خود اپنی حفاظت کرتا ہے..... ہر اس چیز اور ہر اس کام سے حفاظت کرتا ہے جو ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے اور جس سے پوری قوم میں بدنامی ہوتی ہے اس کے باوجود اگر کوئی انسان اس طرح کے کاموں کو انجام دیتا ہے تو پھر اس کے حق میں یہی تو کہا جائیگا..... کہ وہ خود اپنے مزاج و سرشت کے خلاف چل رہا ہے اور خود اپنی فطرت سے بغاوت کر رہا ہے..... غیض و غضب..... بغض و حسد..... عناد و کدورت..... دہشت گردی..... منفی رویے..... اور اس طرح کے بہت سے امور اسی زمرے میں آتے ہیں..... کہ ان امور کی انجام دہی سے سماج اور معاشرہ بھی بدنام ہوتے ہیں جس کے افراد و رجال میں ایسے امور کے انجام دینے والے شامل ہوتے ہیں.... اسلام نے بھی اس مزاج کو برقرار رکھا ہے اور اپنے ماننے والوں کو یہ تلقین فرمائی ہے.... اتقوا مواقع التہم..... کہ تہمت کی جگہوں سے بچو! اور دوسروں کو بھی ان جگہوں سے بچاؤ!..... کیونکہ تم اگرچہ ان امور کی انجام دہی میں شرکت نہ کرو مگر انجام دینے والوں کے ساتھ تمہارے کھڑے ہونے سے تمہاری انگشت نمائی تو ہو سکتی ہے اور لوگوں کی زبانیں تو چل سکتی ہیں..... کیا یہ حقیقت نہیں کہ جہاں تم کھڑے نہیں ہو سکتے؟ وہاں کسی اور کو بھی کھڑے نہ ہونے دو!..... کہ ان کی سلامتی سے تمہاری سلامتی ہے اور تمہاری سلامتی سے ان کی سلامتی ہے..... اگر وہ تازہ دم رہیں گے تو آپ بھی تازہ دم رہو گے..... آپ تازہ دم رہو گے تو وہ بھی تازہ دم رہیں گے یہ وہ فلسفیانہ حقیقت ہے جو بھلائے نہ بھولی جاسکتی ہے..... کیا آپ یہ نہیں سمجھتے؟..... کہ فرد سے سماج بنتا

ہے اور سماج سے فردیت کا تشخص باقی رہتا ہے..... اسی نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ خود اپنا محاسبہ کرے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ اور ہمیں کیا نہیں کرنا چاہئے؟ اسی طرح انہیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ انہیں کیا کہنا ہے اور کیا نہیں کہنا ہے؟ جہاں اور جس مقام پر اس طرح کا محاسبہ نہیں پایا جاتا ہے وہیں چپکے چپکے اور دبے پاؤں خرابیاں آتی شروع ہو جاتی ہیں..... کبھی عمل کے ذریعہ.... اور کبھی قول کے توسط سے..... کبھی فکر کے سہارے.... اور کبھی نظریوں کی وساطت سے..... میں نہایت ہی یقین اور وثوق سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں یہ محاسباتی عمل اپنا تشخص برقرار رکھتا ہے..... وہ فضل رب اور کرم الہی کا مستحق ہوتا ہے وہ خود بھی سلامت رہتا ہے اور اپنے سماج و معاشرہ کا نام بھی بلند کرتا ہے اور اسے اجالوں سے بھی تابناک بناتا ہے..... اسی ہمارے سماج میں ایک..... دو..... نہیں بلکہ سیکڑوں..... نہیں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جنہوں نے اس ”محاسباتی عمل“ سے رخ موڑا..... نظر بچائی اور پھر چل دیئے اس سے کیا نقصان ہوا شاید انہیں اس کی خبر نہیں؟.... خود بھی.... بدنام.... ذلیل و رسوا.... خواری کے شکار ہوئے!.... اور پھر سماج و معاشرہ کو بھی کہیں کا نہ چھوڑا اسے بھی ”لہو لہان“ کر کے ہی دم لیا..... میرے خیال میں اس طرح کے افراد وہی ہوتے ہیں جو ”منفی رویہ“ اور غیر معتدل اصول و نظریات رکھتے ہیں..... جن کی وجہ سے یہ افراد ”خطرہ“ کا گنجل دکھائی پڑتے ہیں..... دور حاضر میں اس طرح کا ایک گنجل ”طاہر القادری“ بھی ہے جو محتاج تعارف نہیں..... شہرت کے آسمانوں میں پرواز کر رہا ہے..... اور منصوبہ بند طریقہ سے نہ جانے کہاں سے ”اسکرین“ پر نمودار ہوتا ہے اور پھر اپنی چرب زبانی سے نہ جانے کیا کیا بکتے رہتا ہے؟ اور دھماکہ پر دھماکہ کرتے رہتا ہے..... خس و خاشاک کی مانند سائنسی رفتار کی دوش پر سوار ہو کر

آتا ہے..... کبھی کچھ بکنا ہے اور کبھی کچھ..... شرافت..... دیانت..... حق و فاداری کیا ہے؟ اس کی انہیں خبر نہیں ہوتی..... ہاں انہیں اس بات کی خبر ضرور ہوتی ہے کہ ”چاک گریباں“ کس طرح کیا جائے؟ اور دلوں کو بھیس کس طرح پہنچائی جائے؟..... ایسی بھی جج دھج کیا.....؟ ایسی بھی چمک دمک کیا.....؟ جو اصل حقیقت سے انسانوں کو روگرداں کر دے..... اور صحیح ترجمانی سے روک دے..... طاہر القادری..... کس قدر خطرناک ہیں؟ ان کا بول کتنا بڑا بول ہے.....؟ ان کی سوچ کتنی بری سوچ ہے؟ اس بات کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو فکری رویہ سے کام لیتا ہے اور جو گہرائی میں ڈوب کر سوچنے کا عادی ہوتا ہے..... اس کا اندازہ وہ بھی لگا سکتا ہے جو تن کی دنیا سے نکل کر ”من“ کی دنیا میں سفر کرتا ہے..... میں ان کی بات نہیں کر رہا ہوں جو کسی دیدہ زیب اور پرکشش شخصیت پر بنا سوچے کچھ فدا ہو چکے ہیں اور زرق برق لباسوں کو ہی اپنے لئے سرمایہ حیات تصور کر رہے ہیں..... وہ سوچیں بھی تو کیا سوچیں؟ وہ جس حصار میں قید ہیں وہ انہیں کچھ بھی سوچنے نہیں دیتا..... جہاں تک میں نے محسوس کیا وہ یہ ہے..... طاہر القادری جیسے دیکھتے ہیں ویسے ہیں نہیں..... ان کا ظاہر کچھ ہے اور ان کا باطن کچھ ہے..... یہ سنو رہے تو وہ بگڑا ہے..... یہ اجالوں سے روشن ہے تو وہ ظلمتوں میں بسا ہے..... یہ شیش محل ہے تو وہ کوٹھری ہے..... یہ باغ ارم ہے تو وہ کانٹوں بھری وادی ہے.....

ممکن ہے کچھ لوگ میری ان باتوں کو پسند نہ کریں اور از خود حیرت میں پڑ جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ جذبہ و جوش میں یہ بھی کہہ بیٹھیں مولانا ان ہونی کو ہونی کر رہے ہیں میں ایسے افراد کو دعوت فکر دیتا ہوں وہ آئیں اور سنجیدگی سے میری درج ذیل تحریر کو پڑھیں.....

(۱) اگر میں یہ کہہ دوں کہ ”طاہر القادری“ فکری کج روی اور غیر معتدل نظریات کا

دوسرا نام ہے تو یہ کوئی نیجا بات نہیں ہوگی کیونکہ انہوں نے کچھ ایسے بھی افکار و نظریات پیش کئے ہیں جو غیر مستقیم ستوں میں سفر کرتے ہوئے دکھائی پڑتے ہیں اور منحرف زاویوں میں بکھرتے ہوئے نظر آتے ہیں..... ان کی فکری کج رویوں میں ایک کج روی یہ ہے کہ انہوں نے خود کو مجتہد کہا اور کچھ نظریوں کو لے کر مجتہدین کی صفوں میں گھسنے کی کوشش کی..... تمام اہل سنت و جماعت کا یہ اجماعی فیصلہ ہے کہ ناجی فرقہ وہ ہے جو چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا پیروکار ہے اور جو ان اماموں کو نہیں مانتا اور نہ ان کے مسلک پر چلتا ہے وہ ضال اور مضل ہے جس طرح غیر مقلدین چاروں اماموں میں سے کسی بھی امام کو نہیں مانتا ہے اور نہ ہی ان کے مسلک پر چلتا ہے اسی طرح ہم اہل سنت کا یہ بھی کہنا ہے کہ کسی بھی مسئلہ میں اپنے امام کے مسلک و موقف سے عدول نہیں کرنا چاہئے مگر طاہر القادری نے وہ کیا جس کے سبب علمائے اہل سنت بہت کچھ سوچنے مجبور ہو گئے ذیل میں ہم ایک عبارت پیش کر رہے ہیں اس کا مطالعہ کریں اور سمجھنے کی کوشش کریں.....

پروفیسر طاہر القادری کی تجدید پسندی اور ان کی تحقیق و اجتہاد کا آغاز اس وقت ہوا جب انہوں نے ”دیت“ کے مسئلہ پر اپنے موقف کا اظہار کیا جو امام اعظم ابو حنیفہ و جمہور فقہاء وائمہ احناف کے موقف و مسلک کے بالکل برعکس اور مخالف ہے پاکستان کے جلیل القدر عالم اور پروفیسر طاہر القادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی ملتان پنجاب نے پروفیسر طاہر القادری کو بہت سمجھایا۔۔۔ مگر یہ اپنے اجتہاد پر بغیر ہے اور تمام علمائے اہل سنت مل کر بھی انہیں اس مسئلہ میں راہ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہو سکے یہاں تک کہ ایک گفتگو کے دوران ایک عالم نے جب ان سے کہا ”اس مسئلہ میں امام اعظم ابو حنیفہ فرماتے ہیں“ تو انہوں نے بیحد درجہ جسارت آمیز اور حیران کن جواب دیا کہ ”آپ میرے دلائل کے جواب

میں ان کا نام کیوں پیش کرتے ہیں وہ تو اس مسئلہ میں ہمارے فریق ہیں، اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مسئلہ میں میں نے اجتہاد کیا اور اسی مسئلہ میں صدیوں پیشتر امام اعظم امام ابوحنیفہ نے بھی اجتہاد کیا ان کے اجتہاد سے الگ میرا اجتہاد ہے ایسی صورت میں ایک فریق میں ہوا ایک فریق وہ ہیں۔ پھر فریق مخالف کا نامیا ان کے اجتہاد کا ذکر میرے سامنے کیوں پیش کر رہے ہیں؟ (ماہنامہ سنی دعوت اسلامی ممبئی، دسمبر ۲۰۱۱ء صفحہ ۳۴)

پیش کردہ عبارت کا مطالعہ کیجئے اور اس کا تجزیہ کیجئے۔

اولاً: طاہر القادری نے عورت کی دیت کو مرد کی دیت کے برابر قرار دیا جو ائمہ احناف اور جمہور فقہاء کے خلاف ہے۔

ثانیاً: ان کا یہ قول ”اجماع سکوتی“ کے خلاف ہے اجماع سکوتی پر عمل واجب ہوتا ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں ہوتی چہ جائیکہ اس کے خلاف اپنا کوئی نظریہ پیش کیا جائے یہ بہت بڑی جسارت ہے جو کسی علم والے کے لئے مناسب نہیں۔

ثالثاً: پروفیسر موصوف نے اپنے اجتہاد کو امام اعظم کے اجتہاد کے مقابل پیش کیا یہی بہت بڑی بات ہے ان کا یہ اجتہاد دلائل کے تناظر میں کس نوعیت کا ہے اس پر بحث ایک الگ مسئلہ ہے۔۔۔

رابعاً: بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ انہوں نے امام اعظم کو اپنا ”فریق مخالف“ کہا اور خود کو ان کا ”مد مقابل“ بتائیے کیا یہی ادب ہے؟ یہی احترام ہے؟ کیا اسے دانشوری سے تعبیر کی جائے؟

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کی نفسیات میں بڑی پیچیدگی اور

زبردست ثولیدگی پائی جاتی ہے اور ظلمتیں بھی تہہ جہہ پائیں جاتی ہیں جن کے دامن سے کبر و نخوت، فخر و غرور، اور دوسری مذموم صفتیں مترشح ہوتی ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ پروفیسر موصوف منزل سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں اور ان کا قدم پھسلتا جا رہا ہے اور آنجناب جادۂ استقامت سے سرکتے جا رہے ہیں..... لہذا ایسے شخص کے تعلق سے یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان سے خود بھی بچو! اور دوسروں کو بھی بچاؤ!

(۲) طاہر القادری کی ایک اور فکری کج روی کی طرف ہم آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ..... ہم اہل سنت و جماعت جس ذات مقدسہ کے لئے لفظ ”اللہ“ کا استعمال کرتے ہیں وہ، واجب الوجود ہے اور صفات کمالیہ سے متصف ہے ہر طرح کے عیوب و نقائص سے پاک اور منزہ ہے واجب الوجود کا مطلب یہ کہ اس کی ذات ہمیشہ سے اور ہمیشہ رہے گی مگر جسے عیسائی گاؤ ہندو رام اور برہما کہتے ہیں اس سے وہ معانی و مطالب مراد نہیں لیتے ہیں جو ہم لفظ ”اللہ“ سے مراد لیتے ہیں اس کے باوجود موصوف نے ایک کانفرنس کے دوران ہر ایک مذہب کے قائدین کو اپنے اپنے مذہب و عقیدہ کے مطابق اللہ کو یاد کرنے کی اجازت دی..... کیا اس اجازت سے..... اصابت فکر..... صفائے قلب..... اور طہارت نفس کی نمائندگی ہوتی ہے؟ ظاہر ہے نہیں ہرگز نہیں! بلکہ اس سے تو گھٹنی ظلمتوں، اور اندھیروں کا اشعار ہوتا ہے اسے ہم فکری کج روی اور غیر معتدل رویہ نہ کہیں تو پھر کیا کہیں گے؟..... آپ ہی بتائیے اور ذرا انصاف سے کام لیجئے یہ عالموں کے لباس میں کیسا رہزن ہے؟ جو آنکھوں میں دھول بھی جھونکتا ہے! اور کا جل بھی چراتا ہے! اسے ہم ”نیرنگ خیال“ سے تعبیر کریں یا پھر ظلمتوں کا اجالا سفر کہیں؟ معاملہ صرف یہیں تک محدود نہ رہا بلکہ اس کی زلفیں دراز سے دراز تر ہوتی چلی گئیں اور آئے دن الجھتی ہی رہیں سوچنے کا پیمانہ کیا بدلا؟

کہ فکری زاویوں میں انحراف کا طومار بندھ گیا..... یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اس جماعت کو معنوی طاقت و توانائی فرمائی ہے اور غیبی تائید سے نوازا ہے کہ اس سمندر سے ہزاروں نہریں بدکتی ہیں اس کے باوجود اس کی چمک و دمک میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ایک نہیں کئی طاہر القادری ہو اس سے اُس پر کوئی حرف نہیں آتا..... کہ ہر دور میں اس کا دامن سلامت رہا ہے ورنہ معاندین نے اس کے چاک گریباں میں کیا کسراٹھا رکھی ہے؟ موصوف کے خونی پنجوں نے بھی کچھ اسی طرح کے حالات پیدا کر دئے..... ہاں یہ ان کے ہاتھ کی صفائی ہے کہ انہوں نے خود جرم کیا اور اس کا سارا الزام جماعت کے سر تھوپ دیا..... اب بات فرقہ پرستی کی ہے..... پروفیسر نے ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن“ ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے جس موضوع پر کتاب لکھی ہے اس کے تحت فرقہ پرستی کا استعمال درست ہے؟ اور کیا انہیں اس کا کوئی جواز حاصل ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس لفظ کا استعمال دانشوری کی روایت سے بہت زیادہ ہٹا ہوا ہے کیوں کہ یہ لفظ بھی ”دہشت گردی“ کی مانند سیاسی کارڈ ہے جو موقعہ بموقعہ کھیلا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سیاسی افراد اپنا الوسیدھا کرتے رہے ہیں جس طرح دہشت گردی کی آج تک کوئی صحیح تعریف نہ کر سکا اسی طرح موصوف بھی اس کی صحیح تعریف نہیں کر سکتے..... ورنہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا..... وہ پیش کرے پھر دیکھتے ہیں کس میں کتنا دم ہے؟ اور کون کتنے پانی میں ہے؟ میں بڑے وثوق سے یہ بات کہنے جا رہا ہوں کہ پروفیسر نے لفظ ”فرقہ پرستی“ کے استعمال میں زبردست خطا کی ہے یہ بات میں ویسے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس کے بھی وجوہات ہیں..... پہلی وجہ یہی ہے کہ لفظ ”فرقہ پرستی“ ”دہشت گردی“ کے لفظ کی طرح مشتبہ ہے اس لئے اس کے استعمال سے پہلے انہیں خوب سوچ لینا چاہئے تھا مگر انہوں نے اس

کے تعلق سے کچھ سوچا ہی نہیں اس لئے اس میں خطا کا امکان بہت زیادہ قوی ہے..... دوسری وجہ یہ ہے کہ جب اس کا معنی ہی مشتبہ ہے تو پھر اس کے خاتمے کے لئے کوشش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی فلسفی بے پڑھے لکھے طوطوں کو یہ سبق پڑھائے کہ ”ہم پر دار جانور ہیں کبھی نہ بیٹھیں گے اور اگر بیٹھیں گے تو اڑ جائیں گے“ اس سے خود پروفیسر موصوف کی شخصیت مجروح ہوتی نظر آرہی ہے اور ان کا علمی بھرم بھی کھلتا ہوا دکھائی دے رہا ہے..... تیسری وجہ یہ ہے کہ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں اس لفظ سے عمومی طور پر عصبیت، کدورت، بغض اور حسد مراد لیا جاتا ہے اور یہی معنی اس سے متعارف ہوتا ہے خدائے پاک کا کرم ہے کہ اس طرح کے معانی اور اس طرح کے جذبات ہماری جماعت میں سرے سے ہی نہیں نہ جمیعت میں اور نہ ہی فردیت میں اور اگر کہیں ہے تو آپ پر لازم ہے اس کی نشاندہی کریں نیز یہ ثابت کرنا بھی آپ کے ذمہ اُدھار ہے مذکورہ جذبات کا دائرہ اندرون جماعت تک ہی محدود ہے یا پھر اس کا دائرہ بیرون جماعت تک وسیع ہے؟..... چوتھی وجہ یہ ہے کہ لفظ ”فرقہ پرستی“ کے استعمال کا مصداق کون سی شے ہے ”تصلب فی الدین، باطل فرقوں سے انقطاع کلی، یا پھر کوئی اور شے ہے؟ اگر آپ اس کے استعمال کا مصداق تصلب فی الدین اور انقطاع کلی کو قرار دیتے ہیں تو یہ بہت بڑی بھول ہے کیوں کہ یہ کسی بھی جماعت یا فرقہ کے لئے ”مابہ الاجتماع“ کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے وہ فرقہ پرستی کا مصداق نہیں بن سکتا ہے اور یہ اس لئے بھی مصداق نہیں بن سکتا کہ یہی قرآن و حدیث کا معنی مطلوب ہے اور اس لئے بھی نہیں کہ یہی ہمارے اسلاف کرام کا شیوہ و عمل رہا ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور شے ہے تو وہ باطل فرقوں سے محبت اور ناجی فرقہ سے انحراف کے سوا کوئی دوسری شے نہیں ہو سکتی ہے اور اگر یہی ہے تو یہ آپ ہی کو مبارک ہو کہ یہی آپ کی معنوی اور ظاہری غذا ہے اور آپ بھی تو اسی

میں سرخوش ہیں..... جو بات میں محسوس کر رہا ہوں وہی بات میرے بڑوں نے بھی محسوس کی اور اس کا اظہار بھی کیا جیسا کہ حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی تحریر کرتے ہیں جس کا نتیجہ ہے کہ آج ہم ہدایت پر گامزن ہیں اور گمراہوں اور بد مذہبوں سے

نفرت کرتے ہیں مگر مذہب اہل سنت کی یہ انفرادیت طاہر القادری کو منظور نہیں ہے جس پر اس نے تقریباً ۱۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ لکھ ڈالی وہ لکھتے ہیں ”برصغیر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے دور کا آغاز مسلک کی دینی درسگاہوں اور تدریسی اداروں کے جداگانہ قیام سے ہوا یہ انتہائی افسوسناک بات تھی اس دور میں مختلف مکاتب فکر کے جدا جدا مدارس معرض وجود میں آ گئے اور ان درسگاہوں تعلیم و تربیت پانے والا طالب علم ایک مخصوص ماحول میں رہ کر تحصیل علم کے بعد جب باہر نکلے اور مستند علم و ارشاد پر فائز ہوئے تو ان کے دل و دماغ مسلک کے سانچوں میں، ڈھلے ہوئے تھے اور ان کے اعمال و کردار پر گہری چھاپ نمایاں تھی علماء کی یہ کھپ مساجد کے محراب و منبر سے دین کے بنیادی مسائل سے صرف نظر کر کے اپنے اپنے مسلک اور عقائد کا پرچار کرنے لگے فروئی امور میں علماء ایک دوسرے کو معاندانہ تنقید اور تفسیق کا نشانہ بنانے لگے اس طرح مسلکی رواداری کے برعکس انتہا پسندی جڑ پکڑ گئی اور فرقہ پرستی اور فرقہ پروری کی آگ بھڑک اٹھی نتیجتاً امت گروہوں اور دھڑوں میں بٹ گئی۔ (ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف نومبر ۲۰۱۱ء ص ۱۷-۱۸)

طاہر القادری کا یہ لکھنا کہ ”برصغیر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے دور کا آغاز مسلک کی دینی درسگاہوں اور تدریسی اداروں کے جداگانہ قیام سے ہوا“۔ یہ حقیقت حال کی غلط تعبیر ہے کیوں کہ اگر اس سے ان کی مراد اہل سنت و جماعت کے مسالک اربعہ کی الگ الگ دینی درسگاہوں سے ہے تو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان چاروں مسالک کے ماننے والوں میں

”فرقہ وارانہ کشیدگی“ جیسا ماحول ہے ہی نہیں کہ آج تک کوئی حنفی کسی شافعی کے مقابلہ میں آیا ہی نہیں اور نہ ہی کوئی حنبلی کسی مالک کے مقابلہ میں آیا ہے تو بتائیے پھر ان کے مابین کشیدگی کا ماحول کہاں ہے؟ اور اس سے ان کی مراد بریلوی سنی اور دیوبندی وہابی مسلک سے ہے تو ان مسلکوں کے مابین پائے جانے اختلافات کو، فرقہ وارانہ کشیدگی، کے نام سے موسوم کرنا بہت زیادہ ہلکی تعبیر ہے کہ ان اختلافات کو ”کفر و ایمان“ اور ”حق و باطل“ کا اختلاف کہنا چاہئے یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ طاہر القادری کو جو کہنا چاہئے وہ نہیں کہنا اور جو نہیں کہنا چاہئے وہ کہتا ہے..... اس افسوس ناک پہلو کو کیا کہا جائے طرفداری یا پھر حق سے چشم پوشی.....؟ میرے خیال میں یہاں طرفداری بھی پائی جاتی ہے اور حق سے چشم پوشی بھی..... اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کسی نہ کسی کے دباؤ میں ہی انہوں نے اسے ”فرقہ وارانہ کشیدگی“ کا نام دیا اور اسے ”کفر و ایمان کے اختلاف“ کا نام نہ دینا راجح سے بدکنے جیسا ہے اور قافلہ سالاروں کے نشان قدم سے منحرف ہو جانا ہے یہی انحراف اسلاف بیزاری کو جنم دے رہا ہے اور تصلب فی الدین کو مٹا دینے کا کام کر رہا ہے اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے کہ جب طاہر القادری فرقہ وارانہ کشیدگی کے دور آغاز میں ہی پھسل چکے ہیں تو پھر آگے چل کر ان کا کیا حال ہوا ہوگا اس بات کا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں..... اسی طرح کفر و ایمان کے اختلاف کو ”معاندانہ تنقید“ سے تعبیر کرتا علم و شعور اور فکر و ادراک سے بعید دکھائی دیتا ہے کوئی بھی علم و ادراک فرد اس تعبیر کو نہیں سراہ سکتا ہے اگر اسے ”معاندانہ تنقید“ کہا جائے گا تو پھر معاندانہ تنقید کیا ہوگی؟ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ پروفیسر موصوف کو علم و شعور، فکر و ادراک، حقیقی بصیرت اور بزرگوں کے نقوش قدم سے کمدرت و عداوت ہے وہ اس راہ نہیں چلنا چاہتے جس راہ پر چل کر ہمارے اسلاف نے فوز مرامی حاصل کی اور عشق و ایمان کی

خوشیوں سے اپنی مشام جاں کو معطر کیا..... منزل مقصود سے جا ملے.... یہ حقیقت ہے کہ جو روش منزل جاناں سے دور لے جاتی ہے وہ اپنے آپ خواہ کسی قدر خوبصورت، جاذب نظر اور دلوں میں اتر جانے والا ہی کیوں نہ ہو؟ وہ ایک فتنہ ہے..... ہلاکت و تباہی کا ایک دلکش ذریعہ ہے اس سے بیزاری کا اعلان ہونا چاہیئے اور دوسروں کو بھی اس سے بچانا چاہئے یہ ہر دور میں ہوا ہے کہ جب کبھی فتنوں نے سرا بھارا اور اس نے اپنے پاؤں پیارے تو اہل حق نے ہر دور میں اس کا پیچھا کیا اور اس کے قلع قمع کے لئے اپنے سر دھڑکی بازی لگا دی اہل حق نے کبھی یہ نہ دیکھا کہ فتنہ پرور کیسا ہے؟ وہ کس مرتبہ پر فائز ہے؟ اور اس کے ماننے والے کتنے ہیں؟ کہ اہل حق اگر یہی سوچتے رہتے تو پانی سر سے اونچا ہو جاتا اور پھر حق و صداقت کی جذب و کشش وہ نہ ہوتی جو آج برقرار ہے لہذا اپنے اسلاف کی روش پر چلتے ہوئے ہمارے علماء کرام نے بھی پروفیسر موصوف کی مخالفت کی اور قوم و ملت کو ان کی تقریر سننے اور تحریر کے پڑھنے سے منع فرمایا..... ان منع فرمانے والوں میں ایک عظیم شخصیت ”مفتی ولی محمد صاحب رضوی“ کی بھی ہے جو جید عالم دین اور حلیل القدر فاضل ہیں علامہ اور فہامہ بھی ہیں..... دین میں تصلب اور اسلاف کے نقوش قدم پر التزام ان کی شناخت ہے بے لوث جذبہ، اخلاص و محبت ان کی زندگی کا معیار ہے بھلا وہ ایسے فتنہ پرور کی ریشہ دوانیوں پر کیسے خاموش رہتے؟ آخر ان کے سینہ میں بھی دل دھڑکتا ہے اور ایمان کی حرارت سے سوزاں رہتا ہے جو انہوں نے کیا سب کو یہی کرنا چاہئے انہوں نے قلم اٹھایا اور ایک معیاری تحقیق سپرد قریطاس کر دیا اس معیاری تحقیق کا نام ”صلح کلیت اور اس کی حقیقت“ ہے یہ مضمون کئی معیاری رسالوں میں شائع ہو چکا ہے جسے اہل علم نے پسند کیا اب یہی مضمون علماء کرام کی تصدیقات کے ساتھ شائع ہونے جا رہا ہے جو بہت ہی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہوگا اس میں کیا ہے اور کیا نہیں

ہے؟ اسے بتانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ پڑھنے اور دوسروں کو بھی پڑھوائے تاکہ پڑھنے والے خود بھی طاہر القادری سے بچے اور اوروں کو بھی بچائے یہی مقصد ہے مفتی ولی محمد صاحب رضوی کے مضمون ”صلح کلیت اور اس کی اصل حقیقت“ کے لکھنے کا یہ مقصد خود میں افادی حیثیت رکھتا ہے کہ جس مقصد میں خود کی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح پیش نظر رہتی ہے اسے افادی کے بجائے کسی اور نام سے موسوم نہیں کر سکتے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اس کی اشاعت سے اس کی شخصیت مجروح ہو جائیگی یا پھر ان کا علمی بھرم سربازار نیلام ہو جائیگا اس لئے وہ اس طرح کی بے سرو پا باتیں کر کے بیچ میں روڑا اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں مفتی صاحب قبلہ نے اپنے مضمون میں جو باتیں پیش کی ہیں وہ خالص علمی، ادبی، فکری، مذہبی، اور تعمیری تنقید ہے اس تنقید پر کسی طرح بھی تخریب کا شائبہ نہیں ہوتا اور نہ اس پر اس کا وہم ہوتا ہے ہاں اس کا وہم اسی کو ہو سکتا ہے جو اوہام و شکوک کے صحراؤں میں آشیانے تعمیر کرنے کا عادی ہو مفتی صاحب نے صلح کلیت کی جو اصل حقیقت بیان کی ہے اور اس کے حوالے سے جو باتیں سپرد قلم فرمائی ہیں اس سے واقعی طور پر اس کی اصل حقیقت نمایاں ہوتی ہے میں نے اس مضمون کے مطالعہ سے جو اصل حقیقت اخذ کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

صلح کلیت کی اصل حقیقت دو طریقے سے سمجھ میں آتی ہے.....

اول باعتبار ذات: دین مستقیم یعنی اہلسنت و جماعت کے مسلک و موقف سے انحراف اور باطل فرقوں سے دوستی۔

دوم باعتبار وصف: انحراف و دوستی کی بنیاد پر صلح کلیت کے نظریہ کی تشکیل و تدوین منع و حرمت کا متقاضی ہے۔

لہذا ایسا فرد جو اس نظریہ کا حامل ہوتا ہے وہ فتنہ پرور اور فتنہ گر ہوتا ہے اسے اپنے سے دور رکھنا چاہئے اور خود کو اس سے بچانا چاہئے کہ یہی قانون اسلام ہے اور ایمان کا تقاضا بھی اسی کو ہم ”تصلب فی الدین“ کا نام دیتے ہیں ہمارے اسلاف کا یہی طریقہ اور یہی روش رہی ہے ارباب حق و صداقت میں سے ہر ایک فرد پر انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیت سے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قوم و ملت اور فرد کو ایسے فتنہ پرور سے بچانے کی کوشش کرے مفتی ولی محمد صاحب رضوی نے اپنی اسی ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش کی خدائے پاک ان کی اس کوشش کو کامیاب اور کامراں کرے اور دوسرے افراد کو ان کی اس روش پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

محمد شمشاد حسین رضوی

صدر مدرس: مدرسہ شمس العلوم گھنٹہ گھر بدایوں یو پی

۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۷ فروری ۲۰۱۲ء

باب اول

تأثرات

طاہر القادری کے بارے میں حضور شیخ الاسلام سید مدنی میاں کی رائے گرامی حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی

عرض: حضور میں یہ دریافت کر رہا تھا کہ حضور کا طاہر القادری کے تعلق سے کوئی بیان آیا ہے کیا؟

ارشاد: جامع اشرف کا پورا فتویٰ ہے، مفتی نظام الدین صاحب مدرسہ اشرفیہ کی رائے سامنے آگئی ہے۔ تاج الشریعہ کا پورا فتویٰ ہے، محدث کبیر کی پوری تحریر ہے، پاکستان کے علما کی تحریریں ہیں۔ اب اتنا کچھ کر لینے کے بعد ہم لوگوں کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ ہم کچھ لکھیں صرف مان لینے کی بات ہے۔ یہ ہمارے معتبر علمائے کرام ہیں جو کہہ رہے ہیں صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہم لوگ انھیں کے ہم خیال ہیں بجائے ان کا خیال کہنے کے انہوں نے ہمارا خیال ڈانٹ کرٹ پہنچا دیا۔ مگر اس سے ہم کو کیا اختلاف ہے چاہے ہم یہ کہیں ہمارا خیال ہے چاہے یہ کہیں ان کا خیال بات ایک ہی ہے۔

آدمی جب کسی معاملہ میں کسی خاص موضوع پر تحقیق نہ کر سکے تو اسے محققین کی تحقیق پر اعتماد کرنا پڑتا ہے اور اس کو ماننا پڑتا ہے۔

نوٹ:- ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۹ فروری ۲۰۱۲ء کو راقم الحروف نے حضرت شیخ الاسلام قبلہ گرامی سے بذریعہ فون طاہر القادری کے تعلق سے رائے

گرا می معلوم کی تو حضرت نے مذکورہ بالا بیان ارشاد فرمایا۔ ہو بہو وہی بیان ہدیہ قارئین ہے۔

محمد نصیر احمد رضوی قادری

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! جو بھی ہمارے مقتدیان کرام، علماے دین کا فتویٰ ہے اس سے اتفاق ہم لازم

سمجھتے ہیں

راقم سید محمد حسن میاں

خادم آستانہ عالیہ احمدیہ، جاکس شریف

مسلمانوں پر لازم ہے کہ طاہر جیسے گمراہ شخص سے دور رہیں

حضرت مولانا سید محمد اشرف اشرفی البھلانی

انسان کی فلاح و بہبود اور اس کی کامیابی و کامرانی ایمان و عقیدہ کی درستگی پر موقوف ہے۔ آدمی لاکھ عبادت و ریاضت کرے لیکن اگر وہ دولت ایمان سے خالی ہے یا اس کے عقیدہ میں فساد ہے تو اس کی ساری عبادتیں بیکار ہیں اور ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ عز و جل نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا ”عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً“ یعنی کام کریں، مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں۔

کسی آدمی کا علم میں مہارت اور کمال حاصل کر لینا یا کسی مشہور سلسلہ میں داخل ہو جانا اس کے مومن ہونے کی دلیل نہیں جب تک کہ اس کا عقیدہ اسلامی عقیدہ کے مطابق نہ ہو علم و ادب کے بہت سارے ماہرین اپنی بدعقیدگیوں کی وجہ سے شرعاً گمراہ اور بدوین قرار دیئے گئے ہیں بلکہ اس سے بھی سخت ترین حکم ان کے لیے آیا ہے۔

پروفیسر طاہر القادری کا اصلی رنگ دروہ بہت دنوں تک پردہ خفا میں رہا اور لوگ اس کو دین کا مبلغ اور مسلمانوں کا خیر خواہ سمجھتے رہے اب دھیرے دھیرے اس کے چہرے سے نقاب اٹھتا جا رہا ہے اور اس کا حقیقی چہرہ کھلی کتاب کی طرح سے نگاہوں کے سامنے آ رہا ہے اور اس کی بدعقیدگی ظاہر ہوتی جا رہی ہے۔

اس کے گمراہ کن اقوال و نظریات اور اس کے متعلق معتمد علمائے کرام کے ذریعہ صادر کیا گیا حکم ”لمجہ فکریہ“ کے نام سے انٹرنیٹ پر موجود ہے نیز رضا اکیڈمی ممبئی کے زیر اہتمام ایک کتاب بھی شائع ہو چکی ہے۔ ان ذرائع سے اس کی بدعقیدگی اور گمراہی کا راز معلوم کیا جاسکتا ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے گمراہ شخص سے دوری اختیار کریں اور اس کی تقریروں کو ہرگز نہ سنیں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "وَإِنَّمَا يُنَشِّطُ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ"۔ ترجمہ: اور جو کہیں شیطان تجھے بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ حدیث پاک میں ہے "الْعِلْمُ دِينٌ فَأَنْظُرْ عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ" یعنی علم دین ہے تو جس سے علم حاصل کرو اس کے بارے میں غور و فکر کرو۔

دین حق اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے جس کی ترجمانی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمائی ہے اور جسے اس وقت مسلک اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے لہذا مسلمان بھائیوں سے پر خلوص اپیل ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی کے ساتھ گامزن رہیں۔ گندم نما جو فروشوں سے ہمیشہ دور رہ کر اپنے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کرتے رہیں اور کسی حال میں مسلک اعلیٰ حضرت سے انحراف نہ کریں۔ یقین جانیں یہی مسلک رضائے الہی کا ذریعہ اور اخروی نجات کا سبب ہے۔

احقر سید اشرف

خطیب و امام باؤلا مسجد، ممبئی

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے مقصد کے لیے قرآن و سنت کو غلط استعمال کیا ہے

حضرت مولانا سید کوثر ربانی صاحب



نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

عزیزانِ ملتِ اسلامیہ اہل سنت و جماعت! آج کا دور نہایت پُر فتن دور ہے جس میں حق و باطل میں امتیاز کرنا عام انسان کے لئے بے حد مشکل ہے۔ ویسے ہر دور میں فتنے نئے نئے انداز سے پیدا ہوتے ہیں لیکن ان کا چہرہ بے نقاب ہوتا تھا اور ان کی فکر سے علمائے اہل سنت آگاہ ہو جاتے تھے لیکن اس دور پُر فتن میں فتنوں کا انداز اور ڈھنگ بالکل مختلف ہے۔ آج عشق رسول اور محبت اہل بیت کے پردے میں اہل سنت کا شکار کیا جا رہا ہے۔ کوئی قادری بن کر، کوئی چشتی بن کر، کوئی نقشبندی اور سہروردی بن کر۔ امت مسلمہ کو عقیدت اور محبت کا پرفریب سبز باغ دکھا کر ایمان و عقیدہ کا گراں قدر سرمایہ لوٹ لینا اور برباد کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے نئے نئے طریقے اپنا کر اہل ایمان کے دل میں جگہ پیدا کرتے ہیں اور پھر بعد میں اپنے اصل مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح کی روش اور کوشش آج نام نہاد ڈاکٹر طاہر القادری نے کی ہے اور قرآن و سنت کا اپنے مقصد کے لئے غلط استعمال کیا ہے۔ اور عوام اہل سنت کو گمراہ کیا ہے۔ بار بار جھوٹ کا سہارا لینے سے کوئی شخص سچا عاشق نہیں ہو سکتا ہے۔ جھوٹ ہمیشہ آشکار ہوتا ہے۔ اور پھر وہی انجام ہوتا ہے جو آج طاہر القادری کا ہے۔ علمائے

ملت اسلامیہ کی گہری عالمانہ نظروں سے یہ تمام فریب پوشیدہ نہ رہ سکا اور حضور تاج الشریعہ، آبروئے اہل سنت، وقار خانوادہ بریلی، جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری قبلہ دامت برکاتہم العالیہ القدسیہ کا تحریری حکم نامہ ہم اہل سنت کے لئے حرفِ آخر ہے۔

میں گرامی منزلت وقار اہل سنت حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب باسنی کا دل سے ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے ہمیشہ وقت پر ملت کی ضرورتوں کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ اس کے سد باب کا انتظام کیا۔ میں تمام حضرات اہل سنت کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ مفتی ولی محمد صاحب کی تحریک جو کہ ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو“ کے خلاف جو بھی قدم اٹھائیں ہیں میں مفتی ولی محمد صاحب کی تائید کرتا ہوں۔

فقط و سلام

فقیر قادری سید کوثر ربانی غفرلہ

نائب صدر آل انڈیائی جمعیت العلماء جبل پور، ایم پی

منہاجی تحریک سے اپنے آپ کو الگ کر لینا واجب ہے

حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف ناگپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

اسلام و مسلمین کو نقصان پہنچانے کے لیے ہر دور میں تحریکیں اٹھیں مگر بفرمان رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ ایک جماعت حق پر قائم رہے گی۔ الحمد للہ آج بھی جماعت اہل سنت حق پر ثابت و قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گی۔

طاہر القادری کا منہاجی فتنہ اور اس کے زہریلے اثرات ہر طرف لوگوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں، صلح کلیت کی خطرناک و بامتعدي مرض کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ اس فتنے کا سد باب از پس ضروری ہے۔ الحمد للہ ہمارے علمائے اہل سنت ہر طرف سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور طاہر القادری پر صفائی کے ساتھ حکم شرع بیان فرما رہے ہیں۔ اہل سنت اور ان علمائے اہل سنت کے فتاوے پر عمل لازم ہے اور اس منہاجی تحریک سے اپنے آپ کو الگ کر لینا واجب ہے۔ اسی میں ایمان و آخرت کی سلامتی ہے، مولیٰ تبارک و تعالیٰ اہل سنت کو اس فتنے کے مضر اثرات سے بچائے۔ آمین بحاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

فقط راقم نیازمند

محمد مجیب اشرف

بانی و مہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم محمدیہ، ناگپور

مورخہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۳ اپریل ۲۰۱۲ء

طاہر القادری سے مسلمانوں کو

ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے

حضرت مولانا مفتی شفیق احمد شریفی

حامداً و مصلیاً و مسلماً

نہ صرف ہندوپاک بلکہ حرمین طہیین کے جمابیر علمائے کرام نے دلائل و براہین سے واضح فرمادیا ہے کہ اہل سنت و جماعت کا اختلاف علمائے سو (دیابند، روافض، قادیانیہ فرقہ باطلہ سے) ضروریات دین میں ہے نہ کہ فروع میں جیسا کہ حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ، تجانب اہل السنۃ، اشد المعذاب، الطیب البیان، رد الرافضہ، منصفانہ جائزہ، زلزلہ، دیوبند کی خانہ تلاشی و فتاویٰ رضویہ وغیرہ بکتاب سے ظاہر ہے۔ لہذا جو بھی شخص اکابر دیوبند و روافض زمانہ و فرقہ قادیانیہ وغیرہ کی ان عبارات کفریہ سے واقف ہو کر (جوشان الوہیت شان رسالت میں تنقیص و تحقیر پر مشتمل ہیں) انہیں مسلمان جان کر ان کی اقتدا میں نماز وغیرہ ادا کرتا ہے اس کا حکم بھی وہی ہے جو ان فرقہ باطلہ و ضالہ مہملہ کا ہے خواہ وہ عالم ہو یا پروفیسر، مفتی ولی محمد ہاسنی مفتی اعظم بانی و سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت جماعت اہل سنت کی طرف سے قابل مبارک باد ہیں جنہوں نے مسلمانان عالم کو گمراہی سے بچانے کے لئے طاہر القادری کی تحقیقات کی روشنی میں حکم شرعی بیان کر کے ایک نئے فتنے (صلح کلیت) بچانے کی سعی فرمائی اور واضح کیا کہ طاہر القادری کی کتابیں ایک طرف تو معمولات و مراسم اہل سنت کی تائید و توثیق کرتی ہیں اور وعظ و خطاب بھی اس کی موید ہیں مگر دوسری طرف وہ فرقہ باطلہ سے اتحاد

و اتفاق کا درس دے کر مسلمانان عالم کو صلح کلیت کے دلدل میں پھانس کر ان کی عاقبت برباد کرنے کی مہم بھی چلا رہا ہے ایسے شخص سے مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور فقیر راقم السطور تاج الشریعت شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ علامہ اختر رضا خاں ازہری دام ظلہ و محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ کے نظریے سے متفق ہے جو انہوں نے انٹرنیٹ پر ظاہر فرمایا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانان اہل سنت کو ان فرقہ باطلہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ۔

شفیق احمد شریفی

قاضی: شہر الہ آباد شیخ الحدیث و پرنسپل: دارالعلوم غریب نواز

وبائی: جامعہ دارالسلام و افضل المدارس الہ آباد

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

صرف حامی و مؤید رہے بلکہ نصوص صریحہ کی غلط تاویل و تشریح کر کے اسی کو حق و صواب قرار دیتے ہیں اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی ناپاک کوشش کرتے رہے ہیں۔ اس دور میں بھی صلح کلیت کا ایک بہت بڑا مبلغ بن کر طاہر القادری کے نام سے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنی چرب زبانی سے ورغلانے کی پوری کوشش کرنے والا ظاہر ہوا ہے، جس نے تمام فرقہ باطلہ کو حق قرار دیا اور ان کے اختلافات کو صرف فروعی اختلاف بتایا۔ اس نے اپنے ادارہ منہاج القرآن میں یہودی، نصرانی، قادیانی، شیعہ، وہابی، دیوبندی وغیرہ کو جمع کر رکھا ہے اور ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنے کا نعرہ لگاتا ہے، صرف یہی نہیں بلکہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ جو رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قطعاً ایمان نہیں رکھتے، انہیں بلیورس (Blivers) یعنی ایمان والا بتایا ہے، جب کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے ”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا. أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ“ بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

طاہر القادری اس وقت کے یہود و نصاریٰ کو ایمان والا بتا کر قرآن حکیم کو جھٹلا رہا ہے۔ اسی لیے علمائے اہل سنت نے اس پر گمراہ اور گمراہ کرنے کا بلکہ ان بدعقیدوں کو جن کی بدعقیدگی حد کفر کو پہنچ چکی ہے جن کے بارے میں علمائے اہل سنت نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابُهُ فَقَدْ كَفَرَ۔ انہیں مسلمان مان کر اپنے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

علمائے اہل سنت نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ طاہر القادری کا رد فرما کر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ انجام دیا ہے۔ زیرِ نظر رسالہ ”صلح کلیت اور اس کی حقیقت“ طاہر القادری کی صلح کلیت کا پردہ چاک کرنے کے لئے اس کی عبارتوں کے حوالے سے

حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی نے بڑے آسان اور سلیجے ہوئے انداز میں ترتیب دیا ہے جس میں فاضل مصنف نے طاہر القادری کی صلح کلیت اور اس کی فرقہ باطلہ کی حمایت اور فرقہ ناجیہ کی مخالفت جو اس نے اپنی تقریر و تحریر میں کی ہے دلائل کی روشنی میں ان سب کا ردِ بلیغ فرمایا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس طرح کے رسائل اور لٹریچر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائے جائیں تاکہ عوام اہل سنت صلح کلیوں سے ہوشیار رہیں اور ان کے دامِ تزویر سے بچ سکیں۔

رب قدر اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس رسالہ کو مقبول اتمام فرمائے اور فاضل مصنف کے علم و عمل میں ترقی دے اور ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور لوگوں کو مسلک اہل سنت جسے پہچان کے لئے اس وقت مسلک اعلیٰ حضرت کہتے ہیں اسی مسلک حق پر قائم رکھے اور اسی کی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

گدائے مفتی اعظم و صدر الشریعہ رضی اللہ عنہما

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الاقواء: رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی ۳۱

۵ ربیع النور ۱۴۳۳ھ

پروفیسر طاہر القادری صلح کلیت کا داعی و مبلغ ہے

حضرت مولانا مفتی محمد اشرف رضا ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد لله رب العالمين . صلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وبارك
وسلم۔

پروفیسر طاہر القادری بانی منہاج القرآن، علیم اللسان، شیعۃ الدجال، مجرم فی الارض، مُفسد فی الناس، سنی و شیعہ، خنفی و وہابی، دیوبندی و بریلوی کا اصولی و بنیادی فرق و امتیاز کو فروغی اختلاف کہنے والا، مخالف اہل سنت و جماعت، صلح کلیت کا داعی و مبلغ، ندوہ کا احیاء کرنے والا، علماء کو نسل کا محرک ہے۔ میں نے اس کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے؟“ پڑھا ہے۔ یہ فتنہ پروری و صلح کلیت کا پٹارہ ہے اس میں کھل کر علماء ربانین کے طریقہ تعلیم اور تبلیغ و دعوت کا مذاق اڑایا ہے۔ حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت بانی، ناگور نے نہایت دل پذیر اور داعیانہ طریقہ ”صلح کلیت اور اس کی حقیقت“ نامی رسالہ مرتب فرمایا اور پروفیسر جی کی بچیہ ادھیڑ کر رکھ دیا ہے، اللہ عز و جل مفتی صاحب کی عمر، علم و عمل اور فضل و کمال میں عافیت کے ساتھ برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو دین اسلام، مذہب اہل سنت و جماعت، مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خنفی قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین یا أرحم الراحمین بحرمة أشرف المرسلین علیہ وآلہ وعلینا معهم أفضل الصلوات و أکرم التسلیمات۔

اشرف رضا قادری

۲۳/ صفر الخیر ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۷/ جنوری ۲۰۱۲ء

طاہر القادری کے پروگرامات دیکھنے، سننے اور اس کی کتابوں کے مطالع سے عوام اہل سنت کو ضرور روکا جائے۔

حضرت مولانا مفتی معراج القادری مبارکپور

۹۲/۷۸۶

حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب زید مجدہ جماعت اہل سنت کے معتبر باعمل عالم دین اور معتمد مفتی شرع متین ہیں، پاکیزہ طبیعت اور پاک خصلت کے حامل ہیں۔ خود داری و عزت نفس کا باوقار جذبہ، طرہ امتیاز ہے۔ قوم و ملت کی تعمیر و ترقی اور اصلاح معاشرہ کے لیے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ نہایت رفیق القلب اور جذبہ ایثار و محبت سے سرشار ہیں۔

راجستھان کے طول و عرض میں آپ کی تبلیغی سرگرمیوں نے متعدد اسلامی قلعے اور دینی چمن آباد کر رکھا ہے۔ تبلیغ کی سینکڑوں بار آور شاخیں آپ کی سرپرستی میں سرسبز و شاداب ہیں اور اپنے مشن کی کامیابی کی طرف رواں دواں ہیں۔ مرکز عقیدت و محبت ”بریلی شریف“ سے گہرا ربط اور قلبی تعلق ہے۔ احقاق حق، ابطال باطل اور مسلک رضویت کی تائید و توسیع میں آپ کی کاوشیں لائق صد ستائش ہیں، فکر و قلم میں چنگلی ہے۔ آپ کی قلمی کاوشوں نے اہل علم و فن سے خراج تحسین وصول کیا ہے۔ اور باطل کی سرکوبی کے لیے تو ہمہ وقت تیار نظر آتے ہیں۔

طاہر القادری کی آزادی فکر و مزاج پر قدغن لگانے اور عوام اہل سنت کو اس کے باطل نظریات اور فاسد خیالات سے متنبہ کرنے کے قابل قدر کوشش کی ہے۔ اس کی جہنی انج

اور خام خیالی جو سادہ دلوں کو متاثر و مسحور کر سکتی تھی اسے زمینی اور حقیقی سچائی کا ایسا آئینہ دکھایا کہ سارے گمراہ کن تانے بانے بکھر کر رہ گئے۔ آج ضرورت ہے کہ ہر تنظیم و تحریک اور ادارے اس کے افکار کا سدھ و خیالات فاسدہ کو ظاہر و مشتہر کریں تاکہ ہمارا پاکیزہ سماج اس کے بدبودار تعفن سے مامون و محفوظ رہے اور اس فتنہ کی جڑیں مستحکم نہ ہو سکیں۔

آپ کا گراں قدر مضمون ”صلح کلیت اور اس کی حقیقت“ پڑھا۔ بہت پسند آیا، موضوع کے تعلق سے نہایت جامع گفتگو کی ہے۔ طاہر القادری کے نظریات جو درپردہ صلح کلیت کی ترغیب و تشہیر ہیں۔ بڑے مہذب اور دل نشیں انداز میں اجاگر کیا ہے۔ جو بات کہی حوالے سے کہی اور اس پر علمی تبصرے اور مویشکا فیاں مستزاد ہیں۔ بلاشبہ طاہر القادری کی پلاننگ، اس کے مشن اور اس کے افکار و نظریات کے تناظر میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بایکاٹ ہو، اس کے پروگرامات دیکھنے، سننے اور اس کی کتابوں کے مطالعہ سے عوام اہل سنت کو ضرور روکا جائے۔

محمد معراج القادری

خادم افتاء: جامعہ اشرفیہ مبارکپور

۹ ربیع الثور ۱۴۳۳ھ

ناشر صلح کلیت حامی دہریت ڈاکٹر طاہری القادری

حضرت مولانا انوار احمد صاحب قادری امجدی

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم

اما بعد، شیر رضویت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت العلام مفتی ولی محمد صاحب رضوی مدظلہ، النورانی کا رسالہ،، نظر نواز ہوا جو ناشر صلح کلیت حامی دہریت ڈاکٹر طاہری القادری کے رسالہ،، فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ہو،، کا جواب لا جواب ہے بلاشبہ ڈاکٹر طاہر پاکستانی جس فکری تحریک کی داغ بیل ڈالنے کی کوششوں میں مصروف ہے وہ اگر پروان چڑھ جائے تو لادینیت کا بول بالا ہو جائے گا اور حقیقی اسلام کی صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی لہذا ڈاکٹر طاہر القادری کی کوششوں کے نتیجے میں آنے والے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی مدظلہ النورانی اپنی اسلامی حمیت اور دینی جذبہ سے سرشار ہو کر میدان میں اتر چکے ہیں اور موصوف نے ڈاکٹر طاہر کی کتاب نامسعود کا رد لکھ کر ایک اہم دینی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی ہے یہ رسالہ بقدر ضرورت دلائل و براہین سے مزین ہے قرآن کریم، احادیث نبویہ سے استدلال کر کے موصوف نے کتاب کو بڑی حد تک با وزن بنا دیا ہے فقیر کے نزدیک یہ کتاب عوام و خواص کے لئے یکساں مفید اور کارآمد ہے دعاء ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اسے مقبول عام بنائے اور فتنہ طاہریہ سے ملت اسلامیہ کو محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

انوار احمد قادری امجدی

خادم مرکز تربیت افتاء دارالعلوم اہل سنت ارشد العلوم اوجھاں ضلع بستی

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

باب دوم

تنقیحات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات کا تحفظ اہم ضروریات سے ہے صلح کلیت و گمراہیت سے حفاظت زیادہ اہم ہوگئی ہے۔ ہر وہ علم و عمل کا پیکر جسے خدائے کریم نے نبی کریم ﷺ کے طفیل دین و سنیت کی فہم عطا فرمائی ہے وہ بخوبی واقف ہے کہ کیسے کیسے فتنے پیدا ہو رہے ہیں جن کا نشانہ خاص طور پر اہل سنت و جماعت یعنی مذاہب اربعہ ہیں تاکہ جو ہدایت کے منار ہم کو اکابر و اسلاف اہل سنت نے بڑی قربانیوں سے عطا فرمائے ہیں اور ملت صدیوں سے جن کی حفاظت جان سے زیادہ عزیز سمجھتی ہے ان طیب و طاہر عقائد و افکار سے امت ناجیہ گروہ اہل سنت و جماعت ہاتھ دھو کر صلح کلیت کے علم برداروں کے ہتھے چڑھ جائے اور وہ ان کو اکابر سے کاٹ کر شیطان کے چنگل میں پھنسا کر تباہ کر دیں۔

مگر خدا کی تائید و نصرت سے اور نبی رحمت ﷺ کی نظر عنایت سے حق گو علمائے کرام نے ہر دور میں ان فتنوں کی سرکوبی کر کے امت کو فساد و فتنہ سے بچایا ہے اور کیوں نہ ہو کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا۔

إذا ظهرت الفتن أو قال البدع وسب أصحابي فليظهر العالم علمه فمن لم يفعل فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين فلا يقبل الله له صرفا ولا عدلا. (مرقاۃ ج: ۸، ص: ۵۱۸)

ترجمہ: جب فتنے یا گمراہی ظاہر ہو اور میرے صحابہ کو برا کہیں تو عالم پر فرض ہے کہ علم ظاہر کرے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ کی، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ اس کا نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ مگر آج صلح کلیت کے نظریات کو عام کرنے کی پوری

قوت استعمال کی جا رہی ہے اور طاہر القادری نامی پروفیسر نے اس کے لئے کمر کس لی ہے اور وہ دودھ و پیشاب، زہر و شہد، حق و باطل، ہدایت و گمراہی، سنی و غیر سنی، مقلد و غیر مقلد، وہابی و نجدی، قادیانی اور شیعہ وغیرہ تمام کو ملا کر اس ندوہ کی صلح کلیت کو زندہ کرنے کا بیڑہ اٹھا چکا ہے جس کا اس دور میں علمائے حق مثلاً اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری، تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی، امیر المومنین فی الحدیث شیخ وصی احمد محدث سورتی، محدث اعظم ہند، صدر الافاضل اور صدر الشریعہ علیہم الرحمہ جیسے سیکڑوں علما و مفتیان کرام نے رد و ابطال کر کے اہل سنت کی حفاظت کی تھی اور ایک فتنے کو روک دیا تھا جس کا نتیجہ ہے کہ آج ہم ہدایت چرگامزن ہیں اور گمراہیوں اور بد مذہبوں سے نفرت کرتے ہیں مگر مذہب اہل سنت کی یہ انفرادیت طاہر القادری کو منظور نہیں ہے جس پر اس نے تقریباً سو (۱۰۰) صفحات پر مشتمل کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ لکھ ڈالی۔ وہ لکھتے ہیں

”برصغیر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے دور کا آغاز مسالک کی دینی درسگاہوں اور تدریسی اداروں کے جداگانہ قیام سے ہوا یہ انتہائی افسوسناک بات تھی اس دور میں مختلف مکاتب فکر کے جدا جدا مدارس معرض وجود میں آ گئے ان درسگاہوں سے تعلیم و تربیت پانے والے طالب علم ایک مخصوص ماحول میں رہ کر تحصیل علم کے بعد جب باہر نکلے اور مسند علم و ارشاد پر فائز ہوئے تو ان کے دل و دماغ مسلک کے سانچوں میں ڈھلے ہوئے تھے اور ان کے اعمال و کردار پر گہری چھاپ نمایاں تھی علما کی یہ کھپ مساجد کے محراب و منبر سے دین کے بنیادی مسائل سے صرف نظر کر کے اپنے اپنے مسلک اور عقائد کا پرچار کرنے لگے فروغی امور میں علما ایک دوسرے کو معاندانہ تنقید اور تفسیق کا نشانہ بنانے لگے۔ اس طرح مسلکی رواداری کے برعکس انتہا پسندی جڑ پکڑ گئی اور فرقہ پرستی اور تفرقہ پروری کی آگ بھڑک اٹھی نتیجتاً امت

قوت استعمال کی جا رہی ہے اور طاہر القادری نامی پروفیسر نے اس کے لئے کمر کس لی ہے اور وہ دودھ و پیشاب، زہر و شہد، حق و باطل، ہدایت و گمراہی، سنی و غیر سنی، مقلد و غیر مقلد، وہابی و نجدی، قادیانی اور شیعہ وغیرہ تمام کو ملا کر اس ندوہ کی صلح کلیت کو زندہ کرنے کا بیڑہ اٹھا چکا ہے جس کا اس دور میں علمائے حق مثلاً اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری، تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی، امیر المومنین فی الحدیث شیخ وصی احمد محدث سورتی، محدث اعظم ہند، صدر الافاضل اور صدر الشریعہ علیہم الرحمہ جیسے سیکڑوں علما و مفتیان کرام نے رد و ابطال کر کے اہل سنت کی حفاظت کی تھی اور ایک فتنے کو روک دیا تھا جس کا نتیجہ ہے کہ آج ہم ہدایت چرگامزن ہیں اور گمراہیوں اور بد مذہبوں سے نفرت کرتے ہیں مگر مذہب اہل سنت کی یہ انفرادیت طاہر القادری کو منظور نہیں ہے جس پر اس نے تقریباً سو (۱۰۰) صفحات پر مشتمل کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ لکھ ڈالی۔ وہ لکھتے ہیں

”برصغیر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے دور کا آغاز مسالک کی دینی درسگاہوں اور تدریسی اداروں کے جداگانہ قیام سے ہوا یہ انتہائی افسوسناک بات تھی اس دور میں مختلف مکاتب فکر کے جدا جدا مدارس معرض وجود میں آ گئے ان درسگاہوں سے تعلیم و تربیت پانے والے طالب علم ایک مخصوص ماحول میں رہ کر تحصیل علم کے بعد جب باہر نکلے اور مسند علم و ارشاد پر فائز ہوئے تو ان کے دل و دماغ مسلک کے سانچوں میں ڈھلے ہوئے تھے اور ان کے اعمال و کردار پر گہری چھاپ نمایاں تھی علما کی یہ کھپ مساجد کے محراب و منبر سے دین کے بنیادی مسائل سے صرف نظر کر کے اپنے اپنے مسلک اور عقائد کا پرچار کرنے لگے فروغی امور میں علما ایک دوسرے کو معاندانہ تنقید اور تفسیق کا نشانہ بنانے لگے۔ اس طرح مسلکی رواداری کے برعکس انتہا پسندی جڑ پکڑ گئی اور فرقہ پرستی اور تفرقہ پروری کی آگ بھڑک اٹھی نتیجتاً امت

طرف منسوب کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدے کے خلاف ہے وہ مشرک ہے اس لئے انہوں نے اہل سنت و جماعت کا قتل جائز سمجھا اور ان کے علما کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ نے وہابیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی۔ یہ واقعہ ۱۲۳۲ھ میں ہوا یہ تو عرب کے فتنے کی تاریخی مستند شہادت تھی جس کی طرف غور کرنا ڈاکٹر کے مشن و منصوبے کا تباہ ہونا نظر آتا ہے اب آئیے برصغیر کی طرف جس کی فکر پروفیسر ڈاکٹر طاہر صاحب کو ہے تاکہ وہ صلح کلیت کی بنیاد پختہ کریں۔ اور اہل سنت کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ مگردین و سنیت کا محافظ خدا ترس حق گو علما اس صلح کلیت کا قلع قمع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرنا بحمدہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھی جس سے گھر گھر فتنہ اور نا اتفاقی پھیلی جس کا اعتراف مصنف کو بھی تھا۔ ذرا انصاف اور عقل و دانش کی نظر سے دیکھو مولوی دہلوی اپنی کتاب کا تعارف کس طرح کر داتا ہے۔

”چند علما کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے اس کی اشاعت سے سورش ضرور ہوگی مگر تو قلع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے

(حکایات اولیاء ص: ۹۸)

اللہ اکبر! ملت کی بدخواہی، بد امنی اور دشمنی پر کمر باندھی تو نہ خوف خدا رہا نہ خوف آخرت کی طرف دماغ نے کام کیا آخر یہ کتاب اشاعت کی منزل طے کر کے لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہوئی۔ سینکڑوں علما حقہ نے اس کا رد و ابطال کیا مگر دیوبندی فرقہ نے اس کی حمایت

میں کمر کس لی جبکہ اس میں فاسد اور گستاخانہ عبارات بھری پڑی ہیں۔ مثلاً اللہ کے روبرو عاجز ہونے میں بے اختیار ہونے میں ہم، بت، اولیاء اور پیغمبر سب برابر ہیں۔ (نصیحۃ المسلمین ص: ۱۳۰) جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ سو اس معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (ایضاً، ص: ۷۲) سب انبیاء اور اولیاء اللہ کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔ (ایضاً، ص: ۶۳) ہر مخلوق اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے صفحہ ۱۶ حضور کے لئے اپنی طرف سے گھڑ کر یہ قول لکھاف کے فتنہ سے اخذ کیا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں صفحہ ۶۹ وغیرہ وغیرہ بے ادبی اور گستاخی کی کوئی حد ہی نہیں جسے پڑھ اور سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے جب کہ اس عظیم المرتبت رسول اعظم نبی معظم ﷺ کی شان اقدس اتنی عظیم ہے کہ قرآن جن کے رتبے بیان کرتا ہے جن کے لئے جہان پیدا کیا گیا اور جن کی بارگاہ کے آداب خود رب نے بتائے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا
مگر افسوس پرو فیصر صاحب جیسے مسٹر کہتے ہیں کہ کچھ نہیں سب ایک ہو جاؤ سب
مدارس و مکاتب ایک کر لو جہاں قادیانی، وہابی، شیعہ، دیوبندی اور غیر مقلد سبھی ہوں۔ سنی بھی
وہاں ہو سب ایک جگہ بیٹھو۔ گستاخ رسول کے ساتھ عاشق رسول ﷺ بھی رہے۔ یہ ابلیسی فکر
ہے جس کا اظہار اس کی کتاب میں بار بار کیا گیا ہے۔ علمائے اہل سنت پر قلم کا یہ نشتر دیکھئے
”فارغ التحصیل علماء مولوی تو بن گئے جن کا کام نکاح خوانی اور مردوں کی تجھیز و
تفنین کے علاوہ کچھ نہ تھا“ (ص: ۶۳)

آنکھ والے تیرے جو بن کا تماشا دیکھے دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے
اور ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ وہابیت کے فاسد اور باطل نظریات ان کی کتب سے امت میں

انتشار پھیلا ہے اور دیابند نے اس فساد کو پھیلانے کے لئے تقویۃ الایمان جیسی کتاب کی حمایت کی۔

وہابیہ کا پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ ”نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لا جواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے (فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۱۱۵، مطبوعہ ہندوستان پر تنگ درس، دہلی)

یاد رکھو تمام فتنوں میں زبردست فتنہ اور تمام مصیبتوں میں خطرناک مصیبت وہابیت ہے جس کی خبر مخبر صادق ﷺ نے پہلے ہی دے دی تھی اور اس فتنے سے مسلمانوں کو آگاہ فرما دیا تھا۔ مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب ذکر الیمن والاشام میں بخاری کے حوالے سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن دریائے رحمت مصطفیٰ ﷺ جوش مار رہا تھا۔ بارگاہ الہی میں ہاتھ اٹھا کر حضور نے دعا فرمائی اللھم بارک لنا فی شامنا اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اللھم بارک لنا فی یمننا اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا کہ فی نجدنا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں برکت کے لئے دعا فرمائیں۔ پھر حضور نے دعا فرمائی اور نجد کا ذکر نہ فرمایا۔ غرض تین بار یمن اور شام کے لئے دعا فرمائی، بار بار توجہ دلانے پر نجد کے لئے دعا نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان میں اس ازلی محروم خطہ کو کس طرح دعا دوں وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ (مفہوم)

اس سے معلوم ہوا کہ سرکار مصطفیٰ ﷺ کی نگاہ میں دجال کے فتنے کے بعد نجد کا فتنہ تھا جس کی اس طرح خبر دی گرڈ اکثر صاحب جدت پسند، آزاد خیال، صلح کلیت کے علم بردار اس

دور کے ایسے مفکر ہو گئے کہ سب کو شیر و شکر کر کے ایک بنانا چاہتے ہیں اللہ پاک ان کی فکری آوارگی سے اہل سنت کو بچائے رکھے، آمین۔

اب سنے ڈاکٹر کے بول: صفحہ ۲۴ ”یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں کر لینی چاہئے کہ خدا اور رسول جل جلالہ ﷺ نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ محض فلاں مسلک سے متعلق ہونے کی بنا پر جنت کا حقدار ہے تو یہ اس کی خام خیالی اور خود فریبی ہے۔“ جناب کی یہ ذاتی فکر ہے اور اپنا خیال ہے مگر ہم حدیث رسول مقبول ﷺ سے پیش کرتے ہیں کہ ان کا خیال حدیث شریف کے خلاف ہے اور جو بھی حدیث کے خلاف قول ہے ہم اسے رد کرتے ہیں چاہے صلح کلیت تڑپ تڑپ کر مرجائے۔

”إن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين و سبعين ملة و تفرق أمتي على ثلاث و سبعين ملة كلهم في النار إلا ملة واحدة قالوا من هي يا رسول الله قال ما أنا عليه و أصحابي“ یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سوا ایک ملت کے سب دوزخی ہوں گے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون فرقہ ہو گا فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ جنتی ہونے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے سنت کی پیروی اور جماعت مسلمین کے ساتھ رہنا اس لئے مذہب کا نام اہل سنت و جماعت ہے۔ جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جس میں فقہاء، علماء، صوفیاء اور اولیاء ہیں۔ الحمد للہ یہ شرف بھی اہل سنت و جماعت ہی کو حاصل ہے سوا اس فرقہ کے اولیاء اللہ کسی میں نہیں۔ خیال رہے کہ یہ ۷۳ کا عدد

اصولی فرقوں کا ہے کہ اصولی فرقہ ایک جنتی اور ۲۷ جہنمی۔ چنانچہ اہل سنت میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، قادری، نقشبندی، سہروردی اور چشتی ایسے ہی اشاعرہ و ماتریدیہ سب داخل ہیں کہ عقائد سب کے ایک ہیں اور ان کا شمار ایک فرقہ سے ہے ایسے ہی بہتر تباری فرقوں کا حال ہے کہ ان میں ایک فرقے کے بہت ٹولے ہیں مثلاً روافض ایک فرقہ اس کے بہت ٹولے بارہ امامی چھ امامی ایسے ہی دیگر فرقوں کا حال ہے اس کی تفصیل مرقاة وغیرہ میں ہے۔ (ص: ۱۷۰)

آگے ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں: ”کوئی حضور ﷺ کے وجود کو محل اختلاف بناتا ہے کوئی آپ کی حقیقت و حیثیت کو اور کوئی آپ کے علم و عرفان کو محل اختلاف بناتا ہے۔ کوئی آپ کے تصرف و قوت کو کوئی آپ کی شفاعت و عنایت کو کوئی آپ کی سنت کو سیرت کو کوئی آپ کے نام کو محل اختلاف بناتا ہے اور کوئی آپ کی ﷺ کے مقام کو“ (ص: ۲۶)

دیکھا آپ نے شکوہ ہی شکوہ ہے مگر یہ کہنے کی ہمت نہیں کہ اس میں حق کیا ہے اور باطل کیا ہے گمراہی کیا ہے اور ہدایت کیا ہے کیوں کہ ابطال باطل کی ڈگر سے ملت کو پھیرنا ان کا خاص مقصد ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ منکر شفاعت بھی ٹھیک ہے اور معتقد شفاعت و تصرف بھی صحیح ہے، عظمت رسول ماننے والا بھی سچا ہے اور منکر عظمت مصطفیٰ ﷺ بھی ٹھیک ہے۔

پروفیسری فکر یہ ہے کہ سب مل جاؤ سب ایک ہو جاؤ بس اس دور کی سب سے بڑی ضرورت صلح کلیت کو قبول کرنا ہے ڈاکٹری نظریات کی تائید کرتا ہے۔ جو سب علما و صوفیائے کرام علیہم الرحمہ سے الگ تھلگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ہے جس کے سب مقتدی بن جائیں اور مقتدی خود ساختہ جناب۔ بس سب مراد پوری ہو گئی جس کی بنیاد ادارہ منہاج القرآن ہے جو آنجناب کا قائم کردہ ہے جس میں سب فرقے مسلمان، یہودی، نصرانی، قادیانی، شیعہ، وہابی

اور دیوبندی وغیرہ ہیں۔ ان کا یہ ہی مشن ہے کہ اس طرز کے ادارے ہر طرف کھل جائیں پھر باسانی صلح کلیت کا فروغ ہو سکے۔ اس کے زہریلے درخت میں قوت آئے گی پھر اس کے گندے بدبودار پتے پیدا ہوں اور نہایت جان لیوا پھل اس سے نکلیں گے۔

صلح کلیت کی داغ بیل ڈالنے کے لئے جناب نے بھانت بھانت کی بولیاں بولی ہیں پہلے کچھ کہا پھر کچھ کہا اس میں باہم تضاد ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ قلیل مطالعہ والا آغجاب کی آزاد فکر کا کسی طرح شکار ہو ہی جائے گا دیکھئے کیا بول بول کر بلبلاتے ہیں:

”بجہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام مسالک و مکاتب فکر میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات جزئیات و تفصیلات کی حد تک ہیں۔

اب چند سطر بعد۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہمارے عقائد مردہ اور بے جان ہو چکے ہیں انہیں ہماری عملی زندگی میں تو ہمت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں دیا۔ عقیدہ تو حید ہو یا عقیدہ رسالت، تصور آخرت ہو یا جزا و سزا ان میں دراریں پڑ چکی ہیں۔“ (ص: ۳۷)

ایسے ہی موقع پر بزرگوں نے کہا ہے کہ ”دروغ گورا حافظہ نہ باشد“

اور یہ مثال ڈاکٹر صاحب پر صادق آتی ہے ایک طرف تو یہ دعویٰ کہ بنیادی عقائد سب ٹھیک ہیں اور دوسری طرف فوراً یہ اعلان کہ عقائد مردہ و بے جان ہو چکے ہیں تو ان میں کون سی بات سچی ہے؟ اچھی طرح غور کیا جائے تو دونوں باتیں سچی نہیں ہیں کیوں کہ اس وقت ملت میں بنیادی اختلافات ہیں ایک گروہ شان رسالت ﷺ میں دریدہ و ہمن اور گستاخ ہے اور دوسری جماعت شان رسالت کے آداب و احترام کو جان ایمان اور روح ایمان اور اصل ایمان مانتی ہے۔

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ ان سائیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ عظمت و رفعت مصطفیٰ بیان کرنے والے خطباء آنجناب کی تنقید کا نشانہ بنتے ہیں جبکہ ان سے محبت والفت کا چراغ اور روشن ہوتا ہے وجہ ظاہر ہے کہ ایسے خطبات سے انہیں اپنی صلح کائیت والی تحریک میں کمزوری محسوس ہوتی نظر آتی ہے۔ سنئے کیا کہتے ہیں؟

”یہ عام مشاہدہ ہے کہ مدرسوں کے فاضل علماء نور و بشر، حاضر و ناظر جیسے موضوعات پر تو گھنٹوں تقریر کر سکتے ہیں لیکن امت مسلمہ کو درپیش جدید مسائل جیسے اسلام کا معاشی نظام، اسلامی معاشرت کے ضابطے الا ماشاء اللہ بہت کم معلومات رکھتے ہیں۔“ (ص:)

دیکھا! جو ان کی فکر و نظریہ سے اتفاق نہیں رکھتا اس سے وہ ایسے ہی انداز میں بات کرتے ہیں۔ وہ ان کے نزدیک نہ اچھا خطیب ہے اور نہ اچھا عالم۔ بس گنتی کی چند اسلامی باتوں تک اس کی معلومات ہیں اور اگر دیگر موضوعات پر علما نے لکھا ہے تو وہ بھی جناب کی نگاہ میں کسی قابل نہیں کہ ساری صلاحیتیں تو ادھر ہیں۔ برسوں کا علمی خزانہ بزرگوں نے قوم مسلم کو دیا اس کی کوئی حیثیت نہیں شاید شیخ سعدی نے اسی لئے کہا تھا۔

نور گیتی فروز چشمہ ہور زشت باشد بچشم موشک کور

مسلم حقہ کی ممتاز حیثیت تو آنجناب کو قطعی برداشت نہیں پینتر ابدل بدل کر اس پر حملہ کرتے ہیں اس کے امتیازی نشانات کو منانا ہی اپنا مقصد اہم بنائے ہوئے ہیں۔ پورے کتاب میں سب سے زیادہ تنقید ان کی گئی ہے جو مسلم و مذہب حقہ پر ڈٹے ہوئے ہیں وہ سب سے بڑا خطرہ انہیں کو سمجھتے ہیں۔ دیکھئے کیا کہہ رہے ہیں

”صریح فرقہ پرستی کے شکار ایسے لوگ ہوئے ہیں جن کی تعلیم و تربیت مخصوص مسلمکی ماحول میں ہوئی اور دینی مدارس میں زیور تعلیم سے آراستہ ہونے کے بعد جب وہ عملی زندگی

کے میدان میں داخل ہوئے تو انہوں نے مسلک پروری اور اپنا مخصوص نظریات کی تبلیغ کو ہی اپنا مطمح نظر بنالیا۔ اس طرح فرقہ پرستی کے جڑیں گہری ہوتی گئیں“ (ص: ۷۶)

آج تک علماء و فقہائے کرام جس مسلک و مذہب کی تبلیغ و ترویج میں لگے ہیں وہ آنجناب کے نزدیک مجرم ہیں اور وہ فرقہ پرست کے نام سے یاد کرنے کے قابل ہیں چاہے حب رسول ﷺ میں ان کا لمحہ لمحہ تابناک ہوتا گیا ہو مگر مسلک و مذہب کا پابند ہو کر رہنا صلح کلیت کے سنگین خطرہ ہے اس لئے ان کی عزت و حرمت سے کھلواڑ اپنا اخلاقی فریضہ مانتے ہیں۔

خضر کے بھیس میں یاں سیکڑوں رہزن بھی رہتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
مسالک کے ختم کرنے کے لئے پروفیسر نے پہلے تو ان کی خرابیاں بیان کی، ان کے خلاف نفرت و عناد تو پھیلائی پھر خود نے صلح کلیت کا ادارہ کھول کر عملی نمونہ پیش کیا بعدہ بار بار ایسے بیانات دے کر ادارے اور کھلوائے اور صلح کلیت کے فروغ میں لگ گئے۔ دیکھئے کیا کہتے ہیں

”مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ مسلمہ علماء پر مشتمل ایک کونسل قائم ہونی چاہئے جس میں مشترک طور پر ضابطہ اخلاق طے کیا جائے تاکہ ہر مسلک کے واعظین، مقررین، علماء اور مصنفین اس ضابطہ اخلاق کے دائرے میں رہ کر دعوت و تبلیغ دین و اشاعت مسلک کا کام کریں۔ اس ضابطہ اخلاق کے ذریعہ اس امر کی ضمانت مہیا کریں کہ کوئی شخص کسی مسلک کے خلاف بالواسطہ یا بلاواسطہ کچھ نہ اچھالے۔ یہ کونسل ایسے اکابر و ذوی اثر علماء پر مشتمل ہو کہ ان کے متعلق مسالک کے علماء اور مبلغین ان کی ہدایت پر سختی سے عمل درآمد کے پابند ہوں۔ ان

کے علما کے ذریعہ اس امر کی یقین دہانی حاصل کی جائے کہ اس کے اخلاقی ضابطہ کے خلاف کرنے والا کوئی بھی خطیب و مقرر نہ صرف اپنے اکابر کے سامنے جواب دہ ہوگا بلکہ اس کے خلاف مسلکی اور تنظیمی سطح پر تادیبی کارروائی بھی کی جائے گی مثلاً اس کو مسلک سے متعلق کسی بھی عہدے پر برقرار نہ رکھا جائے۔ اس کی رکنیت کو معطل کر دیا جائے۔ مذہبی اجتماعات میں اس کو شمولیت کے طور پر باز رکھا جائے اس کو اس کی مسجد کی خطابت ادارے کی نظامت و سربراہی سے علاحدہ کر کے اخلاقی دباؤ ڈالا جائے۔“ (ص: ۸۷)

اور پھر بھی وہ مسلکی تقاریر سے باز نہ آئے تو مجرم فی الارض فساد فی الناس کے دائرے میں ڈال کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے اور بتا دیا جائے کہ صلح کلیت کو قبول نہ کرنے کا آخری انجام یہ ہوگا۔

واہ رے ڈاکٹری فارمولہ! کمر تو اسی لئے کسی تھی کہ مصلح ملت ہونے کی سعادت حاصل کروں مگر اس میں اس قدر ظلم و شدت و زیادتی فساد کا کوڑھ نکلا کہ آخر میں اگر قتل کرانے کی ضرورت سمجھی جائے تو بھی کرنے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مثال میں مسجد ضرار کے مسمار کرنے کا واقعہ پیش کر دیا حالانکہ وہ قطعی یقینی فساد تھا اور اس کے سوا اس کا سد باب نہیں تھا۔ جناب کا یہ کہنا کہ جب اس مسماری سے مسجد کے تقدس پر حرف نہیں آیا تو جناب کے نظریے کے مطابق یعنی جو صلح کلیت پہ پورا نہ اترے وہ مجرم فساد فی الارض کی منزل میں آگیا۔ حالانکہ وہ صرف ڈاکٹری یا اس کے ہمنوا لوگوں کا ظن و خیال ہی ہوگا جو مفروضہ ثبوت ہے جو یقیناً شریعت میں قابل قبول نہ ہوگا مگر جناب کا یہ کہنا کہ اس سے علما کے تقدس پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔ ملخصاً ص: ۹۲

عبدالوہاب نجدی و اسماعیل کے مشن پر چلتے ہوئے اپنی صلح کلیت کو فروغ دینے کے

ظاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟ _____ ۷۲

لئے مذاہب و مسالک پر ثابت قدم کرنے والے علما کا قتل کرنا پڑے تو ایسا بھی آپ ضرور کریں گے۔

اب آئیے صلح کلیت کے رد میں قرآن و حدیث سے دلائل ملاحظہ کریں۔ قرآن میں فرمایا گیا:

وإما ينسبك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين. (۱)
 ”جب تجھے شیطان بھلا دے تو یاد دلانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھ“ یہ صلح کلیت کا قرآنی رد ہے۔

مفسر شہیر ملا احمد جیون علیہ الرحمہ تفسیرات احمدیہ میں لکھتے ہیں
 ”يعم المبتدع والفسق والكافر والقعود مع كلهم ممنوع“ ظالم سے مراد
 گمراہ، فاسق اور کافر سب کے ساتھ بیٹھنا قرآن کے فرمان سے ممنوع ہے۔ یہ صلح کلیت کا
 تفسیری رد ہے۔

عقیل بن ابی حنان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا

”إن الله اختارني واختار لي أصحابا وأصهارا وسيأتي قوم يسبونهم و
 ينقصونهم فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تأكلوهم ولا تأكلوكم“

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند کیا اور میرے اصحاب و اصهار چن لئے اور عنقریب
 ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، ان کے
 ساتھ نہ پینا، نہ کھانا، نہ شاوی بیاہ کرنا۔

اور فرماتے ہیں ﷺ:

”لَا تَجْأَلُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تَفَاتِحُوهُمْ“ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان سے سلام کلام کی ابتداء کرو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۹۴)

یہ صلح کلیت کا رو ہے احادیث سے۔ سنئے سرکار ﷺ فرماتے ہیں: ”أَصْحَابُ الْبِدْعِ كَلَابُ النَّارِ“ اہل بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں۔ (ایضاً، ج: ۳، ص: ۲۹۳)

مگر ڈاکٹر صاحب بڑے زور و شور سے ان سے ملنے جلنے کی وکالت کر رہے ہیں۔ مسلمان تو صرف مدنی سرکار ﷺ کا غلام ہے انہیں کے فرمان پر عمل کو نجات کا دار و مدار سمجھتا ہے۔ چاہے کوئی جل جائے تو جلتا رہے اس کی پرواہ نہیں مومن کے لئے رضائے خدا اور رسول کافی ہے۔ (جل جلالہ و ﷺ) کسی زید و بکر کی خوشی کی پرواہ نہیں۔

فاضل علامہ سیدی احمد مصری طحاوی علیہ الرحمہ حاشیہ در مختار میں ناقل ہیں:

”مَنْ شَذَّ عَنْ جَمْهُورِ أَهْلِ الْفَقْهِ وَالْعِلْمِ وَالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ فَقَدْ شَذَّ فِيمَا يَدْخُلُهُ فِي النَّارِ فَعَلَيْكُمْ مَعَاشِرَ الْمُؤْمِنِينَ بِاتِّبَاعِ فِرْقَةِ النَّاجِيَةِ الْمَسْمُومَةِ بِأَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ. نَصْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَحِفْظُهُ وَتَوْفِيقُهُ فِي مَوَافَقَتِهِمْ وَخُذْلَانِهِ وَسَخَطِهِ فِي مَخَالَفَتِهِمْ وَهَذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ اجْتَمَعَتْ الْيَوْمَ فِي مَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ الْحَنْفِيُّونَ وَالْمَالِكِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّونَ وَالْحَنْبَلِيُّونَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا عَنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ فِي هَذَا الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ.“ (ج: ۳، ص: ۲۹۳)

یعنی جو شخص جمہور اہل علم و فقہ اور سواد اعظم سے جدا ہو جائے وہ ایسی چیز کے ساتھ تجاہد جو اسے دوزخ میں لے جائے تو اے گروہ مسلم! تم پر فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور حافظ و کار ساز رہنا موافقت اہل سنت میں ہے اور اس کا چھوڑ دینا اور غضب فرمانا اور دشمن بنانا سنیوں کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ ان چار

مذہب میں مجتمع ہے حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی۔ (اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے) اس زمانے میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی و جہنمی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”فساد مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کا فر“

(مکتوبات امام ربانی، کلیات مکتب رضاء، ص: ۱۳۱)

حضرت شاہ احمد سعید نقشبندی مجددی (م رنج الاول ۱۲۷۷ھ) کے حوالے سے

حضرت مفتی اعظم شاہ مظہر اللہ مجددی علیہ الرحمہ مہاجر مدنی تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت شاہ احمد سعید صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں کی صحبت کا معمولی اثر یہ

ہوتا ہے کہ محبت نبی اکرم ﷺ جو دین کا ایک رکن اعظم ہے وہ لحد بہ لحد کم ہوتی جاتی ہے یہاں

تک کہ صرف نام و نشان باقی رہ جاتا ہے جب معمولی ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان کا کیا

عالم ہوگا۔ (رسائل فضل رسول، ص: ۱۵)

قارئین کرام! یہ ایمان افروز باطل سوز ارشادات صلح کلیت پر بجلی گرانے والے ہیں

اس کے مشن کو خاک میں ملانے والے ہیں۔ مسلک و مذہب کے خلاف اس کی تحریک کے

تانے بانے بکھیرنے والے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے سیکڑوں اکابر علماء، فقہاء و اصفیاء

علیہم الرحمہ جو ہماری عقیدتوں کے مرکز ہیں مثلاً علامہ شاہ فضل رسول بدایونی، علامہ شاہ

عبد القادر بدایونی، سیدی شاہ علی حسین اشرفی، امام احمد رضا بریلوی، محدث اعظم ہند، رئیس

المحدثین علامہ محدث احمد سورتی، صدر الافاضل، صدر الشریعہ، علامہ حامد رضا، حضور مفتی اعظم

ہند، ملک العلماء، علامہ مفتی مظہر اللہ مجددی، علامہ دیدار علی الوری اور علامہ شاہ رکن الدین

الوری علیہم الرحمہ والرضوان وغیرہم۔ جو دین کا سرمایہ ہیں مذہب کے چراغ ہیں ڈاکٹر کے

نزدیک سب کے سب غلط بلکہ ہدایت سے دور تھے تو ثابت ہوا کہ موسال سے زیادہ جو کثیر جماعت علما و فقہائے کرام کی ہے (ان کو راہ حق سے بھٹکنے والا) کہنے والا طاہر القادری خود ہی گمراہ ہے اور صلح کلیت کو پھیلا کر بے وینی عام تام کرنے کا بیڑا اٹھانے والا ہے۔ ہم خود اس سے بیزار کی کریں۔ اس کی کتب سے اجتناب کریں۔ اس کے خطاب سے بچیں اور اس کی گمراہ گری سے احباب کو بھی بچائیں۔ اس دور کا یہ سب سے بڑا فتنہ گر ہے مولیٰ تعالیٰ اس کے شر و فساد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

سایہ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے

رحم فرما آلِ رضیٰ مصطفیٰ کے واسطے

طاہر القادری کا امت کے اجماعی دیت کے مسئلہ پر اختلاف اور اس پر مفتیان اسلام کا حکم

الجواب ہو الموفق للنصواب عورت کی دیت مرد سے نصف ہے یہ مسئلہ مسلمانوں میں مفتق علیہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔

پروفیسر طاہر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دیت عورت مرد کی دیت کے برابر ہونے کا ادعیٰ کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی۔

جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہل سنت و جماعت سے خلاف کرے کہ جس پر عمل واجب ہے وہ قطعاً یقیناً اہل سنت و جماعت سے خارج، گمراہ، ضال، مضل، متبع خارج یا معتزلی ہے۔ سنی قادری ہرگز نہیں ہے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے ”فعلیکم بالجماعة فان الله لا يجمع امتی الا علی ہدی“ تم جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی گمراہی پر جمع نہیں ہونے دے گا۔ مگر یہ پروفیسر صاحب شوق اجتہاد سے بدمست ہو کر حدیثوں کے ان تمام احکام کو دانستہ ٹھکرا کر اجماع صحابہ، اجماع ائمہ اربعہ کو نظر انداز کر کے عورت کی دیت مرد کے برابر ہونے سا فتویٰ دے رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

(مولانا مفتی قاری محبوب رضا بریلوی سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی ۱۴۰۸ھ)

الجواب عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود ”اسلام میں عورت کی دیت“ میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں بے شک اجماع کا انکار

کرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے تو بہ واجب ہے۔ (فقیر تقدس علی قادری بریلوی جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیر پور)

قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہے۔ اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور حضرت علی رضی المولیٰ عنہ سے موقوف و مرفوع حدیث منقول ہے جب کہ صحابی کی موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنت و اجماع اور حضرات ائمہ کرام رضی المولیٰ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار کرنا خرق اجماع ہے اور اسلام میں ایک نئے فرقہ کے مترادف ہے اور انشاء کی آب پاشی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ حدیث شریف میں ہے جو امت مسلمہ میں علیحدہ راستہ اختیار کرے وہ ناری ہے اس طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہے تو بے شمار تازغات کھڑے ہو جائیں گے۔

(شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی جامعہ رضویہ فیصل آباد)
حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خاں صاحب مدظلہ العالی مفتی اہل سنت نے تفصیلی فتویٰ جواب بغور پڑھا اور علامہ موصوف نے جو کچھ طاہر القادری کے بارے میں فرمایا فقیر اس کی پر زور تائید کرتا ہے اور یہ کہ ایک نیا فتنہ ملت اسلامیہ میں پیدا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناپاک یہ۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے سے امت مسلمہ کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب حق اہل سنت و جماعت پر قائم رکھے۔ آمین

فقیر ابو الخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفویٰ غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی) ۱۱/ رمضان ۱۴۰۸ھ

نوٹ: درجنوں علماء کرام و مفتیان اسلام نے اس فتویٰ کی تائید و تصدیق کی جو فتنہ طاہری کی حقیقت نامی کتاب میں مدلل و مفصل موجود ہے۔

کیڑے مکوڑوں کی طرح صلح کلیت کے پھیلنے والے فساد کے چند نمونے

ہمارے ادارے منہاج القرآن میں ”جماعت اسلامی“ کے لوگ بھی رکن بن سکتے ہیں۔ اہل حدیث، شیعہ، دیوبندی بھی منہاج القرآن کے رکن ہیں۔

(انٹرویو روزنامہ جنگ، ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء)

میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔

(انٹرویو رسالہ دید و شنید، لاہور، قی راپریل ۱۹۸۹ء)

مذہبی اداروں میں ملنے، بڑھنے اور پڑھانے والے عصری تقاضوں سے نابلد رہے ہیں ان کا دائرہ فقط مسجدوں کی امامت، جمعہ کی خطابت، جنازہ پڑھانے اور قیل خوانی پر تلاوت تک محدود رہ گیا۔ (پمفلٹ تحریکی امتیازات، ص: ۱۰)

جدید تقاضوں کے تحت بذریعہ اجتہاد قرآن و سنت سے استنباط کیا جائے محض تقلید (ائمہ) ہی پر مکمل حاوی و طاری رہی تو علمی صلاحیتیں زنگ آلود ہو کر ناکارہ ہو جائیں گی۔ (کتاب فرقہ واریت، ص: ۲۹)

پروفیسر ایک وکیل ہے اور وکیلوں کی سرشت میں جھوٹ کو بیج اور بیج کو جھوٹ کر دکھائیں حتیٰ کہ اس نے دارالہی مسجد میں خطیب ہونے کے بعد چھوڑی ہے پہلے تو چٹلون پہنتے، ٹائی باندھتے اور دارالہی منڈاتے تھے۔ (پندرہ روزہ المصطفیٰ، اکتوبر، ۱۹۸۷ء)

نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں، اہم چیز قیام ہے

میں قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے، بجود کرے، بقعود کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرتا ہے یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہا ہے یا چھوڑ کر۔ (نوائے وقت میگزین، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

میں جماعت اسلامی سمیت کسی بھی مذہبی جماعت کو نا اہل قرار نہیں دیتا۔ بے شک مولانا مودودی نے بہت کام کیا۔ (انٹرویو جنگ میگزین، ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء)

خالق کون و مکان نے جب سرور کائنات ﷺ کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں وہ اپنی مرضی مسلط کریں تو کسی مبلغ کو یہ کہاں سے حق حاصل ہو گیا کہ وہ دوسروں سے اختلاف رائے کا حق چھین لے۔ (کتاب فرقہ واریت کا خاتمہ، ص: ۸۶)

چھوٹی چھوٹی باتوں کی بنا پر فرقے بنا لینا حتیٰ کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھنا گناہ ہے۔ منصورہ جا کر خطاب کیا۔ ناروے میں دیوبندی مکتبہ فکر کے مرکز میں خطاب کیا۔ (روزنامہ مشرق لاہور، اہم انٹرویو، ص: ۳۶، نومبر ۱۹۸۷ء)

پیشاور میں دیوبندی مکتبہ فکر کے ایک ادارے کا سنگ بنیاد رکھا اور خطاب کیا جو جماعت بنارہا ہوں وہ محض اہل سنت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنی سبھی شامل ہوں گے۔ ہمارے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔ (حفت روزہ چٹان، ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی کا اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضہ ہے ہر بچہ خمینی بن جائے۔

(روزنامہ نوائے وقت، جون ۱۹۸۹ء)

خطرہ کی گھنٹی نامی تین سو صفحات کی کتاب سے مذکورہ شواہد تحریر کئے گئے۔ تفصیل کے لئے اصل کتاب دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں احقاق حق کا حق ادا کیا گیا ہے اور صلح کلیت کی

جڑ و بنیاد اکھیر دی گئی ہے اور مذہب و مسلک کی حقانیت آفتاب نیم روز کی طرح روشن کی گئی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ حق و صداقت کی قبولیت کے لئے دلوں کے دروازے کھول دے اور صلح کلیت کے فساد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

برائے فریب اپنے ادارے سے پروفیسر نے اعلیٰ حضرت نمبر کی اشاعت کی تاکہ سنی سمجھیں کہ شیدائے اعلیٰ حضرت ہے مگر وہ صرف سنیوں کو نزدیک کر کے صلح کلی بنا کر گمراہ کرنے کی چال بازی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دورخی پالیسی کا نمونہ ہے۔ ہرگز اس سے دھوکہ نہ کھائیں۔ ڈاکٹر کا کردار و عمل صرف صلح کلیت کا فروغ ہے۔

باب سوم

تعاقبات

مرکز اہل سنت بریلی شریف کا فیصلہ

طاہر القادری سنیوں کا نمائندہ نہیں

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ



نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ وأصحابہ أجمعین ومن تبعہم
بإحسان إلی یوم الدین۔

اللہم إني أعوذ بك من همزات الشياطين وأعوذ بك رب أن يحضرون۔
ابھی کچھ دیر پہلے بنگلور سے ایک کرم فرما کے فون سے معلوم ہوا کہ جامعہ بلال واقع
بنگلور کے حضرات کو طاہر القادری کے بارے میں میرا تحریری بیان مطلوب ہے، اس سے پہلے
طاہر القادری کے بارے میں میرا زبانی بیان جو انٹرنیٹ پر موجود ہے لوگوں کو پہونچ چکا ہے
جس کے ہوتے ہوئے تحریری بیان کی حاجت نہ تھی، بہر حال حسب فرمائش تحریری بیان حاضر
ہے تاکہ اس بعد کسی کو کوئی عذر نہ رہے اور حجت تمام ہو۔ نام نہاد طاہر القادری کی پذیرائی اہل
سنت کے حلقوں میں سخت موجب حیرت ہے اس لیے کہ یہ کوئی دھکی چھپی بات نہیں کہ نام نہاد
طاہر القادری سنیوں کا نمائندہ نہیں اس کی کتابوں سے خصوصاً ”فرقہ پرستی کا خاتمہ“ جو مدت
دراز سے چھپ کر منظر عام پر آچکی صاف روشن ہے کہ اس کے نزدیک بریلویت،
دیوبندی، شیعیت وغیرہ سب ایک ہیں اس کے بقول ان میں صرف تعبیری تشریحی اختلاف
ہے، دیوبندی طاہر القادری کے نزدیک سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوں تو ہوں اس سے بحث نہیں

سوال یہ ہے کہ دیوبندیوں کے خدا اور رسول کے بارے میں کچھ مخصوص عقائد ہیں مثلاً خدا جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی وہ جھوٹ بول چکا ہے۔ نبی آخر الزماں کا خاتم النبیین ہونا عوام کا خیال ہے نہ کہ اہل فہم کا، اہل فہم کے نزدیک تقدیم و تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا بعد زمانہ نبوی اگر کوئی نبی جدید مبعوث ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا (دیکھو تخذیر الناس) اس کا صاف مفاد یہ ہے کہ حضور آخری نبی نہیں ان کو نبی آخر الزماں ماننا اہل فہم کا عقیدہ نہیں اس میں ان کی کوئی فضیلت نہیں۔ حضور کے بعد نیا نبی مبعوث ہونا ممکن ہے۔ غیب جاننے میں کچھ حضور ﷺ کی تخصیص نہیں بلکہ ایسا علم تو ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے (دیکھو حفظ الایمان) شیطان و ملک الموت کا علم نبی ﷺ سے زیادہ ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب ثابت کرنا شرک ہے (دیکھو براہین قاطعہ)

اس نام نہاد طاہر القادری سے پوچھئے جو اس بات کا دعوے دار ہے کہ بریلوی اور دیوبندی میں صرف تعبیری و تشریحی اختلاف ہے یعنی اس اختلاف کو وہ لفظی بتاتا ہے تو اس کے طور پر یہ اختلاف حقیقی اور معنوی نہیں اس کا صاف مفاد یہ ہے کہ بریلوی اور دیوبندی باہم ایک معنی و مفہوم کے قائل ہیں، اختلاف صرف لفظ میں ہے باعتبار معنی دونوں ہم عقیدہ ہیں اس سے بڑھ کر سفید جھوٹ کیا ہو سکتا ہے؟ ناظرین دیکھیں کہ وہ کس طرح سنیوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے، اور اس سے پوچھیں کہ وہ کون سا سنی ہے جس کا خدا کے بارے میں یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے جو ختم نبوت کا منکر ہو اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نئے نبی کا آنا ممکن چاہتا ہو؟ وہ کون سا سنی ہے جو نبی ﷺ کے علم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کے برابر

بتائے؟ شیطان کے لیے وسعت علم مانے اور نبی کے لئے علم غیب کو مطلقاً شرک ٹھہرائے؟ اسی طرح شیعوں کے مخصوص عقائد میں جن کے ذریعہ وہ منکر ضروریات دین ہونے کے سبب اہل سنت کے نزدیک کافر مرتد، بے دین ہیں ازاں جملہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن ناقص ہے، جبریل امین نے وحی لانے میں خطا کی، حضرت عائشہ صدیقہ جن کی طہارت و برائت پر قرآن ناطق ہے ان کو سخت دشنام و فجور کا الزام لگاتے ہیں اس کے علاوہ بہت سارے عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔

(دیکھو رد الرفضہ، المستند المعتمد، عالمگیری، تحفۃ اثنا عشریہ وغیرہ) نام نہاد طاہر القادری کے نزدیک یہ کوئی بنیادی اختلاف نہیں صرف تعبیری و تشریحی اختلاف ہے (دیکھو اقتباس فرقہ پرستی کا خاتمہ جو تحریر ہذا کے ساتھ منسلک ہے)

طاہر القادری نے اپنے دعوے سے صاف بتایا کہ یہ بنیادی اختلاف نہیں یعنی یہ اختلاف اصول میں نہیں محض فروعی ہے بلکہ اس کے پیش نظر کہ وہ اس کو تعبیری و تشریحی اختلاف کہتا ہے یہ اختلاف ہی نہیں نہ اصولی نہ فروعی بلکہ لفظی اختلاف ہے، اس سے پوچھو کیا وہ قرآن و سنت میں ان معتقدات کی کوئی اصل دکھا سکتا، اگر نہیں دکھا سکتا اور یقیناً نہیں دکھا سکتا تو یہ صرف اہل سنت پر بہتان ہے بلکہ قرآن و سنت پر افتراء ہے یہ سب تو طاہر القادری کے افتراء و ہدیانات کا اس کی ایک کتاب سے نمونہ تھا۔

انٹرنیٹ پر اس کے متعدد بیانات اس دور جدید میں الیکٹرانک میڈیا پر نظر رکھنے والے خصوصاً انٹرنیٹ کے رسیانوں جو انوں کے لیے کچھ ڈھکے چھپے نہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہودی و نصرانی اس کے نزدیک (Believers) اہل ایمان ہیں، اس کی مسجد اس کے یہودی اور عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہے جس میں یہودی و نصرانی کو اپنے مذہب کے

مطابق عبادت کی اجازت ہے۔

یہاں پر نام نہاد طاہر القادری کا وہ بیان بھی ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے جو اس کے آڈیو اور ویڈیو سے خود اسی کے الفاظ میں کچھ لوگوں نے تیار کیا..... کیا اس کے بعد بھی اہل سنت کو کوئی شک ہے کہ نام نہاد طاہر القادری نہ صرف یہ کہ دوسرا مودودی ہے، دیوبندی و رافضی نواز ہے بلکہ یہودی لابی کا ایجنٹ ہے۔ اسی لیے آنجناب کو UNO میں اعزازی عہدہ حاصل ہے۔

یہودی و نصاریٰ اہل ایمان ہیں طاہر القادری کا بیان: منہاج القرآن میں معتقد کرسمس ڈے کے موقع پر یہودی و نصاریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبر پر ایمان لاتے ہوئے، مذہب ان کا کوئی بھی ہو، تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے۔ تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی پر اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نان بی لیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔ تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنت محمد ﷺ کا حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا، تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے ایمان، وحی، آسمانی اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیاء، رسل اور پیغمبروں اور اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا جزا اور سزا پر ایمان رکھنے کا علی ہذا القیاس یہ وہ مشترکات ہیں جن کی بنیاد پر یہ دو عقیدے اور مذہب بہت قریب ہو جاتے ہیں۔

منہاج القرآن کی مسجد یہود و نصاریٰ کے لئے کھلی ہے: طاہر القادری: مزید کہتا ہے: آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ نہیں، آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (Event) کے لئے نہیں کھلی تھی، ابد الآباد تک آپ کے لئے کھلی ہے۔ یہ اس لئے نہیں کھولی تھی کہ ایک وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی۔ اب تو میری کوئی سیاسی محتاجی نہیں ہے۔ آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہے۔ میں تو انہیں جوتے کی نوک پر ٹھکرا چکا ہوں، جو تار مار چکا ہوں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم کیا ہے اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلے رہنے کا اعلان بھی کیا ہے تو اس کا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا، ہمارے ایمان پر مبنی ہوتا ہے۔ (شکر یہ (CD مسٹر طاہر)

اس نے حال ہی میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کو لندن میں پیس فار ہیونٹی کانفرنس کے نام سے جلسہ منعقد کیا جس میں بہت سے الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کو جمع کیا۔ اسی کانفرنس میں اسٹیج پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

Allah means god nothing else it is not special thing for muslim Allah is the Arabic word for god, for brahma, for lord, for the creator you know but you can raise any word spesified for your us remember own religion, so let accordin our lord according to your

and religions to our own traditions remember our god.

یعنی اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں یہ مسلمانوں کے لئے خاص نہیں، اللہ عربی ہے لفظ گاڈ، برہما، لارڈ (رب) یا کریٹر (خالق) کے لئے لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لئے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کر سکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لئے خاص ہو۔ تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں! اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو اس کے بعد مسٹر طاہر اور اسٹیج کے نیچے مجمع نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا جب کہ اسٹیج پر جو کھلے کفار تھے سب خاموش رہے اس کے بعد طاہر اسٹیج پر موجود ایک ہندو پنڈت کی طرف بڑھا اور اسے مانگ دیتے ہوئے کہا:

"Any god you want to say any word probably any name according to your religion"

یعنی کوئی لفظ یا نام تم گاڈ کے لیے لینا چاہتے ہو تمہارے مذہب کے مطابق۔ پنڈت مانگ لے کر ہرے رام ہرے کرشن اور دار آواز میں بولتا رہا (یہ ہندو مذہب کا ایک منتر ہے جسے ہندو رام اور کرشن کی عبادت کرتے ہوئے بطور دعا کہتے ہیں جس کا معنی ہے رام اور کرشن میرے دکھ تکلیف کو دور کرو) جب پنڈت اپنا جاپ ختم کر چکا تب طاہر نے مانگ لے جا کر اسٹیج پر موجود ایک کرچن کو دیا، کرچن نے کہا: "Jesus Jesus Jesus" father god amen یعنی جیسس جیسس جیسس فادر گاڈ امن (عیسائی لفظ جیسس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فادر گاڈ سے اللہ تعالیٰ مراد لیتے ہیں) اس کے بعد مسٹر طاہر مانگ ایک بودھسٹ پجاری کے پاس لے گیا اور پجاری مانگ لے کر نمودہ جائے نمودہ بھائے بولنے لگا۔ گو تم بدھ کی عبادت کرتے ہوئے بودھسٹ ایسا کہتے ہیں جس کا معنی ہے بودھ کو میرا

سجدہ اور محراب۔ اسی طرح اور کفار نے اپنے بد مذہب اور عقیدے کے مطابق اپنے معبود کا نام چنا۔ اس سب کے بعد طاہر نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کیا تو پھر شیخ کے سارے کفار خاموش رہے مگر ایک بودھٹ نمودہائے اوم بدھائے کہتا رہا۔

محمد اختر رضا قادری ازہری



طاہر القادری کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ سے پوچھے گئے

سوالات اور ان کے جوابات

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ

عرض: طاہر القادری نے کہا ہے کہ ہماری مسجد میں یہودیوں اور Christians (عیسائیوں) کے لئے کھلی ہیں کیوں کہ وہ Believers (اہل ایمان) میں سے ہیں۔

ارشاد: وہ اپنے بارے میں خبر دے رہا ہے۔ طاہر القادری یہ کہہ رہا ہے کہ وہ Believers میں سے ہے یعنی ان کو ایمان والا بتا رہا ہے اور قرآن نے جو سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ان کو کافر کہا، تو یہ قرآن کو جھٹلا رہا ہے اور جو قرآن کو جھٹلائے وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ وہ یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر کفر کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے تو شروع سے ہی کلمہ نہیں پڑھا اور یہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے دین سے اور اللہ کے دین سے منحرف ہو گیا ہے۔

عرض: طاہر القادری کو لوگ آج کل اس (مذکورہ بالا) وجہ سے طاہر القادری کہتے ہیں۔ ایسا کہنے میں کوئی کراہت تو نہیں ہے؟

ارشاد: کراہت کیسی؟ وہ پادری ہی تو ہے بلکہ پادریوں سے بدتر ہے اس لئے کہ وہ مسلمان کہلا کر اور کلمہ پڑھ کر یہودیوں اور نصرانیوں کا کام کر رہا ہے، یہودی نوازی اور کرپشن نوازی کر رہا ہے تو وہ حقیقتاً انہیں کا آدمی ہے اور وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہی ہے۔

عرض: حال ہی میں مولانا طاہر القادری نے کئی بیانات میں کہا ہے کہ خلافت کی دو قسمیں

ہیں۔

(۱) سیاسی یا دنیاوی خلافت: وہ کہتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے سیاسی خلیفہ تھے اور آپ کو عوام نے منتخب کیا تھا۔

(۲) روحانی خلافت: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روحانی خلیفہ تھے اور آپ کو اللہ نے منتخب کیا تھا نہ کہ عوام نے۔

اس معاملے میں اہل سنت و جماعت کا صحیح موقف کیا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روحانیت اور ولایت کے اعتبار سے کیا مقام و مرتبہ ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کا بیان بالکل غلط ہے اور وہ بہت غلط انداز سے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ بے ثبوت ہے اور اسے ایک الزام قرار دیا جائے گا جیسے وہ نبی پاک محمد ﷺ کو الزام دے رہا ہے۔ جب کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی خلافت کے لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا اور واضح طور پر ظاہر کر دیا کہ آپ کے وصال کے بعد وہی پہلے خلیفہ ہوں گے۔ اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ ابو بکر پر راضی تھے اور خوش تھے اور آپ نے اپنی حیات مقدسہ کے آخری وقت میں جماعت کو ان کے لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے انہیں اس دینی ذمہ داری کے لئے پسند کر لیا تو ہم نے انہیں اپنے دنیاوی معاملات کے لئے پسند کر لیا۔

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کی تقاریر اہل سنت کے عقائد پر مبنی ہوتی ہیں اور عشق و محبت پر مبنی ہوتی ہیں تو کیا انہیں سننا چاہئے؟ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں۔ تو حضرت کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو بالکل یقینی بات ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں ہے اور وہ سنیت کا نام لے کر اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نام لے کر سنیوں کو گمراہ کر رہا ہے اور وہ اپنی گمراہی میں اب بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ وہ یہودیوں کو Believers (اہل ایمان) کہتا ہے اور عیسائیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور بہت سارے کفریات وہ کہتا ہے لہذا ایسے شخص کی تقریر اگرچہ بظاہر اپنی سمجھ میں کوئی خلاف شرع یا خلاف عقیدہ بات نہ ہو لیکن ایسے شخص کی تقریر سننا اس بات کا موجب ہے کہ دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا اور جب دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا تو شرعاً یہ بھی منع ہے۔

ولانترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ (سورہ ہود، ۱۱۳) جو ظالم ہیں ان کی طرف جھکومت ورنہ تم کو جہنم کی آگ چھوئے گی۔ جب دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا تو ظاہری بات ہے کہ تعظیم اور محبت کے ساتھ ہوگا اور مرتد کی تعظیم کرنا اور اس سے محبت کرنا منافی ایمان ہے اور غارت گر ایمان ہے۔ اس لئے اپنے ایمان کو بچانے کے لیے لوگوں کو چاہیے کہ بد مذہبوں کا لٹریچر پڑھنے، ان کے وعظ اور ان کی تقاریر سننے سے پرہیز کریں۔

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کے مریدین اور مخبین کا اعتراض ہے کہ سیدی تاج الشریعہ اور دیگر علماء کو لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کے بارے میں غلط اطلاعات دیں جس کے مطابق انہوں نے بغیر تحقیق کیے فتویٰ جاری فرمادیا۔ حضرت اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اور وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں؟ کیا صرف دیت ہی کے معاملے میں فتویٰ دیا جاتا ہے یا اور بھی کچھ معاملات ہیں؟ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

ارشاد: دیت کے معاملے میں بھی طاہر القادری نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تبارک و تعالیٰ عنہ کے مذہب کے خلاف لکھا اور طاہر القادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی نے طاہر

القادری کا رد لکھا۔ دیت کے مسئلے میں اختلاف تو غیر مقلدیت ہے اور صرف دیت ہی کا معاملہ نہیں ہے اس کے علاوہ طاہر القادری نے ایک کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ لکھی جو میں نے خود دیکھی اس میں طاہر القادری نے صاف صاف یہ لکھا کہ دیوبندیت، بریلویت اور شیعیت میں کوئی فرق نہیں ہے صرف تعبیری اختلاف ہے اور سب ایک ہیں اور اسی میں یہ لکھا ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے کسی ایک فرقہ کو نجات کا پروانہ نہیں دیا ہے اور ساؤتھ افریقہ میں ہم لوگ (میں اور حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی) موجود تھے اور ہم نے طاہر القادری کو مناظرے کی دعوت دی اور وہ ہمارے سوالات کا جواب بے بغیر وہ وہاں سے فرار ہو گیا اور ہمارے سوالات کا اس نے جواب نہیں دیا اور اب تو یہ بھی متعدد لوگوں سے سنا جا رہا ہے کہ وہ یہودیوں کو Believers یعنی اہل ایمان بتاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور دید و شنید رسالے میں اس نے صاف صاف لکھا ہے کہ میری نماز تو دیوبندیوں، نجدیوں اور وہابیوں کے پیچھے ہو جاتی ہے اور اس کا عمل بھی یہ ہے کہ جب بنوری ٹاؤن میں جاتا ہے تو وہاں نماز پڑھاتا ہے اور منہاج القرآن میں جب بنوری ٹاؤن کے لوگ آتے ہیں تو ان دیوبندیوں کے پیچھے وہ نماز پڑھتا ہے۔ یہ ساری وجوہ محقق ہیں، معلوم ہیں اور ان کے بارے میں یہ ساری باتیں متواتر ہیں۔ ان وجوہ کی بناء پر ہم لوگ طاہر القادری کو سنی نہیں جانتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ ہمیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے اور ہم نے بغیر تحقیق کیے اس کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

عرض: کسی ایسے عالم دین کا جو ڈاکٹر طاہر القادری کو سنی مانتا ہو اور اس کے پروگرام میں بھی شرکت کرتا ہو اس کا انتقال ہو جائے تو کیا اس کے لئے دعائے مغفرت یا فاتحہ پڑھی جائے گی؟

ارشاد: یہ تو اس پر متوقف ہے کہ عالم دین طاہر القادری کے کفر یہ عقائد سے مطلع تھے یا نہیں تھے۔ اگر مطلع تھے تو ان کا حکم وہی ہے جو طاہر القادری کا حکم ہے اور اگر ان کو اطلاع نہیں تھی تو اس صورت میں ان پر وہ حکم نہیں ہے اور ان کی دعائے مغفرت اور ان کے لئے فاتحہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔

عرض: طاہر القادری نے اپنے ایک خطاب میں چیلنج کیا ہے کہ کوئی بھی عالم شریعت کے تحت یا حدیث حسن سے یہ ثابت کر دے کہ ایک قبضہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ کیا اس کا یہ چیلنج درست ہے؟

ارشاد: نہیں، وہ حق پر نہیں ہے۔ اور اس نے نہ صرف حنفی مذہب کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ اس نے تمام ائمہ سے الگ راہ اختیار کی ہے کیوں کہ چاروں ائمہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھنا حرام ہے۔

عرض: طاہر القادری کہتا ہے کہ پیر مہر علی شاہ، علمائے فرنگی محل، مولانا ارشاد حسین رامپوری اور حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو بھی دیوبندیوں کی عبارتیں پیش کی گئیں مگر ان علماء نے پھر بھی سکوت کیا۔ تو جو تکفیر کرتے ہیں وہ بھی صحیح ہیں اور جو سکوت کرتے ہیں وہ بھی ٹھیک کرتے ہیں۔ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ارشاد: طاہر القادری کا بیان غلط ہے اور طاہر القادری نے جن لوگوں کے متعلق یہ بات کہی وہ ناقابل یقین ہے اس پر کان دھرنا جائز نہیں ہے۔

عرض: کیا طاہر القادری کی کتابوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟

ارشاد: یہ مسئلہ تو لوگ بار بار پوچھتے ہیں اور طاہر القادری کے عقائد اور اس کے احوال اور خاص طور سے اب انٹرنیٹ پر اور دوسرے ذرائع سے جو اس کے حالات معلوم ہو رہے ہیں ان کی روشنی میں یہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ طاہر القادری کس قسم کا آدمی ہے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ دین کے لئے کتنا فائدہ مند ہے۔

عرض: ایک پیر صاحب اپنی داڑھی ترشواتے ہیں۔ وہ بد مذہبوں کے پیچھے نماز ادا کرنا درست سمجھتے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ طاہر القادری سنی ہے۔ ان کی بیری اور ان کے مریدوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: اپنی داڑھی حد شرعی (ایک قبضہ) سے کم کرانے کا گناہ کرنے کے باعث وہ شریعت کی نظر میں بیری کا اہل نہیں ہے۔ مزید برآں وہ گمراہ ہے کیوں کہ بد مذہبوں کے پیچھے نماز کے جواز کا قول کر کے اور طاہر القادری کو سنی قرار دے کر اس نے شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کے مریدوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس کی پیروی نہ کریں ورنہ وہ بھی اس کی طرح گمراہ قرار پائیں گے۔

عرض: جدہ کے سیشن میں حضرت سے سوال ہوا تھا کہ ”بد مذہبی حد کفر کو پہنچنے کے بارے میں کچھ تفصیل فرمادیں“ کیا طاہر القادری کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ چکی ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کے مختلف بیانات اور اس کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ یا ”فرقہ پرستی کا خاتمہ“ اس میں بہت سارے مقالات اور کلمات اور عبارت کفر یہ موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک یہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتر یا تہتر فرقوں میں کسی کو نجات کا پیمانہ نہیں دیا، اس طور پر اس کے قول سے یہ لازم آتا ہے کہ نہ اہل سنت ناجی ہیں اور دوسرے بھی ناجی نہیں ہیں۔ اور یہ کہتا ہے کہ جتنے فرقے ہیں سنی اور غیر سنی

ان میں سب میں تعبیری اور تشریحی اختلاف ہے۔ اور باقی سب ایک ہیں اور اس کے علاوہ بہت سارے اس کے کفریات ہیں ”دید و شنید“ وغیرہ میں اور دوسری کتابوں میں اور انٹرنیٹ پر اب تو اس کے اقوال اور اس کے ایکشن اور اس کے کلمات وغیرہ سب دستیاب ہیں۔ وہاں سے آپ جا کر ان کی معلومات کر سکتے ہیں۔ لہذا اس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچنے میں کوئی شک نہیں۔

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کو عوام ان کے عیسائیوں کے ساتھ عیسائی تہوار منانے اور دیگر گمراہیوں کی بناء پر ڈاکٹر پادری کہتے ہیں، تو کچھ حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ پادری کہنا چونکہ کفار سے تشبیہ دینا ہے، لہذا ایسا کہنا تکفیر کے زمرے میں آتا ہے۔ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں کہ ڈاکٹر طاہر کو ڈاکٹر پادری کہنا اس کی تکفیر ہے یا نہیں؟ اور کیا علماء نے ڈاکٹر طاہر کی تکفیر کی ہے یا صرف گمراہی کا فتویٰ ہے۔

ارشاد: ڈاکٹر طاہر القادری نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے کتاب لکھی اور اس میں اس نے کئی جگہ صاف صاف یہ لکھا کہ بریلویت، دیوبندیت اور شیعیت وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ صرف تعبیری اختلاف ہے، تشریحی اختلاف ہے، یعنی اس کے نزدیک دیوبندی جس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچ چکی اور رافضی جن کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچ چکی اور عوام و خواص سب ان کے کفر سے واقف ہیں، وہ ان کو مسلمان سمجھتا ہے، اور سنی صحیح العقیدہ جن کو عوام کی اصطلاح میں بریلوی کہا جاتا ہے، ان سے ملتا ہے یہ اس کا کھلا کفر ہے، اس کے علاوہ دید و شنید وغیرہ میں دیوبندیوں وغیرہم کے پیچھے وہ نماز کو جائز کہتا ہے، بلکہ اپنا عمل بتاتا ہے کہ جب موقع ملتا ہے وہ پڑھ بھی لیتا ہے، اس کے علاوہ اب عوام اور خواص انٹرنیٹ پر اور ویڈیو پر جو اس کے کلمات اور اس کی حرکات اور اقوال و افعال جن سے اس کی کفر نوازی، یہودیت

نوازیں، اور عیسائیت نوازی سے خوب واقف ہیں، اسی بناء پر اس کو پادری کہتے ہیں اور جو لوگ اس کے اقوال کفریہ اور انحرافات شنیعہ کی وجہ سے اس کی وہ تکفیر کرتے ہیں، اس میں وہ حق بجانب ہیں۔

عرض: انٹرنیٹ پر آج کل منہاج القرآن والے ایک سوال کرتے نظر آتے ہیں، کہ شیخ ہاشم البدیر المدنی جن کے خاندان کے پاس چار سو سال سے آقائے دو جہاں صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم کے در اقدس کی چابیاں ہیں وہ مدینہ منورہ سے پاکستان ڈاکٹر طاہر کے ساتھ میلاد منانے آئے اور پھر شیخ ہاشم البدیر نے تین بار اللہ عز و جل کی قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاکٹر طاہر القادری کو سلام بھیجا ہے اور اس کی ویڈیو بھی دکھاتے ہیں۔ تو کیا انہوں نے جھوٹی قسم کھائی اور اگر نہیں تو پھر ڈاکٹر طاہر پر اعتراض کرنے والے کیا ایسے شخص پر اعتراض کرتے ہیں جسے خود سرکار دو جہاں صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم سلام بھیجتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو منہاجیوں کا اپنا خیال ہے، انہوں نے ہاشم البدیر المدنی سے جو بیان منسوب کیا، اس کے بارے میں وہی جان سکتے ہیں، اس پر ہم تبصرہ کیا کر سکتے ہیں اور اس کے جو عقائد فرقہ پرستی کا خاتمہ اور دید و شنید وغیرہ میں ہیں، ان کی پردہ پوشی کا یہ اچھا ذریعہ ہے کہ اس کے بارے میں اب یہ مشہور کر دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام آیا اور یہ سب دروغ بے فروغ ہے اور اس ذریعہ سے اپنے عقائد پر پردہ ڈالنا اور اصل بات کو چھپانا اور اس سے توجہ ہٹانا ہے یہ قابل یقین نہیں۔

عرض: پچھلے سیشن میں حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ ڈاکٹر طاہر القادری کے اقوال و عمل پر تکفیر کرتے ہیں وہ حق پر ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت ان کی تکفیر کی تائید فرماتے ہیں؟

ارشاد: بے شک طاہر القادری کے بکثرت کلمات اور فرقہ پرستی کا خاتمہ جو کتاب اس نے لکھی

اس میں جگہ جگہ اس کے کلمات سے یہی ظاہر ہے کہ بریلویت، دیوبندیت اور شیعیت وغیرہ شیعہ اور دیوبندی جن پر ان کے عقائد کفریہ کی وجہ سے حکم کفر ہے۔ اور علمائے حرمین شریفین نے ان کو کافر کہا، اس کے مکرر کلمات سے یہ ثابت ہے کہ وہ ان کی تکفیر کا قائل نہیں ہے اور دیوبندیوں پر حکم کفر ثابت ہو چکا ہے، اب اس میں جو ان کلمات کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو کافر نہ جانے حسام الحرمین کی رو سے وہ انہیں کی طرح، حکم دیوبندیوں کا ہے وہی حکم اس شخص کا ہے۔

عرض: آج کل ایک اصطلاح ”صلح کلیت“ بہت سنی جا رہی ہے گذارش ہے کہ اس اصطلاح کی وضاحت فرمادیں کہ صلح کلیت کیا ہے؟ اور جو صلح کلی ہے وہ اہل سنت و جماعت میں سے ہے یا نہیں؟

ارشاد: صلح کلی کی اصطلاح آج کل بہت سنی جا رہی ہے، اس کا تیور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سائل یا کوئی صاحب اس لفظ پر معترض ہیں، صلح کلیت کی اصطلاح یہ آج کل کی نہیں ہے بلکہ جب سے ندوہ فارم ہوا اس کی تشکیل ہوئی اور ندوے والوں نے یہ نعرہ دیا کہ وہابی، دیوبندی، رافضی اور سنی سب سے اتحاد فرض ہے، اور سب ایک ہیں عقیدتنا، جب انہوں نے یہ عقیدہ بنایا، تو علمائے اہل سنت و جماعت نے ان کا رد کیا، اور سب سے بڑا حصہ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک و تعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب تاج الفحول بدایونی علیہ الرحمہ کا رہا، ان حضرات نے تقریراً اور تحریراً ندوے کا بھرپور رد کیا، اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس سلسلے میں ایک دو نہیں مستقل متعدد تصانیف ہیں، اور فتاویٰ رضویہ میں مستقل متعدد فتوؤں میں ردِ ندوہ موجود ہے، ندوے کا رد تو شد و مد سے ہوا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے امام اہل سنت اور ان کے حاشیہ نشین، اور ان کے شاگرد اور خلفاء کو اور دیگر علمائے اہل سنت و جماعت کو، کہ انہوں نے ہر بد مذہبی کا رد کیا، اور اس کے

ساتھ ساتھ ردِ ندوہ بھی کیا، اب یہ قرب قیامت ہے کہ اہل سنت و جماعت محدود ہوتے جا رہے ہیں، اور ایسی سوچ والے کہ جن کی سوچ یہ ہے جیسے طاہر القادری اور ان کے مثل بہت سے یہ سوچ رکھتے ہیں کہ دیوبندی، دیوبندیت، بریلویت، وہابیت اور شیعیت ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہ تعبیری اختلاف ہے یہ تشریحی اختلاف ہے اور سب کو ایک کرنا چاہتے ہیں اور اس قسم کے لوگ اب بہت زیادہ پھیل رہے ہیں، تو جو یہ عقیدہ رکھے کہ وہابی بھی صحیح ہے، دیوبندی بھی صحیح ہے، رافضی بھی صحیح ہے اور سنی بھی صحیح ہے تو وہ سنی نہیں ہے باقی وہ سب کچھ ہے۔

طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی گنجائش نہیں

حضور محدث کبیر دام ظلہ

حضرت مولانا ابوالفضل اولنا مفتی ولی محمد صاحب زید مجدد العزیز نے قند طاہری کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس سے میں پورے طور پر متفق ہوں۔ مولانا موصوف بہت ہی محتاط متدین عالم دین ہیں۔ بے تحقیق کوئی حکم نہیں لگاتے اور میں بھی بے تحقیق کامل کسی کی تائید کا قائل نہیں ہوں۔

طاہر القادری جو عرصہ سے گمراہ گری میں مصروف ہے اور اس کے کفریات بھی کئی اقسام کے ہیں۔ وہ دیوبندیوں کے صریح کفریات کو نہ کفر مانتا ہے نہ ان کے صریح کفریات پر مطلع ہو کر ان کی تکفیر کرتا ہے۔ اور نہ ردافض کی تکفیر کرتا ہے جب کہ ان کے اجماعی قطعی یقینی کفریات موجود ہیں۔ مثلاً قرآن مجید کو موجودہ ردافض ناقص تحریف کردہ کہتے ہیں۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کھل کر تہمت بدکاری لگاتے ہیں جس سے قرآن کی کھلی تکذیب ہے۔ اسی طریقے سے ان کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت سے انکار بھی قرآن مجید کی صریح تکذیب ہے۔ دیانہ و ردافض اور سنیوں کے اختلافات کو وہ صرف فروغی بلکہ صرف تشریحی قسم کا اختلاف کہہ کر کفر کو اسلام ثابت کر رہا ہے۔ پھر اس نے ان یہود و نصاریٰ کو جو رسالت محمدی و قرآن اور اسلام کے منکر ہیں صاحب ایمان قرار دیا ہے اس کے بعد یہ بھی کہا کہ ہماری مسجدیں نصاریٰ کے لیے ہر وقت کھلی ہیں کہ نصاریٰ اس میں اپنے طریقہ کی عبادتیں جب چاہیں کریں اس کے معنی یہی ہے کہ طاہر ان کے طریقہ کو پسندیدہ اور مقبول مانتا ہے اور مسجدوں کو ان کی مشرکانہ عبادت کے لیے موزون و مناسب قرار دیتا ہے۔ دنیا کے باطل پرست مشرکوں کو خدا پرست قرار دیا ہے وغیر ذالک۔ ان حقائق کی

موجودگی میں طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
 سنی کہلانے والے کم علم بے بصیرت چند مولوی اس کے گفریات صریحہ کے ہوتے
 ہوئے اس کی حمایت پر کمر بستہ ہیں وہ اپنے ایمان کی خیر لیں۔
 بھیڑ میں کم بخت کے ہاتھ سے ایمان گیا

سنیوں پر لازم ہے کہ طاہر القادری سے بچیں اور اس کے حامی مولویوں کا بھی
 بائیکاٹ کریں اور اسی میں اپنے دین و ایمان کی سلامتی چاہیں۔

حضرت مفتی ولی محمد صاحب زید مجدہ نے طاہر القادری کی کافرانہ تحریک کے خلاف
 اقدام فرما کر قوم مسلم پر احسان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ کم از کم
 قوم مسلم کو چوکنا کرنے کے لیے یہی امر کافی ہے کہ سلمان رشدی و تسلیمہ نسرین کے لیے جو
 سکورٹی حکومت نہ مہیا کر رکھی ہے۔ طاہر القادری کے لیے ان سے بھی زائد سکورٹی کا نظم ہے۔
 مسلمانوں کے ساتھ دکامان ہند کی اب تک جو مہربانیاں رہی ہیں اس کے پیش نظر یہ سمجھنا بہت
 آسان ہے کہ مسلمانوں کے ایمانی تشخص کو تار چر کرنے کے لیے حاکمان وقت نے ایک نئی
 تدبیر کا آغاز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہے۔

ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ

وارد حال باسنی، ناگور شریف

طاہر القادری کے اقوال سواد اعظم اہل سنت و جماعت سے

خارج ہونے پر روشن دلیل ہیں

حضرت مفتی شبیر حسن رضوی

پروفیسر طاہر القادری صاحب کی جانب جو اقوال و افعال منسوب ہیں اور ان کی جانب حوالہ جات کے ساتھ جن اقوال و افعال کا انتساب ہے اگر وہ واقع اور نفس الامر کے مطابق ہیں کہ انہیں کے اقوال و افعال ہیں تو قطعاً سنی صحیح العقیدہ نہیں بلکہ وہ گمراہ، گمراہ گمراہ اور دائرۃ ایمان و اسلام سے خارج ہیں۔

حضرت علامہ مفتی محبوب رضا صاحب قادری رضوی مصطفوی بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی، پاکستان نے اپنے فتویٰ مبارکہ مرقومہ ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۸ مارچ ۱۹۸۸ء میں پروفیسر طاہر القادری سے متعلق سوالات کے جوابات رقم فرمائے ہیں وہ جوابات حق و صواب و مطابق احکام شرعیہ و موافق مذہب اہل سنت و جماعت ہیں۔ کفر التزائم و کلامی کے قائل کی تکفیر قطعی، اجماعی ہے، اس میں شک و تردد کو دیدہ و دانستہ جگہ دینا اور شک کرنا خود دائرۃ اسلام و ایمان سے خارج ہو جانا ہے۔ ”من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر“ امام اہل سنن فخر زین و زین، مقتدائے عارفان روزگار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں قدس سرہ اپنے رسالہ مبارکہ ”الاستمداد علی احوال الارتداد“ میں فرماتے ہیں:

کتنے مذہب روت ٹھہرے فقہ و کلام میں آتے یہ ہیں

اور اس پر تحشیہ فرماتے ہوئے شیخ الاسلام و المسلمین حضور سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”حکم ارتد او فتنی وکلامی میں فرق ہے جس لفظ کے طاہر معنی کفر ہوں تاویل کی گنجائش نہ رکھتا ہو یعنی اس کے لیے کوئی تاویل صحیح نہ ہو کہ تاویل فاسد کو یہ نہ کہیں گے کہ اس میں تاویل کی جگہ ہے۔ فقہاء اس پر تکفیر کرتے ہیں لیکن متکلمین کتنی ہی تاویل بعید ہو جب تک عرفا حد امکان میں ہو اسے موجب احتیاط جانتے ہیں ہاں تاویل معذرت کہ حقیقتاً تاویل ہی نہیں ہوتی اسے کوئی نہ سنے گا اس پر تکفیر قطعی اجماعی ہے یہی وہ کافر ہے کہ اس کے کفر و عذاب میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ مصرع دوم میں انہیں قسموں کی طرف اشارہ ہے۔ (الاستمداد، ص: ۹)

پروفیسر طاہر القادری صاحب کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ اس کے صفحہ ۶۵ میں کہتے ہیں بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک و مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں الخ۔ اور اپنی کتاب مذکور میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ خالق کون و مکان نے جب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں الخ۔ اور پروفیسر صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں شیعہ اور وہابی علما کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (رسالہ دید و شنید، لاہور، ۱۱۹۳ء) اور اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، ماہ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ) اور پروفیسر صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں فرقہ واریت پر اہانت بھیجتا ہوں، میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور کی امت کا نمائندہ ہوں (حوالہ مذکورہ) نیز پروفیسر صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ ”میں حقیقت یا مسلک اہل سنت و جماعت کے لیے کام نہیں کر رہا ہوں (نوائے وقت میگزین، ص: ۴، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء حوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ) ان سب اقوال و عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ پروفیسر طاہر القادری صاحب سنی صحیح العقیدہ نہیں ہے بلکہ وہ دائرۃ اسلام و ایمان سے خارج ہیں کیونکہ ان کا یہ کہنا کہ تمام مسالک و مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے یہ بالکل سراسر غلط و باطل ہے۔ کیونکہ بہت سے فرقہ ضالہ کے عقائد و نظریات مذہب اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات کے

معارض و مناقض ہیں مثلاً دیانہ وغیرہ کے عقائد و نظریات اہل سنت و جماعت کے عقائد کے ایک دم خلاف ہیں، ہمارا ان کا اختلاف بنیادی اختلاف ہے جیسا کہ حضرت مجیب عالم علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس کی تفصیل بیان فرمادی ہے اور امام عشق و محبت کی کتب حسام الحرمین وغیرہ سے بین و ظاہر کا شمس والامس ہے، لہذا ان کے اقوال مذکورہ کفر کو ایمان بتانا ہے، باطل و عاقل کو حق کہنا ہے، اور حق جاننا ہے، اور کفر کو ایمان کہنا، جاننا، باطل و عاقل کو حق و صواب، دیدہ و دانستہ کہنا، جاننا جمع بین الہدین و اجتماع نقیضین کا قول کرنا ہے اور خود کافر ہو جانا اور دائرۃ اسلام و ایمان سے نکل جانا ہے اور کفر کا لبادہ اوڑھنا ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر کما ذکرہ المحیط بالعلام علیہ الرحمۃ والرضوان۔ اور پروفیسر صاحب کا یہ کہنا کہ جب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں اس لیے یہ بھی غلط و باطل و عاقل ہے کہ بہت سے نصوص کی تکذیب ہے کیونکہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختار کائنات ہیں، کائنات کے ذرے ذرے پر ان کی حکومت و حکمرانی ہے جس شئی کو جس کے حق میں چاہیں حلال فرمادیں اور جس شئی کو جس کے حق میں چاہیں حرام فرمادیں، وہ آمر و ناہی ہیں، قانون داں اور قانون ساز دونوں ہیں، امور شرعیہ تو مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیار اور ان کی قدرت میں ہیں ہی بلکہ امور مملوکیہ بھی ان کے قبضہ اور قدرت میں ہیں۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس باب میں اگر کسی کو تفصیلی معلومات حاصل کرنا ہے تو وہ امام عشق و محبت کنز الالکر امت جبل الاستقامت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں قدس سرہ کی کتب مبارکہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری، اور الامن والعلی و منیۃ اللیب وغیرہا کا مطالعہ کرے آنکھیں ٹھنڈی اور قلب روشن ہو جائے گا نیز پروفیسر صاحب کا یہ کہنا کہ میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسندی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے

پیچھے نماز پڑھتا ہوں، یہ بھی ان کے خارج از اسلام اور ایمان ہونے پر بین دلیل ہے، کیونکہ نماز کی صحت کے لیے ایمان شرط ہے اور ایمان سچی محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام ہے۔ مذکورہ فرق ضالہ والوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور اسے پسند کرنا یہ ان کو مومن و مسلمان جانا، سمجھنا، ماننا ہے۔ اور کفر قطعی اجتماعی کے کافرین کو مومن و مسلم جانا، ماننا خود دائرۃ اسلام سے نکل جانا ہے ”من شک فی کفره و عذابه فقد کفر“ اور پروفیسر صاحب کا یہ فرمانا کہ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں، میں کسی فرقہ کا نہیں اٹخ، اور یہ بھی ان کا فرمانا کہ میں حنفیت یا مسلک اہل سنت و جماعت کے لیے کام نہیں کر رہا ہوں۔ یہ دونوں ان کے اقوال ان کے سوا اعظم اہل سنت و جماعت سے خارج ہو جانے پر روشن دلیل ہے، کیونکہ فرقہ ناجیہ سوا اعظم و اہل سنت و جماعت ہی کے اشخاص و افراد ہیں، جیسا کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد جلیل ما انا علیہ و اصحابی اس پر دلیل قاطع ہے، لہذا پروفیسر صاحب اپنے اقوال و افعال کی روشنی میں بعض میں لزوم کفر اور بعض میں التزام کفر کی بنا پر خارج از اسلام و ایمان ہے۔ اور حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا صاحب قادری رضوی مصطفوی بریلوی سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان نے طاہر القادری سے متعلق کیے گئے استفتا کے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ حق و صواب مطابق حکم شرع مطہر ہے اور مجیب العلام مصیب و مثاب ہیں۔

فقط

شبیر حسن رضوی غفرلہ القدیر القوی

بجاء حبیبہ النبی صلی علیہ المولوی العلی الولی

خادم الجماعة الاسلامیہ، قصبہ روناہی، فیض آباد، (یو پی)

پروفیسر طاہر القادری صاحب کی جانب جن اقوال کی نسبت کی گئی ہے اگر یہ نسبت صحیح و درست ہے تو پروفیسر صاحب کے خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

وحسی احمد و تبسم صدیقی

خادم الجامعۃ الاسلامیہ قصبر روناہی، فیض آباد (یوپی)

تائیدات

اساتذہ: الجامعۃ الاسلامیہ قصبر روناہی، فیض آباد، یوپی

فقہ: شیخ حسن رضوی فخر القدر القوی

ہجاء: حبیب الرحمن صلی علیہ وسلم العلی الولی

خادم الجامعۃ الاسلامیہ قصبر روناہی فیض آباد (یوپی)

پروفیسر طاہر القادری صاحب کی جانب جن اقوال کی نسبت کی گئی ہے اگر یہ نسبت صحیح و درست ہے تو پروفیسر صاحب کے خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

وحسی احمد و تبسم صدیقی

خادم الجامعۃ الاسلامیہ قصبر روناہی فیض آباد (یوپی)

اساتذہ: شیخ حسن رضوی

ہجاء: حبیب الرحمن

خادم الجامعۃ الاسلامیہ قصبر روناہی فیض آباد (یوپی)

صحیح الجواب

محمد رفیع خان رضوی

خادم الجامعۃ الاسلامیہ قصبر روناہی فیض آباد (یوپی)

ڈاکٹر طاہر القادری کو ہرگز اپنا نہ سمجھیں

حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب رضوی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پروفیسر ڈاکٹر طاہر اپنے اعلانات اور معمولات کے مطابق گمراہ و بے دین ہے اس نے اجماع امت کا انکار کر کے گمراہی خرید لی اور یہود و نصاریٰ کو اپنا بھائی کہہ کر اور اپنی تقریب میں ان کو بلا کر ان کا انتخاب و اکرام کر کے یہی نہیں بلکہ ان کو مسلمانوں کا بھائی کہہ کر صریح طور پر قرآن کی خلاف ورزی کر کے کفر خرید لیا۔ قرآن کریم تو کھلم کھلا انہیں کافر بتاتا ہے اور یہ ظالم انہیں کافر نہ کہہ کر اپنا بھائی قرار دے کر ان کی تقریبوں میں شامل ہوتا ہے اور اپنی تقریبات میں ان کو شامل کر کے انہیں اپنا بھائی قرار دیتا ہے اور اپنی مسجد ہمیشہ کے لیے ان پر کھول کر ان کے عقیدہ کے مطابق انہیں عبادت کرنے کی کھلی چھوٹ دیتا ہے۔

اور موجودہ دور کے رافضیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں کو اپنا ہم عقیدہ تسلیم کرتے ہوئے ان کے ساتھ نماز پڑھنے کو صحیح قرار دیتا ہے اور موقع ملنے پر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو صحیح و درست قرار دیتا ہے جب کہ یہ حقیقت ہے کہ ان بد مذہبوں کے عقائد کفریہ ہیں۔ انہوں نے اللہ عزوجل کی شان میں گستاخیاں کی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اس لیے یہ غلامی اہل سنت کے مطابق بلاشبہ گمراہ بلکہ کافر و مرتد ہیں۔ اس کے باوجود ان کے اور اہل سنت کے اختلافات کو فروغی کہہ کر زبردست دھوکہ دیا ہے۔ حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی کے مضمون کو میں نے از اول تا آخر پڑھا۔ میں اس سے پورے طور پر متفق ہوں اور اہل سنت و جماعت کے ہر فرد سے میری گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر طاہر کو ہرگز ہرگز اپنا نہ سمجھیں بلکہ اس کا اور اس کے ماننے والوں کا پورا پورا بایکات کریں اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقط

(مفتی) قدرت اللہ رضوی، شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا، یوپی

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

فتویٰ جامع اشرف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل عبارات کے تحت لکھے سوالات کے بارے میں؟ زید اپنی ایک کتاب کے صفحہ ۲۴ پر رقم طراز ہے:

یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشیں کر لینی چاہئے کہ خدا اور رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ محض فلاں مسلک سے متعلق ہونے کی بنا پر جنت کا حقدار ہے تو یہ اس کی خام خیالی اور خود فریبی ہے۔

سوال: کیا واقعی خدا اور رسول نے کسی فرقے کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا؟ اگر نہیں تو پھر حدیث پاک مستفترق اُمّی کا کیا مطلب ہے؟

صفحہ ۲۵ پر لکھتے ہیں:

بخشش اور مغفرت کا دار و مدار کسی طبقے یا فرقے کے عنوان کی بنیاد پر نہیں بلکہ ہر شخص کے ذاتی عقیدے اور عمل صالح کے باعث خدا کے فضل و کرم پر ہے نجات کی کسوٹی یہ نہیں کہ وہ کسی فرقے میں سے ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ خدا اور رسول کی تعلیمات کے کتنا قریب ہے؟ سرور دو جہاں ﷺ کی محبت و اطاعت میں کس قدر سچا ہے اور اپنے فکر و عمل سے دین اسلام کا کس قدر تبع اور وفادار ہے۔

اسی صفحہ پر آگے لکھا ہے:

یہ حقیقت ہے کہ وحدت ملی کے تصور کو فرقہ پرستی کے ہاتھوں ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے یہ لعنت ہماری زندگی کے لئے زہر ہلاہل کا درجہ رکھتی ہے۔

سوال: کیا واقعی بخشش اور مغفرت کا دار و مدار کسی طبقے یا فرقے کے عنوان کی بنیاد پر نہیں

ہے؟ تو پھر حدیث ما انا علیہ و اصحابی کی بنیاد پر فرقہ ناجیہ جماعت اہل سنت کی بخشش و مغفرت کا دار و مدار رکھنے کا کیا مطلب؟ کیا نجات کی کوئی مصنف صاحب جو بیان کر رہے ہیں یہ درست ہے؟

سوال: مصنف زید یہاں جس فرقہ پرستی کے خاتمہ کی بات کر کے وحدت ملی قائم کرنے کو کہتے ہیں جب کہ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہتر جہنمی ہوں گے تو کیا ان بہتر کو ملا کر وحدت ملی قائم کرنا جائز ہے؟

صفحہ ۲۶ پر مصنف صاحب لکھتے ہیں:

اتحاد و اخوت کے فروغ اور فرقہ پرستی کے خاتمہ کے لیے درج ذیل اصول و ضوابط پر مشتمل ایک لائحہ عمل تیار کیا جانا چاہیے اصول عقائد و اعمال کے مشترک پہلو اور بنائے اتحاد۔

سوال: ضروریات دین کے منکرین (جیسے وہابی، قادیانی، شیعہ وغیرہ) کے ساتھ بعض عقائد و اعمال مثلاً اللہ کے ایک ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کے رسول ہونے قرآن کے کلام اللہ ہونے، خانہ کعبہ کے قبلہ ہونے پر اشتراک پر اتحاد ممکن ہے؟ جو ایسے اشتراک پر اتحاد کی بات کرے از روئے شرع اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی

محمد شبیر علی رضوی ٹیل

اڈیش ماہنامہ برکات خولجہ گجراتی

ویا ورا، بھروچ، گجرات 9427464411 Mob. :

الجواب بعون الملک الوہاب: ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے اس طرح نصاریٰ بھی تقسیم ہو گئے اور میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو ٹھیک ٹھیک وہی سب کچھ درپیش ہوگا جو بنی اسرائیل کو یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں کوئی ایسا شخص گزرا ہو جو اعلانِ اپنی ماں سے مرتکب ہوا ہوگا تو میری امت میں ایسا شخص ہوگا جو یہ بدکاری کرے گا، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئی اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی وہ سارے جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سا فرقہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو اس طریقہ پر ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ مذکورہ عبارتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امت محمدیہ بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں صرف ایک فرقہ جنتی ہے باقی تمام فرقے والے جہنمی۔ جنتی فرقہ اہل سنت و جماعت ہے۔ ملا علی قادری قدس سرہ نے مرقات میں حدیث مذکور کے تحت جنتی فرقہ کے متعلق لکھا ہے ”ولا شک ولا ریب انہم ہم اہل السنۃ والجماعۃ“ یعنی اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کے طریقہ کو اختیار کرنے والی جماعت اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ اہل سنت و جماعت و دیگر باطل فرقے کے درمیان اختلاف اصول اور عقائد میں ہے نہ کہ صرف فروغی مسائل اور احکام فقہیہ میں اہل سنت و جماعت کے علاوہ تمام باطل فرقے والے اپنے غلط عقائد کے سبب جہنم کے مستحق ہیں اگرچہ اہل سنت و جماعت کے بعض افراد بھی جہنم میں جائیں گے لیکن وہ اپنے

بد اعمالی کے سبب جہنم میں جائیں گے نہ کہ بد عقیدگی کے سبب۔

اسلام کے تمام فرقوں نے اپنے کو اسلام کے نام سے نامزد کیا ہے لیکن وہ سب مسلمان نہیں ہیں مثلاً خوارج کے وہ گروہ جو حد سے بڑھ گئے ہیں اور وہ اس کے قائل ہیں کہ نماز صرف ایک رکعت صبح اور ایک رکعت شام کو ہے۔

مذکورہ عبارتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گمراہ فرقوں کے تمام لوگ مسلمان نہیں ہیں وہ لوگ جو اصول دین اور ضروریات دین میں سے اہل سنت و جماعت سے اختلاف رکھتے ہیں ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا واجب ہے اور باقی لوگوں کی صرف تفصیل و تفسیق کی جائے گی۔

مذکورہ بالا عبارتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انیسٹھوی، رشید احمد گنگوہی دین اسلام سے خارج کافر و مرتد قرار دیا ہے اس لیے کہ ان لوگوں نے اصول دین اور ضروریات دین میں اہل سنت و جماعت سے اختلاف کیا ہے۔ اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین ماننا اور رسول اکرم ﷺ کی توہین نہ کرنا اصول دین و ضروریات میں سے ہے۔ رہ گئے وہ لوگ جو اکابر دہلیہ کی کفریہ عبارتوں سے ناواقف ہیں اور دیوبندی کی ظاہری صورت کو دیکھ کر لوگوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ فاتحہ، نذر و نیاز و دیگر فروعی عقائد میں دیوبندیوں کی پیروی کرتے ہیں وہ صرف گمراہ و بد عقیدہ ہیں۔ اکابر اہل سنت و جماعت کا نیاز، فاتحہ و فروعی عقائد میں دیوبندیوں سے اختلاف کرنا اور ان لوگوں کی تفصیل و تفسیق کرنا منصفانہ، عادلانہ اور شرعی تقاضہ کے مطابق ہے۔ اس لیے کہ قرآن و حدیث میں ایسے لوگوں کی مدح سرائی کی ہے۔ ملا علی قاری نے بدعت محرمہ کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ”وَأَمَّا مَحْرَمَةُ كَمَذْهَبِ الْحَبَرَةِ وَالْقَدَرِيَّةِ وَالْمَرْجُومَةِ وَالْمَجْسُوفِ الرَّدِّ عَلَى هَؤُلَاءِ“

من البدع الواجبة لأن حفظ الشريعة من هذه البدع فرض كفاية۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج ۱: ص ۱۷۸)

سوال میں مذکور زید کا گمراہ، بد عقیدہ، صلح کلیت کی تعلیم دینے والا ہونا قطعاً یقیناً ثابت ہے۔ اس پر اپنے قول سے رجوع اور توبہ استغفار واجب ہے اگر یہ ثابت ہے کہ زید ان دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں کو جان بوجھ کر مسلمان سمجھتا ہے جو اصول دین اور ضروریات دین میں اہل سنت و جماعت سے اختلاف رکھتے ہیں تو اس پر کفر کا حکم دیا جائے گا اور اس پر توبہ تجرید ایمان واجب ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و علمہ اتم و احکم۔
(تلخیص)

کتبہ

محمد شہاب الدین اشرفی

شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتاء جامع اشرف

درگاہ کچھوچھو شریف، امبیڈ کرنگر، یو پی

۱۹ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

پروفیسر طاہر القادری! ایک لمحہ فکر یہ

از: علامہ محمد احمد مصباحی، مفتی محمد نظام الدین رضوی، علامہ یحییٰ اختر مصباحی
ہندوستان (ہند، پاک و بنگلہ دیش) کے اندر اسلام کی روشنی عہدِ صحابہ کرام میں پہنچی
اور اسلامی دعا و مبلغین و صوفیہ و مشائخ عظام کی مخلصانہ دعوت و تبلیغ کے ذریعہ ہزاروں
لاکھوں افراد مشرف بہ اسلام ہوئے اور شب و روز یہ تعداد بڑھتی اور ہر خطہ ہند میں اسلام کی
روشنی پھیلتی چلی گئی۔

ایک طویل مدت کے بعد مسلم تاریخ ہند میں اسلام کی صورت مسخ کرنے اور اہل
اسلام کی شناخت ختم کرنے کا ایک سنگین حادثہ و مرحلہ اُس وقت پیش آیا جب مغل بادشاہ جلال
الدین محمد اکبر نے اپنے دربار میں ہر مذہب کے پیشواؤں کو جمع کر کے ان کے مذہب کی
تعلیمات و احکام سننے کا ایک سلسلہ شروع کیا اور خود اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سب
کی اچھی باتوں کا انتخاب کر کے کیوں نہ میں خود ہی ایک مذہب بنالوں اور اسے سارے
ہندوستان میں رائج کر دوں۔ چنانچہ اس نے ”دین الہی“ کے نام سے ایک ”مجموعہ مرکب“
تیار کرایا اور شاہانہ سرپرستی میں اسے پھیلانے کے اس نے سارے انتظامات بھی کر دیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جو اے خیر دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے حضرت شیخ عبدالحق
محدث دہلوی و مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی کو کہ ان دونوں حضرات نے
خصوصاً اور بعض دیگر حضرات نے عموماً اس فتنہ کا اپنے انداز میں مقابلہ کیا اور اس کے امنڈتے
ہوئے سیلاب سے مسلم آبادیوں کو محفوظ کر دیا۔

مسلمانان ہند صدیوں بعد دوبارہ اس طرح کے حالات سے اُس وقت دوچار
ہوئے جب ۱۹۴۰ء میں تحریک ترک موالات جسے تحریک عدم تعاون، (نان کو آپریشن

موومنٹ) بھی کہا جاتا ہے، اس کی آندھی چلی اور اس کے بعض لیڈروں نے ایک ایسا نیا مذہب بنانے کی درپردہ سازش کی جو ہندو مسلم کا فرق و امتیاز مناد ہے اور سنگم و پریاگ کو مقدس مقام قرار دے۔ اس نازک موڑ پر امام اہل سنت مولانا الشاہ محمد احمد رضا قادری برکاتی بریلوی (وصال ۱۳۳۰ھ ۱۹۴۱ء) اور آپ کے بعض دیگر ہم خیال علماء و مشائخ اہل سنت نے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ اس فتنہ کی سرکوبی کر کے مسلمانان ہند کے ایمان و عقیدے کو محفوظ رکھا اور استقامت دینی و غیرت ملی کا عظیم نمونہ پیش کیا۔

ذہانت اور صلاحیت اللہ رب العزت کی عطا کردہ ایک بڑی نعمت ہے جس کا صحیح استعمال خلق خدا کے لئے باعثِ رحمت ہے۔ بندہ مومن اور عالم ربانی اس عطیہ خداوندی سے ساری انسانیت کو فیض پہنچا کر باعثِ رشد و ہدایت بنتا ہے اور اسے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام سے قریب کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب سلامت فطرت، سعادتِ قلب اور توفیقِ الہی اسے حاصل اور شریکِ حال ہو۔

بعض اوقات یہ ذہانت اور صلاحیت انسان کے لئے فتنہ و آزمائش کا سبب بن جاتی ہے۔ وہ اپنے علم و عقل پر بے جا اعتماد کر کے خود سری کا شکار ہو جاتا ہے، اسلاف و اکابر کی حرف گیری و انگشت نمائی اس کا مشغلہ بن جاتا ہے، کچھ نیا کر گزرنے اور اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کر کے ان کے درمیان مشہور و مقبول ہونے کا جذبہ اسے راہِ حق اور راہِ اعتدال سے دور کرنے لگتا ہے۔ مسلمہ حقائق اور متفقہ احکام سے عدول اور انحراف کر کے اپنی تحقیقات اور نئے خیالات پیش کرنے لگتا ہے، جمہور علماء اور فقہائے اسلام کے بالمقابل اپنے مزعومہ اجتہاد پر اصرار کرنے لگتا ہے، اپنے خفیل اور زور بیان و قوتِ تحریر کا مظاہرہ کرتے ہوئے سوا و اعظم اہل سنت کے درمیان اپنا ممتاز مقام بنا کر اپنی ایک مخصوص جماعت بنانے کی تدبیر کرنے لگتا

ہے اور رفتہ رفتہ ہم مزاج و ہم خیال افراد کو منظم کر کے ایک نئے فرقے کا بانی بن جاتا ہے۔ اس طرح کی متعدد مثالیں خود ہمارے ہندوستان (متحدہ ہندوستان بشمول ہندوپاک و بنگلہ دیش) کے اندر موجود ہیں جنہیں عوام و خواص اچھی طرح جانتے ہیں۔

پندر علم اور عقلیت پرستی نے ہندوستان کی جن معروف شخصیتوں کو اپنی گرفت میں لے کر انہیں غلط راہ پر ڈالا اور اپنی ”تحقیق و اجتہاد“ کا نشہ جنہیں صحیح منزل سے بہت دور لے گیا ان میں سرسید احمد خاں و عنایت اللہ مشرقی و ابوالکلام آزاد کے نام نمایاں ہیں۔ موجودہ لوگوں میں اسی طرح ایک نام وحید الدین خان (نئی دہلی) کا بھی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے لوگوں کی آفتوں و بلاؤں اور ان کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور انہیں اپنے اسلاف و اکابر اہل سنت کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحاجہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ادارہ منہاج القرآن لاہور کے بانی پروفیسر طاہر القادری اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ پاک و ہند اور بعض دیگر ممالک کے بہت سے مسلمانوں کے لئے مرکز توجہ بنتے جا رہے ہیں۔ ان کے خیالات بہت لوگوں کے دل و دماغ کو متاثر کرتے ہیں۔

پروفیسر طاہر القادری کی کتاب زندگی اور مجموعہ خیالات کا ایک پہلو یہ ہے کہ انہوں نے بعض عقائد و معمولات اہل سنت کو اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ بڑے ہی مدلل و پرکشش انداز میں پیش کیا جس کا اثر یہ ہے کہ بہت سے سنی مسلمان انہیں مذہب اہل سنت کا بہترین مبلغ اور ترجمان سمجھنے لگے ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ ان کی تحریر و تقریر کے ذریعہ ایک نئے قسم کا رجحان پیدا ہو رہا ہے اور نئے خیالات جنم لے رہے ہیں۔ ان کی ”تحقیق و اجتہاد“ سے انتشار و فتنے کے نئے

دروازے کھل رہے ہیں اور دینی و علمی حلقوں میں ان کی ذات اور فکر و تحریر ایک موضوع بحث بنتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت پاک و ہند کسی بڑے خطرے کی بو محسوس کرنے کے بعد سے ہی سخت اضطراب و بے چینی میں مبتلا ہیں اور اس کا سد باب کرنے کے مختلف تدابیر پر تبادلہ خیال اور غور و فکر کر رہے ہیں اور پاکستان میں اپنے مضامین اور رسائل و کتب کے ذریعہ برسوں سے اظہار خیال بھی کر رہے ہیں۔

ابھی تازہ واقعہ یہ ہوا کہ پروفیسر طاہر القادری نے انگلستان میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی ایک مشترکہ کانفرنس کی جس میں سب نے اپنے اپنے عقائد کے مطابق شرکاء و حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق دعائیں کیں۔ اس کانفرنس میں بعض محرّمات و کفریات کا بھی ارتکاب ہوا جنہیں پروفیسر طاہر القادری نے برداشت کیا اور ان کی طرف سے کسی تردید و انکار کا اظہار نہیں ہوا۔ سی ڈی میں کانفرنس کی روداد اور ان کے مناظر دیکھے سنے جاسکتے ہیں۔ یہ سی ڈی ہندوستان میں بھی گشت کر رہی ہے اور اسے باسانی حاصل کر کے کوئی بھی شخص بالذات خود سب کچھ دیکھ سُن سکتا ہے۔

پروفیسر طاہر القادری کی تجبّد و پسندی اور ان کی ”تحقیق و اجتہاد“ کا آغاز اس وقت ہوا جب انہوں نے دیت (خون بہا) کے مسئلے پر اپنے موقف کا اظہار کیا جو امام اعظم ابوحنیفہ و جمہور فقہاء و ائمہ احناف کے موقف و مسلک کے بالکل برعکس اور مخالف ہے۔ پاکستان کے جلیل القدر عالم اور پروفیسر طاہر القادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی (ملتان، پنجاب، پاکستان) نے پروفیسر طاہر القادری کو بہت سمجھایا مگر یہ اپنے ”اجتہاد“ پر بضد رہے اور تمام علمائے اہل سنت مل کر بھی انہیں اس مسئلے میں راہ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ یہاں تک کہ ایک گفتگو کے دوران ایک عالم نے جب ان سے کہا کہ: ”اس مسئلہ

میں امام اعظم ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں، ”تو انہوں نے یہ حد درجہ جسارت آمیز و حیران کن جواب دیا کہ: ”آپ میرے دلائل کے جواب میں ان کا نام کیوں پیش کرتے ہیں؟ وہ تو اس مسئلے میں ہمارے فریق ہیں۔“ اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مسئلے میں میں نے اجتہاد کیا اور اسی مسئلے میں صدیوں پیشتر امام اعظم ابوحنیفہ نے بھی اجتہاد کیا جن کے اجتہاد سے الگ میرا اجتہاد ہے۔ ایسی صورت میں ایک فریق میں ہوا، ایک فریق وہ ہیں۔ پھر فریق مخالف کا نام یا ان کے اجتہاد کا ذکر میرے مقابلے میں کیوں پیش کر رہے ہیں؟

اس پہلے اجتہادی اقدام کو قارئین سامنے رکھیں اور اس پر غور و فکر کر کے خود ہی فیصلہ کریں کہ پروفیسر طاہر القادری کی ذہانت و صلاحیت نے انہیں سب سے پہلے کس کے مقابلے میں لاکھڑا کیا؟ اور پھر یہ نتیجہ خود ہی اخذ کریں کہ ائمہ مجتہدین و فقہاء و علمائے اسلام کے مقابلہ میں جو شخص اپنے علم و عقل کے اور اپنے خیال و رائے کو ترجیح و فوقیت دیتا ہے اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اور آنکھ بند کر کے اسے ماننے والوں کا حشر کیسا ہوتا ہے؟

پروفیسر طاہر القادری کا دوسرا بڑا اجتہاد انہیں قرآن حکیم کا مقابلے میں کھڑا کر دیتا ہے اور وہ اعلانیہ اپنے اس مخالف قرآن ”اجتہاد“ کا اظہار کرتے ہیں ”کہ ایک عورت کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے“ پروفیسر طاہر القادری نے اپنے اس اجتہاد میں کتاب و سنت کی صریح خلاف ورزی کی اور ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے متفق علیہ مسلک و موقف کو نظر انداز ہی نہیں بلکہ پامال کے کے رکھ دیا ہے اور سو ابراہیم علیہ السلام کے مسلک جمہور کی قطعاً کوئی پروا نہیں کی۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ۔

شدہ شدہ بات یہاں تک پہنچی کہ اپنی کافر نس میں اپنے اسٹیج پر یہود و نصاریٰ کے مذہبی پیشواؤں اور کفار و مشرکین کے مذہبی رہنماؤں کے اعمال و افعال مشتعل بر حرام و ضلال و

کفر کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کے اقوال و تقاریر مشتمل بر حرام و ضلال و کفر سے اپنے کان بہرے کر لیتے ہیں۔ جو نہ کوئی مجبوری ہے نہ ضرورت بلکہ اسے صاف و صریح الفاظ میں کفر پر رضامندی کے سوا کچھ اور نہیں کہا جاسکتا۔

کیا ایک معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی جان بوجھ کر ایسی حماقت کر سکتا ہے جس کے بارے میں اسے پختہ علم و یقین ہے کہ یہ شخص کبھی کبھی شہد میں زہر ملا دیتا ہے اور کبھی کبھی مٹھائیوں کے ساتھ زہر بھی کھلا دیتا ہے، اس کے ہاتھ سے یا اس کے دسترخوان پر کچھ کھائے؟ یا اس کے قریب جائے؟

سوچئے! غور کیجئے پھر فیصلہ کیجئے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے قریب کے مستند علمائے اہل سنت سے ملاقات کر کے حقائق کی جانکاری حاصل کیجئے اور اپنی عاقبت درست رکھنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو حق و ہدایت و صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے اور اپنے اکابر و اسلاف کے مذہب و مسلک پر قائم و دائم رکھے۔ آمین بحاجہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (ماہنامہ سنی دعوتِ اسلامی، ممبئی، دسمبر ۲۰۱۱ء)

ڈاکٹر طاہر القادری کی شرعی گرفت

حضرت مولانا مفتی اختر حسین قادری

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

ڈاکٹر طاہر القادری کی متعدد تحریرات اور بیانات کو خود فقیر نے پڑھا اور سنا خصوصاً ان کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ از اول تا آخر دیکھا۔ آنجناب کی تحریر و تقریر کا حاصل یہ ہے کہ آج دنیا میں بنام مسلم جتنے مسلک و فرقے پائے جاتے ہیں خواہ وہ وہابی، دیوبندی اور رافضی کی شکل میں ہوں یا خارجی اور نیچری اور قادیانی کی صورت میں ہوں سب کے سب بنیادی عقائد میں ایک ہیں ان تمام فرقوں میں اہل سنت و جماعت میں عقائد کے اعتبار سے کوئی فرقہ نہیں ہے اور جو اختلافات ہیں بھی تو وہ صرف فروعی اور جزئی ہیں لہذا عقائد کو نشانہ بنا کر کسی فرقہ کی تھلیل و تکفیر تو کجا اس کی تنقید و تفسیق بھی درست نہیں ہے چنانچہ آنجناب لکھتے ہیں:

بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسلک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے۔ البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعمیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو؟ ص: ۶۵)

بلکہ اس سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہود و نصاری اہل ایمان ہیں ان کو کفار میں شمار کرنا غلط ہے جیسا کہ آنجناب کی تقریری ڈی وغیرہ میں موجود ہے جسے فقیر نے خود سنا ہے۔

ڈاکٹر مذکور کا مندرجہ بالا نظریہ قرآن و حدیث اور ارشادات ائمہ دین کے سراسر خلاف ہے کیونکہ وہابیوں اور یوہندیوں کے کفر و ارتداد پر علما حرمین کے علاوہ سیکڑوں علمائے ہند و سندھ متفق ہیں حتیٰ کہ یوہندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک کرنے والے کو بھی کافر قرار دیا ہے یونہی قادیانیوں اور رافضیوں کا حال ہے چنانچہ قادیانیوں کے کافر ہونے پر پورا عالم اسلام متفق ہے اور رافضیوں کے متعلق قادیانی عالمگیری میں ہے:

هؤلاء القوم خارجون عن ملة الإسلام وأحكامهم أحكام المردةین۔

یعنی یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے احکام ہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، ۲/۲۶۴)

اور فتاویٰ رضویہ میں ہے:

اور ان کا کافر، مرتد ہونا عامہ کتب معتمدہ خلاصہ و فتح القدیر و ظہیریہ و عالمگیری و رد المحتار و غتو الدریہ و بحر الرائق و نہر الفائق و تمییز الحقائق و بدائع و بزازیہ و برجندی و انقرویہ و واقعات المفتین و اشباہ و مجمع الانہار و لطاوی علی الدر و غنیہ و نظم الفرانند و برہان شرح مواہب الرحمن و تیسیر القاصد و شرح وہابیہ و معنی المستفتی و تنویر الابصار و منع الغفار و اصول امام شمس الامتہ و کشف الہمز دوی و شفا شریف و روضۃ امام نووی و اعلام امام ابن حجر و کتاب الانوار و شرح عقائد و منہج الروض و فوائد الرحموت و ارشاد الساری و فتاویٰ علامہ مفتی ابو مسعود و علامہ نوح

آفندی و شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی و احمد مصری علی مراقی الفلاح و شبلی علی الزبیلعی وغیرہا سے ثابت و روشن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ۱۳/۶۲۳)

جب کہ ڈاکٹر طاہر القادری ان تمام فرقوں کو اور اہل سنت و جماعت کو ایک مانتے ہیں اس کا واضح مطلب ہے کہ آنجناب کے نزدیک ایمان و کفر حق اور باطل سنی اور غیر سنی سب ایک ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اسی طرح ان کا یہ نظریہ کہ یہود و نصاریٰ اہل ایمان ہیں ان کو کفار میں شمار نہیں کیا جاسکتا ہے کھلم کھلا قرآن کی تکذیب اور اس کا انکار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ“ (سورۃ البینۃ/۶) بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں اور ارشاد فرماتا ہے ”هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ“ (سورۃ الحشر/۲۱) وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے۔ اور ارشاد فرماتا ہے ”لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ“ (سورۃ البینۃ/۱) کتابی کافر و مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔۔۔

ان آیات طیبہ کے علاوہ اور بھی متعدد آیات کریمہ ہیں جن میں صاف طور سے اہل کتاب کو کافر کہا گیا ہے لہذا ڈاکٹر طاہر القادری نے اہل کتاب کو کافر نہ مان کر قرآن کریم کا صریح انکار کیا۔ یہ اس کا کھلا ہوا کفر ہے۔

الحاصل طاہر القادری اپنے اقوال و افعال کے بنا پر اسلام سے خارج اور کافر و بے

دین ہے۔ اس کی تقریر و تحریر کا پڑھنا اور سننا ناجائز ہے۔ ڈاکٹر مذکور کے متعلق علمائے پاکستان خصوصاً حضرت علامہ قاری محبوب رضا قادری صاحب سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی نے بہت پہلے فرمایا ہے کہ وہ گمراہ، گمراہ گر ہے اور بظاہر حکم کفر و ارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا ہے۔ حضرت علامہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ بلاشبہ حق و صواب اور مطابق حکم شرع ہے۔

یونہی عزت مآب حضرت بابرکت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے اس رسالہ میں طاہر القادری کے حوالے سے جو بیان فرمایا وہ بالکل درست اور شرعی اصول و قوانین کے مطابق ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کے لئے ہر وقت ایک اہم کام انجام دیا۔ مولیٰ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور حق و باطل کو پرکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ہذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی جل مجدہ وھو تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد اختر حسین قادری
خادم افتادہ درس دارالعلوم عظیمیہ جمداشاہی بستی

۳۰ ربیع الاول شریف ۱۴۳۳ھ

طاہر القادری کی طرف منسوب تحریر اگر واقعی ان کی ہے تو یہ فتویٰ درست اور نہایت ضروری کام ہے۔

محمد سعید نورانی

دارالعلوم مکتبۃ العربیہ، دوست پور، سلطانپور

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

ماہنامہ دارالعلوم مکتبۃ العربیہ، دوست پور، سلطانپور
خام لکھنؤ دارالعلوم مکتبۃ العربیہ، دوست پور، سلطانپور
۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

مفت محمد سعید نورانی

مفت محمد سعید نورانی

کون

طاہر القادری کی طرف منسوب تحریر اگر واقعی ان کی ہے تو یہ فتویٰ درست اور نہایت ضروری کام ہے۔

محمد سعید نورانی
دارالعلوم مکتبۃ العربیہ، دوست پور، سلطانپور
۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

ڈاکٹر طاہر القادری کا شرعی حکم

از: حضرت مولانا مفتی شمشاد احمد مصباحی

الحواب اللہم ہدایۃ الحق والصواب۔

باسمہ تعالیٰ

ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت کے دورِ رخ ہیں۔ ایک طرف علمِ غیب، حاضر و ناظر، شفاعت، اختیاراتِ مصطفیٰ، میلاد، سلام، قیام وغیرہ عقائد و مراسمِ اہل سنت کے اثبات و اظہار میں پر زور تقریریں کر کے کم علم مولویوں اور عوامِ اہل سنت کو یہ تاثر دیتا ہے کہ پکاسنی صحیح العقیدہ اور اہل سنت و جماعت کا سچا داعی و ترجمان ہوں۔ اور دوسری طرف وہابیہ، دیابند، تہذیبی و شیعہ وغیرہ منکرینِ ضروریاتِ دین کے صریح قطعی کفریات پر بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ جیسا کہ اپنی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو“ میں لکھا ہے کہ

”بجملہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے۔ البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں، جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے۔ اس کے لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیر کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔“ (ص: ۶۵)

اس عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بنام مسلم جتنے بھی فرقے ہیں وہ اہل سنت و جماعت کے ساتھ عقائد میں متحد و متفق ہیں، ان میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں، محض فروعی اختلاف ہے اور فروعی اختلاف کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیر کا نشانہ بنانا درست نہیں۔ چہ جائیکہ ان کی تحلیل و تکفیر کی جائے۔۔۔ اس لیے اس نے اعلان کیا کہ ”جو جماعت

میں بنا رہا ہوں وہ محض اہل سنت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ، سنی سبھی شامل ہوں گے۔ ہمارے نزدیک شیعہ، سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔“ (نفت روزہ چٹان، لاہور، ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)۔۔۔ اور اسی بنیاد پر قصر بتول شادمان کالونی لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا ”شیعہ، سنی دونوں طبقوں! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اگر کوئی چھوٹی بڑی بات ایک دوسرے کو کہہ بھی دیا کرے تو حضرت علی کی غلامی کے حوالے سے دل بڑے کر لیا کرو۔ نہ شیعہ کا کوئی حشر میں سوال ہوگا نہ سنیت کا“۔۔۔۔ اور اسی بنیاد پر شیعہ اور وہابی علما کے پیچھے نماز پڑھنے کو قابل فخر سمجھتا ہے۔ اپنے بیان میں ایک جگہ طاہر القادری نے کہا ”میں شیعہ اور وہابی علما کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے نماز پڑھتا ہوں۔“ (رسالہ دید شنید، لاہور، شمارہ ۳ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء)۔۔۔ ڈاکٹر طاہر القادری کے مذکورہ بالا افکار و نظریات سے ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک مسلمانوں کے تمام فرقے مثلاً وہابیہ، دیابندہ، شیعہ وغیرہ مسلمان ہیں۔ اور اہل سنت و جماعت کے ساتھ عقائد میں ان کا کوئی بنیادی اختلاف نہیں۔ اس لیے ان کی تھلیل و تکفیر تو درکنار ان کی تنقید و تفسیح بھی درست نہیں۔ اور تھوڑا بہت جو اختلاف ہے وہ محض فروعی ہے کوئی خاص بات نہیں۔۔۔۔۔ طاہر القادری کا یہ نظریہ صمد باطلالات و کفریات کا مجموعہ ہے۔ اس کے اس نظریے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت نہیں بلکہ مغلیہ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے ”دین الہی“ کے احیاء و تجدید کا کام کر رہا ہے۔ جب کہ علمائے اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہابیہ، دیابندہ، شیعہ وغیرہ فرق باطلہ کا بہت سے مسائل میں اہل سنت و جماعت کے ساتھ بنیادی و اصولی اختلاف ہے۔ جن کے ماننے نہ ماننے پر کفر و اسلام کا حکم مختلف ہو جاتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض فرقوں کی کچھ باتیں ذکر کرتے ہیں جو اہل سنت کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں۔

شیعوں کے پیشوا امام خمینی طاہر القادری کی نظر میں :-

ڈاکٹر طاہر القادری شیعوں کے پروگرام بالخصوص مجلس عزائمیں کثرت سے شرکت کرتا ہے اور بسا اوقات دل کھول کر خمینی کی قصیدہ خوانی بھی کرتا ہے۔ ایک مرتبہ خمینی کی تعریف کرتے ہوئے طاہر القادری نے کہا ”امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق (اللہ والے) میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔“ (روزنامہ نوائے وقت، لاہور، ۱۹۸۹ء)۔۔۔ حالانکہ خمینی کے عقائد وہی ہیں جو اثنا عشریہ کے عقائد ہیں۔ جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے ظاہر ہے۔ اور ہمارے فقہائے کرام نے ان کی تکفیر کی ہے۔ خمینی کے بعض عقائد درج ذیل ہیں:

(۱) خمینی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ”اگر کوئی آیت حضرت علی کی امامت و خلافت پر یا کوئی ذکر بالفاظ صریح بھی آجائے تو حضرات شیخین اس آیت کو تسلیم نہ کرتے اور خدا کے حکم دینے پر بھی حکومت کی کرسی ترک نہ کرتے۔“ (کشف الاسرار، ص: ۱۱۹-۱۲۰)

(۲) خمینی کا عقیدہ ہے کہ ”موجودہ قرآن کتب یہود و نصاریٰ کی طرح مخرف ہے۔“ (کشف الاسرار، ص: ۱۱۳)

(۳) جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ قرآن جس طرح نازل ہوا تھا وہ پورا اس کے پاس ہے تو وہ کذاب ہے۔ (اصول کافی، ص: ۱۳۹)

(۴) خمینی نے اکابر صحابہ، محدثین، مفسرین، اکابر تابعین اور حضرت امیر معاویہ وغیرہ کو خود غرض، طاغوتی، خلاف قرآن حکومت کرنے والا، سازشی، بہانہ باز، دین سے منحرف، مفسرین و محدثین کو خبیث، ظالم، ستمگر، طاغوتوں سے بدتر وغیرہ کہا۔ دیکھئے (امام خمینی کا وصیت نامہ مجلہ توحید، ایران، ج: ۶، شمارہ: ۵، ص: ۲۳، ۲۴)

(۵) خمینی نے خلفائے ثلاثہ کو خواہشات نفسانیہ کا شکار، پیغمبر سے منحرف بتایا اور ان

کی خلافت کو ملوکیت و شہنشاہیت سے تعبیر کیا۔ (صحیفہ نور، ج: ۱، ص: ۱۶۶-۱۶۵)

(۶) خمینی نے امیر معاویہ اور ان کے ہمنوا اصحاب کرام کو نام نہاد مسلمان، اسلام کو

مٹانے والا بلکہ کافر سے بدتر کہا۔ (صحیفہ نور، ج: ۳، ص: ۱۹۷) و (مجلہ توحید،

ج: ۵، شمارہ: ۴، ص: آخر، خطبہ امام خمینی، ۱۳/۱۱/۶۰ھ)

(۷) خمینی کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام اپنے مقصد بعثت میں کامیاب نہ ہو سکے

یہاں تک کہ خود حضور کو بھی اس میں کامیابی نہ ملی۔ (خطبہ امام خمینی، نشریہ تہران ریڈیو، مطبوعہ

الرای العالم، کویت، ۲۱/۶/۸۰ھ)

(۸) خمینی کا ماننا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام میں تبدیلی کی اور قرآنی

احکام کے خلاف حکم جاری کیا۔ (کشف الاسرار، ص: ۱۰۷، ۱۱۹، ۱۲۰)

(۹) خمینی کا عقیدہ ہے کہ جب امام غائب ظاہر ہوں گے تو حضرت عاقلہ کو زندہ

کر کے ان پر حد لگائیں گے۔ (حق الباقین، ص: ۳۲۷) و (تجدید و احیائے دین، ص: ۲۱)

خمینی کے مذکورہ بالا عقائد و نظریات سے ظاہر ہے کہ ان کا وہی عقیدہ ہے جو فرقہ اثنا

عشریہ کا ہے۔ اور ہمارے فقہائے کرام نے کثیر وجوہ کی بنا پر ان کی تکفیر کی ہے۔ مگر ظاہر

القادری کے نزدیک خمینی مردان حق (اللہ والے) میں سے ہیں۔ اور ان کا جینا علی اور مرنا

حسین کی طرح ہے۔ اس لیے انہوں نے بار بار اعلان کیا کہ میرے نزدیک شیعہ، سنی میں کوئی

فرق نہیں۔ جب کہ شیعہ کافر و مرتد ہیں۔ جیسا کہ فقہاء کے مذکورہ بالا اقوال سے ظاہر ہے۔

وہابیہ، دیابندہ سے اختلاف کی مثال:-

تخذیر الناس مصنفہ قاسم نانوتوی، حفظہ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی، براہین

قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد ٹیٹھوی وغیرہ کی کفریات صریحہ و اقوال ملعونہ سے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور بعض ضروریات دین کا انکار ہوتا ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں اور اہل سنت و جماعت کے بنیادی عقائد سے متصادم بھی۔

ذیل میں مذکورہ بالا کتابوں کی بعض کفری عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

مثلاً تخذیر الناس میں ہے۔ ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولكن رسول الله وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ (ص: ۳)۔۔۔۔ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (ص: ۱۳)۔۔۔۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“ (ص: ۲۵)۔۔۔۔ مذکورہ بالا عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا صاف انکار ہے اور حضور کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا انکار بالاجماع کفر ہے۔ الاشیاء والنظائر میں ہے ”إذا لم یعرف أن محمداً ﷺ آخر الأنبياء فليس بمسلم لأنه من الضروریات۔“

براہین قاطعہ میں ہے۔ ”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔“ (ص: ۵۱)۔۔۔۔ بلاشبہ وہابیوں، دیوبندیوں نے اس عبارت میں نبی کے علم کو

شیطان اور ملک الموت سے گھٹایا جو شدید توہین و کفر ہے۔ شیم الریاض میں فرمایا۔ ”من قال فلان أعلم منه صلى الله عليه وسلم فهو سَابٌّ حَكَمَهُ حَكْمُ السَّابِّ“۔

حفظ الایمان میں ہے۔ ”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (الی قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔“ (ص: ۸)۔۔۔۔۔ یہ عبارت بھی نبی کی توہین اور قرآن کی بہت سی آیتوں کے انکار پر مشتمل

ہے جو بلاشبہ صریح کفر ہے۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخرج میں فرماتے ہیں۔
أما رجل مسلم سبَّ رسولَ الله ﷺ أو كذَّبه أو عابه أو تنقصه فقد كفر بالله تعالى بأنت منه امرأته۔ شفا شریف، بزار یہ، درر عزیز اور فتاویٰ خیریہ وغیرہ میں ہے۔
أجمع المسلمون على أن شاتمہ ﷺ كافر ومن شك في عذابه و كفره فقد كفر۔
۔۔۔ اسی بنیاد پر علمائے حرمین طہیین و علمائے ہند و سندھ نے مذکورہ بالا اقوال کے قائلین اساطین و یوہندی تکفیر کی اور یہ بھی فرمایا من شك في عذابه و كفره فقد كفر۔

مگر طاہر القادری ان اقوال کفریہ صریحہ قطعہ پر واقفیت کے باوجود ان کے قائلین کی تکفیر نہیں کرتا بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے۔ اس لیے برطانیق فتاویٰ حسام الحرمین طاہر القادری بھی کافر و مرتد ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ ”طوائف مذکورین وہابیہ و نیچریہ و قادیانیہ وغیرہ مقلدین و دیوبندیہ و چکڑالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً

کفار مرتدین ہیں ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صد ہا کفر اس پر تھے جیسے والد دہلوی مگر اب اتباع و اذتاب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفره و عذابه فقد کفر جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (ج: ۶، ص: ۹۰)۔۔۔ اسی میں ایک دوسری جگہ ہے ”یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی و نیچریہ غرض جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شی کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیک کرنا، ان کی موت و حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے۔“ (ج: ۶، ص: ۹۵)

الحلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی عبارات مذکورہ بالا سے ظاہر ہو گیا کہ وہابیہ، ذبیانہ، نیچریہ، قادیانیہ، غیر مقلدین وغیرہ فرق باطلہ منکرین ضروریات دین، اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہیں اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ ان کا اختلاف اہل سنت و جماعت کے ساتھ اصولی و بنیادی ہے۔ اسی بنیاد پر فقہائے اسلام نے انہیں کافر و مرتد مانا اور ان کے رد و ابطال میں سچی تبلیغ فرمائی اور ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ناجائز و حرام قرار دیا۔۔۔۔۔ مگر طاہر القادری کے نزدیک یہ اختلافات محض فروعی ہیں۔ اس لیے وہ ان کی تعمیل و تکفیر بلکہ تنقید و تفسیح سے سختی سے منع کرتا ہے۔ گویا طاہر القادری کے نزدیک حضرت عائشہ صدیقہ پر بدکاری کا الزام لگانا، حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار، قرآن کو بیاض عثمانی ماننا، اسے محرف و مبدل ماننا، ائمہ اطہار کو انبیاء سے افضل ماننا، حضور کو آخری نبی ماننے سے انکار کرنا، نبی کی توہین کرنا کفر نہیں بلکہ اسلام ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے اس کے نزدیک کفار و مرتدین نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ یہیں سے طاہر القادری کا حکم بھی واضح ہو گیا کہ وہ کافر و مرتد ہے۔ کیونکہ کفر کو اسلام سمجھنا اور کافر کو مومن و مسلمان سمجھنا خود کفر ہے۔

یہود و نصاریٰ طاہر القادری کی نظر میں :-

ادھر گزشتہ کئی سالوں سے پوری پابندی سے طاہر القادری کرسمس سلبریشن کے سلسلے میں اپنے ادارہ منہاج القرآن اور انجمن تنظیم مسلم کرپین ڈاٹ لاگ فورم (MCDE) کی طرف سے کرسمس ڈے منانے کا اہتمام کرتا ہے۔ جس میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ عیسائی عوام اور پادری بھی مدعو ہوتے ہیں۔ قرآن اور بائبل سے پروگرام کا آغاز ہوتا ہے۔ عیسائی پادری اپنے مشرکانہ عقیدے کا آزادانہ اظہار کرتے ہیں اور اپنے دعائیہ تقریب میں بہت سی کفری حرکتیں بھی کرتے ہیں مگر طاہر القادری ان کو منع کرنے کی بجائے خوش ہوتا ہے۔ اور دل کی گہرائیوں سے انہیں خوش آمدید کہتا ہے۔ اور پروگرام میں شرکت پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کرسمس سلبریشن کے موقعہ پر طاہر القادری نے عیسائیوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ”مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے لیے نہیں بلکہ ابد الابد تک آپ کے لیے کھلی ہے۔ جب آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے مسجد منہاج القرآن ہیں آکر عبادت کر لیں۔۔۔۔۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ عیسائی تثلیث کے قائل اور مشرک ہیں۔ انہیں اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دینا کفر و شرک کی اجازت دینا ہے۔ اور یہ رضا بالکفر خود کفر ہے۔ طاہر القادری نے بار بار اپنی تقریروں میں کہا ہے کہ ”پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بیلو رز (Believers) اور نان بیلو رز (Non-Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بیلو رز کو کفار کہتے ہیں۔ علمی اصطلاح میں، اور بیلو رز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں۔ مذہب ان کا کوئی بھی ہو، تو جب بیلو رز و نان بیلو رز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بنی لیورز (اہل ایمان) میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں

ہوتے۔“ (C.D. مسٹر طاہر القادری)۔۔۔ اس مقام پر طاہر القادری نے یہود و نصاریٰ کے کفر کا انکار کر کے اپنے کفریات میں ایک کفر کا اور اضافہ کر لیا ہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہونے کے باوجود کافر ہیں۔ ان کو کافر نہ ماننا اور اہل ایمان میں شمار کرنا قرآن کی تکذیب و کھلا ہوا رد ہے۔ قرآن کی متعدد آیتیں اہل کتاب کے کفر پر روشن دلیل ہیں۔ ذیل میں چند آیات ذکر کی جاتی ہے۔

(۱) ”ان الذین کفروا من اهل الكتاب والمشرکین فی نار جہنم خالدین فیہا اولئک ہم شر البریۃ۔“ (پ: ۳۰، سورہ بقرہ، آیت: ۶) بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہی تمام مخلوق میں بدترین۔

(۲) ”هو الذی اخرج الذین کفروا من اهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر۔“ (پ: ۲۸، سورہ حشر، آیت: ۲) وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا اور ان کے پہلے حشر کے لیے۔

(۳) قل يا اهل الكتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ألا نعبد إلا اللہ ولا تشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ فإن تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون۔“ (پ: ۳، سورہ آل عمران، آیت: ۶۴) تم فرماؤ اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے، یہ کہ عبادت نہ کرے مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کرے اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے، اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

اس آیت میں ایک خدا کی عبادت کا حکم دیا گیا اور شرک سے روکا گیا مگر اہل کتاب نے اللہ کے اس حکم کو نہ مانا اور شرک کیا جیسا کہ قرآن فرماتا ہے

میں خصوصیت کے ساتھ عیسائیوں کے کفر کا اعلان کیا گیا ہے۔ مثلاً

(۸) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَابْنِي إِسْرَءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ أَنَّهُ مَنِ يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَاوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثٌ ثَلَاثَةٌ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“۔ (پ: ۶، سورۃ مائدہ، آیت: ۷۲-۷۳) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ وہی مسیح ابن مریم ہیں اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔ بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اور بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں یہ کہ بے شک اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے اور خدا تو نہیں مگر ایک اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر میں گئے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

اکثر مفسرین کا قول ہے کہ تثلیث سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور عیسیٰ اور مریم تینوں الہ تھے الہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں: باپ، بیٹا، روح القدس یہ تینوں ایک الہ ہیں۔ مفسرین کی تشریحات سے بھی واضح ہے کہ نصاریٰ کافر و مشرک ہیں۔

(۹) وَمَنْ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يَنْبَغِهِمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ“۔ (پ: ۶، سورۃ مائدہ، آیت: ۱۳) اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک پیر اور بغض ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتا دیگا جو کچھ کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہے کہ یہود و نصاریٰ کا کفر و مشرک ہیں مگر طاہر القادری ان کو کافر ماننے سے انکار کرتا ہے۔ اور انہیں بی لیورز یعنی اہل ایمان میں شمار کرتا ہے۔ اور منہاج القرآن کی مسجد ان کی عبادت کے لیے کھول دیتا ہے۔ کرمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کاٹتا ہے اور خود بھی کھاتا ہے اور انہیں بھی کھلاتا ہے۔ ان سے بغل گیر ہو کر یہ اعلان کرتا ہے کہ یہ کافر نہیں بلکہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے نبوت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ جب کہ وہاں عیسیٰ علیہ السلام کے نبوت کا کوئی منکر بھی نہیں ہوتا۔ طاہر القادری نصاریٰ کی محبت میں اس قدر اندھا ہو گیا ہے کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا منکر کافر تو نظر آتا ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا منکر یہود و نصاریٰ اس کو کافر نظر نہیں آتے۔ بلاشبہ طاہر القادری کا یہود و نصاریٰ کو کافر نہ ماننا قرآن کی بہت سی آیات کا رد و انکار ہے۔ اور قرآن کا منکر کافر و مرتد ہے۔ لہذا طاہر القادری کافر و مرتد ہے۔ بحر الرائق ج: ۵، ص: ۲۰۵ پر ہے ”و یکفر إذا أنکر آية من القرآن و سخر بآية منه“۔ یعنی جو شخص قرآن کی آیت کا انکار کرے یا کسی آیت سے مسخری کرے وہ کافر ہے۔۔۔۔۔ فتاویٰ عالمگیری ج: ۲، ص: ۲۶۶ پر ہے۔ ”إذا أنکر الرجل آية من القرآن أو سخر بآية من القرآن کفر کذا فی التتارخانیة“۔ جب آدمی قرآن مجید کی آیت کا انکار کرے یا قرآن کی کسی آیت سے مسخر اپن کرے تو کافر ہے۔ ایسے ہی تاتارخانیہ میں ہے۔۔۔۔۔ فقہا فرماتے ہیں جو شخص یہود و نصاریٰ کے عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔ تو جو شخص صراحتاً ان کے کفر کا انکار کرے اور انہیں بی لیورز یعنی اہل ایمان کہے وہ بدرجہ اولیٰ کافر ہوگا۔

فتاویٰ عالمگیری ج: ۲، ص: ۲۶۶ پر ہے۔ ”عن ابن سلام رحمہ اللہ فی من یقول لا أعلم أن اليهود والنصارى إذا بعثوا هل یعذبون بالنار؟ أفناً جمیع

مشائخنا و مشائخ بلخ بأنه يكفر كذا في العنایة۔ یعنی ابن سلام علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ جو شخص کہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہود نصاریٰ جب دوبارہ اٹھائے جائیں گے تو کیا انہیں عذاب نار دیا جائے گا؟ تو ہمارے سب مشائخ اور مشائخ بلخ نے فتویٰ دیا کہ یہ شخص کافر ہو جائے گا۔ اسی طرح فتاویٰ عتابیہ میں ہے۔ بحر الرائق ج: ۵، ص: ۲۰۶ پر یہ فتویٰ مذکور ہے۔ ”یکفر بقولہ لأعلم أن اليهود والنصارى إذا بعثوا هل يعذبون بالنار؟“ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یہودی اور عیسائی عذاب کیے جائیں گے یا نہیں؟ تو وہ کافر ہے۔۔۔۔۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ”امام قاضی عیاض قدس سرہ العزیز شفا شریف میں فرماتے ہیں: الإجماع على كفر من لم يكفر أحداً من النصارى واليهود وكل من فارق دين المسلمين أو وقف في تكفيرهم أو شك قال القاضي أبو بكر لأن التوقيف (أو شك) فيه والتكذيب والشك فيه لا يقع إلا من كافر۔“ یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو کسی نصرانی، یہودی اور جو کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہو گیا، کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک کرے، امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ واجماع امت ان کے کفر پر متفق ہیں تو جو ان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص اور شریعت کی تکذیب کرتا ہے۔ یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: ۶، ص: ۲۷۱)

مذکورہ بالا جزئیات سے ظاہر ہو گیا کہ طاہر القادری نے یہود و نصاریٰ کے کفر کا انکار کر کے نصوص کثیرہ کا انکار کر دیا جو صراحۃً کفر ہے۔

ابھی حالیہ دنوں میں انگلینڈ میں طاہر القادری کے ادارہ منہاج القرآن کی طرف

سے ایک کانفرنس ہوئی جس میں یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار و مشرکین کے مذہبی رہنما بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ تمام مذاہب کے پیشواؤں نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق دعا کی۔ جس میں کھلم کھلا ایسے کلمات بولے گئے اور ایسے افعال و اعمال انجام پائے جو نہ صرف حرام و گناہ اور ضلالت و گمراہی پر مشتمل تھے بلکہ کفر و شرک پر بھی مشتمل تھے۔ طاہر القادری نے ایک مرتبہ بھی ان کفریات سے انہیں منع نہیں کیا بلکہ یہ سب کچھ اسی کے ادارہ کے زیر اہتمام ہوا۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ان کفریات پر راضی ہے اور رضا بالکفر خود کفر ہے۔

(C.D. مسٹر طاہر القادری)

مذکورہ بالا آیات و جزئیات و ارشادات ائمہ سے واضح ہو گیا کہ طاہر القادری گمراہ، گمراہ گر، ملحد، بے دین، اہل سنت و جماعت سے خارج، کافر و مرتد ہے۔ ہرگز ہرگز وہ سنی صحیح العقیدہ نہیں۔ اور نہ ہی اہل سنت و جماعت کا مبلغ و ترجمان ہے۔ اس لیے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کی تحریر و تقریر کے پڑھنے اور سننے سے مکمل اجتناب کریں۔

اللہ رب العزت طاہر القادری کے فتنہ سے اور اس کے شر و فساد سے تمام مسلمانوں کو

محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

هذا ما ظهر لي والعلم بالحق عند ربي والله أعلم بالصواب وعلمه أعلى وأتم۔

کتاب

شمس ادا احمد مصباحی

خادم: جامعہ مجددیہ رضویہ، گھوسی

۵ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۸ فروری ۲۰۱۲ء

طاہر القادری کسی بھی جہت و زاویہ سے صاحب ایمان نہیں ہو سکتا

از قلم: مفتی محمد حبیب اللہ خان مصباحی

استاذ: فضل رحمانیہ، پتھریہ وا، بلراپور

مانا کہ طاہر القادری صاحب بڑے روشن دماغ، اعلیٰ قابلیت کے مالک، ذریک، ذہین، فطین اور ذی شعور، ذی فہم انسان ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک میں ڈاکٹر پروفیسر جیسے بھاری بھر کم القاب و آداب سے نوازے اور جانے و پہچانے جاتے ہیں۔ کثیر المعلومات اور وسیع المطالعہ ہونے کی وجہ سے بہت سارے علوم و فنون پر اچھا خاصہ درک اور علمی گہرائی و گیرائی بھی رکھتے ہیں اور جب کسی مسئلہ کی درپے ہوتے ہیں تو اس کی تہہ اور گہرائی میں اتر کر اس کی حقیقت کو ایسا واضح کاف کرتے ہیں جسے دانشوران زمانہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں لیکن ان تمام معنوی خوبیوں اور باطنی اچھائیوں سے مرصع و مزین ہونے کے باوجود ان کے صاحب ایمان اور سنی مسلمان ہونے میں صرف ہمیں ہی کوئی نہیں بلکہ بہت سارے ذی علم لوگوں کو قدرے کلام ہے اور ان کی شخصیت شرعی پر سوالیہ نشان ہے اور وہ صرف اس لئے ہے کہ ان یہودیوں اور نصرانیوں کو جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے۔ قرآن مجید انہیں کافر کہہ رہا ہے اور یہ آنجناب طاہر القادری صاحب انہیں یہودیوں و نصرانیوں کو جنہیں قرآن عظیم صاف صاف کافر کہہ رہا ہے اپنا بھائی مسلمان، صاحب ایمان بتا رہے ہیں تو یہ ہبانگ دہل علی الاعلان قرآن عظیم کا جھٹلانا اور صراحتہ انکار کرنا ہوا اور جو قرآن عظیم کو جھٹلائے، انکار کرے وہ ایمان والا مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔ خود طاہر القادری صاحب بھی یہی کہتے ہیں کہ اسلامی عقیدہ کے مطابق مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ پورے قرآن مجید پر ایمان نہ لائے اگرچہ روزہ، نماز، حج و زکوٰۃ سب کچھ ادا کرتا ہے۔

قرآن عظیم سورۃ توبہ پارہ ۱۰ میں ہے ”قالت اليهود عزیر ابن اللہ وقالت النصرانی المسیح ابن اللہ ذلك قولهم بأفواههم يضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم اللہ انی یؤفکون اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما أمروا إلا ليعبدوا إلها واحداً لا إله إلا هو سبحانه عما يشركون“۔ یعنی یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے جکتے ہیں، اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں، انہوں نے اپنے جوگیوں اور پادریوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ اسے پاکی ہے ان کے شرک سے (ترجمہ رضویہ)

اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ چونکہ حضرت عزیر و حضرت مسیح علیہما السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور اللہ کے علاوہ کی پرستش اور عبادت کرتے تھے تو اس لیے بلاشبہ وہ کافر ہیں، صاحب ایمان و مسلمان نہیں جیسا کہ طاہر القادری صاحب کہہ رہے ہیں۔ قرآن عظیم میں ہے ”لقد کفر الذين قالوا إن اللہ هو المسیح ابن مریم“ یعنی بے شک وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے یہ کہا کہ مسیح بن مریم اللہ کا بیٹا ہے۔ (سورۃ مائدہ)

مزید برآں طاہر القادری صاحب اپنی فکری آوارگی اور ہمہ دانی کے غلطہ نیز شہرت و مقبولیت کی خواہش کے گھن چکر میں آکر اپنے رسالہ ”ذید و شنید“ میں لکھتے ہیں کہ میری نماز و یو بند یوں، وہابیوں، نجدیوں کے پیچھے ہو جاتی ہے اور کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یو بندیت، بریلویت اور شیعت میں کوئی فرق نہیں ہے سب ایک ہیں۔ جب کہ ان تمام مذکورہ فرقوں (سوائے بریلویت کے) کے بارے میں علمائے عرب

وہم کا باتفاق رائے یہ فتویٰ ہے کہ اللہ و رسول جل جلالہ ﷺ کی جناب پاک میں گستاخی و بے ادبی نیز ضروریات دین کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد، بد دین، دائرۃ اسلام سے خارج ہیں اور ان کا یہ کفر و ارتداد اس درجہ ظاہر و آشکار ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح سے کافر و مرتد ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے عرب و عجم کے اس متفقہ فتویٰ کی روشنی میں طاہر القادری صاحب بہت کچھ ہوتے ہوئے بھی صاحب ایمان سنی مسلمان نہیں ہے اس لیے کہ وہابیوں، دیوبندیوں کی اقتدا میں نماز ہو جانے کا قول کرتے ہیں اور قول ہی بس نہیں کرتے بلکہ ان کی اقتدا میں نماز پڑھتے بھی ہیں۔ ان کے اس قول و عمل سے صاف ظاہر ہے کہ وہابیوں، دیوبندیوں کو مسلمان صاحب ایمان جاننے کے ساتھ اپنا مذہبی امام اور دینی پیشوا بغیر کسی کراہت و جبر اکراہ کے تسلیم کرتے ہیں اسی لیے تو ان کی اقتدا میں بلا دغدغہ نماز پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز ہو جاتی ہے۔

واضح رہے کہ طاہر القادری جیسے اپنا دامن اسلام یہ کہہ کر کسی طرح بچا بھی نہیں سکتے کہ میں وہابیوں اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے مطلع نہیں ہوں اس لیے کہ طاہر القادری صاحب کوئی معمولی جاہل گنوار ان پڑھ انسان نہیں ہے بلکہ بہت پڑھے لکھے ہیں۔ مذہبی مسائل خاص کر عقائد کے سلسلے میں ان کا مطالعہ وسیع ہی نہیں بہت وسیع و گہرا ہے۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں صرف ان کی تصنیفات و مولفات ہی کافی ہیں مزید ان کے خطبات بھی اس پر گواہ ہیں۔

حاشیہ درمختار میں علامہ طحطاوی مصری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں ”هذه الطائفة

الناحية اجتمعت اليوم في المذاهب الأربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنابلة رحمهم الله ومن كان خارجا عن هذه الأربعة في هذا الزمان فهو من

أهل البدعة والنار۔ یعنی نجات پانے والا گروہ انہیں چاروں مذاہب میں مجتمع ہے حنفی، مالکی، شافعی و حنبلی اللہ تعالیٰ ان سب بارش رحمت نازل فرمائے، اس زمانہ میں ان چاروں سے باہر ہونے والا گروہ بدعتی، گمراہ و جہنمی ہے۔

علامہ کی اس تحریر منیر کی روشنی میں فرقہ تاجیہ کے لوگ صرف اور صرف انہیں چاروں مذاہب و مسلک میں منحصر ہیں ان کے علاوہ جو بھی فرقہ و جماعت اس زمانہ میں ہیں وہ سب کے سب بدعتی و گمراہ و جہنمی ہیں۔ لیکن آنجناب طاہر القادری صاحب ہیں کہ سبھی فرقہ کے لوگ خواہ بریلوی و دیوبندی ہوں یا نجدی، وہابی، غیر مقلد و شیعہ ہوں سب ان کے نزدیک برابر ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔ واضح رہے کہ طاہر القادری صاحب کا یہ خود ساختہ خانہ ساز فیصلہ حدیث کے بھی خلاف ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں: ”مستفترق أمتی علی ثلاث و سبعین فرقة کلہم فی النار إلا واحدة قالوا ما ہی یا رسول اللہ؟ قال: ما أنا علیہ وأصحابی“ کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سا فرقہ ہے جو جنتی ہے، سرکار نے فرمایا وہ وہی فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ سرکار تو فرما رہے ہیں کہ سب فرقے ایک نہیں لیکن یہ آنجناب طاہر القادری ہیں کہ سمجھوں کو فرمان رسالت کے خلاف ایک ہی بتا رہے ہیں کہ سب برابر ہیں کوئی فرق نہیں۔

مزید برآں سب فرقوں کے عقائد و معمولات مختلف و جدا گانہ ہیں یکساں نہیں ہیں نیز عقائد ہی میں اختلاف و یکسانیت نہ ہونے کی وجہ سے آئے دن ایک دوسرے سے مناظرہ، مباحثہ، مجادلہ ہوتا رہتا ہے معرکہ آرائی ہوتی رہتی ہے ہر ہستی و قریہ، شہر و گاؤں میں اختلاف و افتراق کا بازار ہمہ گرم رہتا ہے۔ ہر ایک اپنے آپ کو جنتی اور اپنے مخالف فرقہ والوں کو گمراہ،

بدعتی، جہنمی، کافر و مشرک قرار دیتا ہے اور شادی بیاہ نیز مذہبی رسوم میں الگ تھلگ رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جس کو سر کی آنکھوں سے دیکھنے و مشاہدہ کرنے کی وجہ سے نہ جھٹلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی انکار لیکن یہ آنجناب طاہر القادری صاحب اس حقیقت پر بھی پردہ ڈالتے ہوئے سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور بغیر کسی جھجک کے برملا کہہ رہے ہیں کہ سب فرقے ایک ہیں ان کے درمیان کوئی فرق نہیں صرف تعبیری اختلاف ہے۔

واضح رہے کہ اگر ان تمام فرقوں کے مابین تعبیری اختلاف ہوتا اور اس کی کوئی حقیقت شرعیہ نہ ہوتی تو یہ آئے دن کے جھگڑے، مناظرے، مباہلے اتنی شد و مد کے ساتھ ہرگز نہ ہوتے اور اگر کسی غلط فہمی کی بنا پر تھوڑی دیر کے لئے کہیں ہو بھی جائے تو حقیقت سے باخبر ہونے پر فوراً ختم ہو جاتے اور پھر کبھی نہ ہوتے۔

الحاصل ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے ملفوظات و مکتوبات کو سننے اور پڑھنے کے بعد کسی بھی زاویہ و جہت سے ان کے صاحب ایمان و سنی مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا چہ جائیکہ ایک مسلمان و صاحب ایمان کا۔ ہاں اگر طاہر القادری صاحب صدق دل سے اپنے ان عقائد فاسدہ سے توبہ کر کے اصلاح کر لیں اور جو کمی و نقص ان کے عقائد و اعمال میں آگیا ہے اس کو بالکل دور کر لیں تو ان کے صاحب ایمان و مسلمان ہونے میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہ ہوگا اور نہ ہی ان کے مسلمان کہنے پر کسی کو کوئی اعتراض ہوگا۔ اللہم اُرنا الحق حقاً و الباطل باطلاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد حبیب اللہ خان مصباحی

مخادم التدريس والإفتاء

فضل رحمانیہ پیچیدہ وا، بلراپور، ۲۰ مارچ ۲۰۱۲ء

ڈاکٹر طاہر القادری کا کفر و ارتداد حقائق کے اجالے میں

حضرت مولانا محمد عالمگیر رضوی مصباحی

ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت کے دور رخ ہیں ایک طرف علم غیب، حاضر و ناظر، شفاعت، اختیارات مصطفیٰ، میلاد، سلام اور قیام وغیرہ عقائد و مراسم اہل سنت کے اثبات و اظہار میں پر زور تقریریں کر کے عوام اہل سنت کو تار و تار دیتا ہے کہ میں پکا سنی صحیح العقیدہ اور اہل سنت و جماعت کا سچا داعی و ترجمان ہوں اور دوسری طرف وہابیہ دین تہرائی شیعہ وغیرہ منکرین ضروریات دین کے صریح قطعی کفریات پر بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ جیسا کہ اپنی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو“ میں لکھا ہے کہ ”بحمد اللہ مسلمانوں کے مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلاف صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں۔ جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے۔ اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر بعض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیح کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔“ (ص: ۶۵)

اس عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بنام مسلم جتنے بھی فرقے ہیں وہ اہل سنت و جماعت کے ساتھ عقائد میں متحد و متفق ہیں ان میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں محض فروعی اختلاف ہے اور فروعی اختلاف کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیح کا نشانہ بنانا درست نہیں۔ چہ جائیکہ ان کی تحلیل و تکفیر کی جائے اس لئے اس نے اعلان کیا کہ ”جو جماعت میں بنار ہے وہ محض اہل سنت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنی سبھی شامل ہوں گے ہمارے نزدیک شیعہ اور سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔“ (ہفت روزہ چٹان، لاہور، ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

اور اسی بنیاد پر قصر بتول، شادمان کالونی، لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا ”شیعہ سنی دونوں طبقوں آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اگر کوئی چھوٹی بڑی بات ایک دوسرے کو کہہ بھی دیا کرے تو حضرت علی کی غلامی کے حوالے سے دل بڑے کر لیا کرو! نہ شیعہ کا کوئی حشر میں سوال ہو گا نہ سنیت کا۔“ اور اسی بنیاد پر شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنے کو قابل فخر سمجھتا ہے۔ اپنے بیان میں ایک جگہ طاہر القادری نے کہا ”میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے نماز پڑھتا ہوں۔“

(رسالہ دید شنید، لاہور، شمارہ: ۱۹ تا ۳۱ اپریل ۱۹۸۶ء)

ڈاکٹر طاہر القادری کے مذکورہ بالا افکار و نظریات سے ظاہر ہے کہ اسکے نزدیک مسلمانوں کے تمام فرقے مثلاً وہابیہ، دیابہ، شیعہ وغیرہ مسلمان ہیں۔ اور اہل سنت و جماعت کے ساتھ عقائد میں ان کا کوئی بنیادی اختلاف نہیں اس لئے ان کی تھلیل و تکفیر تو درکنار ان کی تنقید و تفسیح بھی درست نہیں اور تھوڑا بہت اختلاف ہے وہ محض فروعی ہے کوئی خاص بات نہیں۔ جبکہ علماء اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہابیہ، دیابہ، شیعہ وغیرہ فرق باطلہ کا بہت سے مسائل میں اہل سنت و جماعت کے ساتھ بنیادی و اصولی اختلاف ہے جن کے ماننے پر کفر و اسلام کا حکم مختلف ہو جاتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض فرقوں کی کچھ باتیں ذکر کرتے ہیں جو اہل سنت کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں۔

شیعوں کے اختلاف کی مثال:۔ شیعوں کے بعض عقائد مذہب اہل سنت کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ پر معاذ اللہ بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں جب کہ ان کی طہارت و پاکدامنی پر سورہ نور کی بعض آیات روشن دلیل ہیں۔ لہذا ان پر بدکاری کی تہمت لگانا قرآن کا صریح انکار ہے اور قرآن کا انکار کفر ہے۔ وہ حضرت

صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرتے ہیں جب کہ ان کی صحابیت پر اجماع صحابہ ہے اور اجماع صحابہ قطعی ہوتا ہے اور اس کا منکر کافر۔ قرآن کو بیاض عثمانی محرف اور ناقص مانتے ہیں یہ بھی قرآن کی آیت کا انکار ہے اور کفر ہے حضرات شیخین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں جب کہ اللہ نے ان کے ایمان کو قبول فرمایا اور بقول شیخین تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا جیسا کہ ارشادِ باری ہے ”وَكَلَّاءُ عَدَالَةُ الْحَسَنِ“۔

(پ: ۲۷، سورہ حدید، آیت: ۱۰)

اور اللہ نے ان سے راضی ہونے پر سند عطا فرمایا ارشادِ خداوندی ہے ”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“ (پ: ۳۰، سورہ بیئہ، آیت: ۸) شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد بالاتفاق کفر ہیں اور اہل سنت کے بنیادی عقائد سے معارض ہیں۔ عالمگیری میں ہے: ”الرافضی اذا كان يمسب الشيخين ويلعنهما والعباذ بالله تعالى فهو كافر“۔

(فتاویٰ عالمگیری ج: ۳، ص: ۲۶۳، الباب التاسع فی احکام المرتدین)

امام اہل سنت مجدد اعظم سیدنا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں ”ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قذف کفر خالص ہے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کفر خالص ہے، اسی طرح تبرائمان زمانہ میں اور بھی کفر و ارتداد کی قطعی وجوہ ہیں جن کی تفصیل رد الرافضہ میں ہے۔ اور ان کا کافر ہونا، مرتد ہونا عامہ کتب معتدہ خلاصہ و فتح القدیر و ظہیر یہ و عالمگیری و رد المحتار و عقود الدرر یہ و بحر الرائق و نہر الفائق و تبیین الحقائق و بدائع و ہزازیہ و برجندی و انقرویہ و واقعات المستفتین و اشباہ و جمیع الانہر و طحاوی علی الدر و غنیۃ و نظم الفرائد و برہان شرح مواہب الرحمن و تیسیر المقاصد شرح و یابنہ و مفتی المستطی و تنویر الابصار و منہج الغفار و اصول امام شمس الانمہ و کشف الہمز دوی و

شفا شریف و روشہ امام نوری و اعلام امام ابن حجر و کتاب انوار و شرح عقائد و مخ الروض و فواتح الرحموت و ارشاد الساری و فتاوی علامہ مفتی ابو مسعود و علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی و احمد مصری علی مرافی الفلاح و شمس علی الزلیعی و غیر ہا سے ثابت و روشن ہے۔ خزانۃ الفقہ پھر فتاویٰ ہندیہ میں ہے ”لو قذف عائشۃ رضی اللہ عنہا بالزنی کفر باللہ تعالیٰ“ شرح مفتی الامام بحر میں ہے۔ ”یکفر بقوله لا أدري ان النبي في القبر مو من و بقوله ما كان علينا من النبي ﷺ لان بعثته من اعظم النعم و بقذفه عائشۃ رضی اللہ عنہا و انكاره صحبة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ تو پھر بکر اگر مرتد نہ تھا اب مرتد ہو گیا خزانۃ المفتیین و ظہیر یہ و عالمگیر یہ و حدیقہ ندیہ و غیر ہا میں مگر ان ضروریات دین رافضیوں کے بارے میں۔ ”هؤلاء القوم خارجون عن ملة اسلام و احكامهم احكام المرتدين“۔ (ج: ۶، ص: ۲۵)

اور اسی فتاویٰ رضویہ میں ہے ”اگر رافضی ضروریات دین کا منکر ہے مثلاً قرآن عظیم میں کچھ سورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف صرف ذی النورین رضی اللہ عنہ یا اور صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے یا مولیٰ علیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں کسی سے افضل جانتا ہے اور آج کل یہاں کے رافضی، تہرائی عموماً ایسے ہی ہیں۔ ان میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ لکے جو ان عقائد کفریہ کا معتقد نہ ہو جب تو وہ کافر و مرتد ہے۔“ (ج: ۴، ص: ۵۳)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ ”کتب معتمد و فقہ حنفی کی تصریحات اور عامۃ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر (تہرائی رافضی) مطلقاً کافر ہے۔“ (رد الرافضہ، ص: ۳)

مزید امام اہل سنت مجدد اعظم سیدنا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

علیہ الرحمۃ والرضوان لکھتے ہیں ”شیعہ تین قسم ہیں۔ (۱) غالی کہ منکر ضروریات دین ہوں مثلاً قرآن مجید کو ناقص بتائیں، بیاض عثمانی کہیں یا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیاء سابقین عظیم الصلاۃ والتسلیم خواہ کسی ایک نبی سے افضل جانیں یا رب العزت جل و علا پر بدع یعنی حکم دیگر پشیمان ہونا، بچتا کر بدل دینا یا پہلے مصلحت کا علم نہ ہونا بعد کو مطلع ہو کر تبدیل کرنا مانیں یا حضرة ﷺ پر تبلیغ دین متین میں تقیہ کی تہمت رکھیں۔ الی غیر ذالک من الکفریات۔ (اس کے علاوہ دیگر کفریات) پر یہ لوگ یقیناً قطعاً اجماعاً کافر مطلق ہیں اور ان کے احکام مثل مرتد ”فتاویٰ ظہیریہ و فتاویٰ ہندیہ“ ”وحدیقہ ندیہ“ وغیرہا میں ہے۔“ احکامہم احکام المرتدین“ (ان کے احکام مرتدین والے ہیں) آج کل کے اکثر بلاد بلکہ تمام رفاض تبرائی اسی قسم کے ہیں کہ وہ عقیدہ کفریہ سابقہ میں ان کے عالم، جاہل، مرد، عورت سب شریک ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۱، ص: ۳۳۵، ۳۳۶، مطبوعات پور بندر، گجرات)

وہابیہ و یانہ سے اختلاف کی مثال: تحذیر الناس مصنفہ قاسم نانوتوی، حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی، براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد امیٹھوی وغیرہ کی کفریات صریحہ و اقوال ملعونہ سے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی توہین اور بعض ضروریات دین کا انکار ہوتا ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں اور اہل سنت و جماعت کے بنیادی عقائد سے متصادم بھی۔

ذیل میں مذکورہ بالا کتابوں کی بعض کفری عبارتیں پیش کی جاتی ہیں:

مثلاً تحذیر الناس میں ہے ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولسکن

رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے (ص: ۳) اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (ص: ۱۳) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا (ص: ۲۵) مذکورہ بالا عبارت میں حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کا صاف انکار ہے۔ اور حضور کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین کا انکار بالاجماع کفر ہے الا شباه والنظائر میں ہے۔ اذالم يعرف ان محمداً ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات۔

اور درمختار میں ہے وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر لا یصح الاقتداء صحیح نہیں۔ (درمختار، ج: اول، ص: ۳۷۷، مطبوعہ بیروت) براہین قاطعہ میں ہے۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت کوئی نص قطعی ہے۔ (ص: ۵۱)

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہوا کہ انیسٹھویں کا عقیدہ یہ ہے کہ شیطان کا علم حضور اقدس ﷺ سے زائد ہے مولوی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ کی تصدیق کی ہے اس لئے اس کا بھی یہی عقیدہ ہوا۔ نسیم الریاض میں فرمایا ”من قال فلان اعلم منه ﷺ فهو سابع حکمہ حکمہ الساب“۔

حفظ الایمان میں ہے ”آپ ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ

مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کہ کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (ص: ۸) اس عبارت میں مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس ﷺ کے علم پاک کو ہر کس و نا کس حتی کہ بچوں، پا لگوں اور انتہائی ذلیل چیزوں تمام حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی۔ حفظ الایمان ص: ۸ کی عبارت بھی نبی کی توہین اور قرآن پاک کی بہت سی آیتوں کے انکار پر مشتمل ہے جو بلاشبہ کفر صریح ہے مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جو بھی شان الوہیت و رسالت میں اونٹنی سی گستاخی کرے وہ کافر ہے۔ امام قاضی عیاض نے ”شفا شریف“ میں علامہ ابن عابد بن شامی نے رد المحتار میں نقل فرمایا ”اجمع المسلمون علی ان شاتمہ کافر من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر“ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی ﷺ کی توہین کرے وہ کافر ہے ایسا کہ جو اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اسی بنا پر یہ چاروں تو کافر ہیں ہی ان کے علاوہ جو بھی ان چاروں کے کفریات مذکورہ بالا میں سے کسی ایک پر قطعی، یقینی، حتمی طور پر مطلع ہو اور انھیں مسلمان جانے، کافر نہ کہے تو وہ بھی کافر ہے۔ اور یہی علماء عرب و عجم، حل و حرم، ہند و سندھ کا متفقہ فتویٰ ہے جو فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں بار بار چھپ چکا ہے اور امام اہل سنت مجدد اعظم سیدنا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ الرضوان فتاویٰ رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں دیوبندیوں کے عقائد تو وہ ہیں جنکی نسبت علماء حرمین شریفین نے بالاتفاق فرمایا ہے کہ ”من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر“ جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۵۴)

طاہر القادری ان اقوال کفریہ صریحہ قطعیہ پر قطعی، یقینی، حتمی طور پر واقفیت و آگاہی کے باوجود ان کے قائلین کی تکفیر نہیں کرتا ہے بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے اور ان کے پیچھے

نمازیں پڑھتا ہے اس لئے بمطابق حسام الحرمین طاہر القادری بھی کافر مرتد ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں طوائف مذکورین وہابیہ و نیچریہ و قادیانیہ و غیر مقلدین و دیوبندیہ و چکڑلویہ ”عذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین“ ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کافر مرتدین ہیں۔ ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر لازم تھے جیسے۔
۲ نمبر والا دہلوی مگر اب اتباع و اذنا ب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً جماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ ”من شک فی کفرہ فقد کفر“ جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (جلد: ۶، ص: ۹۰) مزید ہے۔ اب وہابیہ میں کوئی ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو خواہ وہ غیر مقلد ہوں یا بظاہر مقلد۔ اھ

(فتاویٰ رضویہ، جلد: سوم، ص: ۱۷۰)

مزید فرماتے ہیں ”یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی و نیچری غرض جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو سب مرتد، کافر ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا اور سلام علیک کرنا، ان کی موت و حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف، ج: ۶، ص: ۹۵)

امام اہل سنت مجدد اعظم سیدنا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی مذکورہ بالا فقہی عبارات و تصریحات سے اظہر من الشمس و امین من الامس ہو گیا کہ وہابیہ، دیابند، نیچریہ، قادیانیہ، غیر مقلدین و غیرہ فرق باطلہ منکرین ضروریات دین اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہیں۔

اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ ان کا اختلاف اہل سنت و جماعت کے ساتھ اصولی و بنیادی ہے۔ اس بنیاد پر فقہائے اسلام نے انھیں کافر و مرتد مانا اور ان کے رد و ابطال میں سعی

بلغ فرمائی اور ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ناجائز و حرام قرار دیا۔ اب طاہر القادری کے نزدیک یہ اختلاف محض فروعی ہیں۔ اس لئے وہ ان کی تھلیل و تکفیر بلکہ تنقید و تنسیخ سے سختی سے منع کرتا ہے۔ گویا طاہر القادری کے نزدیک حضرت عائشہ صدیقہ پر بدکاری کا الزام لگانا، حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار، قرآن کو بیاض عثمانی ماننا اسے محرف و مبدل ماننا، ائمہ اطہار کو انبیاء سے افضل ماننا، حضور کو آخری نبی ماننے سے انکار کرنا، نبی کی توہین کرنا کفر نہیں بلکہ اسلام ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے اسکے نزدیک کفار و مرتدین نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ یہیں سے طاہر القادری کا حکم بھی واضح ہو گیا کہ ”وہ کافر مرتد“ ہے۔ کیونکہ کفر کو اسلام سمجھنا اور کافر کو مومن و مسلمان سمجھنا خود کفر ہے۔

یہود و نصاریٰ طاہر القادری کی نظر میں :- طاہر القادری نے بار بار اپنے تقریروں میں کہا ہے کہ ”پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non-Believers) کی تقسیم آتی ہے نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں۔ مذہب اس کا کوئی بھی ہو، تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز (اہل ایمان) میں شمار ہوتے ہیں یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔ (C.D مسٹر طاہر القادری)

اس مقام پر طاہر القادری نے یہود و نصاریٰ کے کفر کا انکار کر کے اپنے کفریات میں ایک اور کفر کا اضافہ کر لیا ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ جو رسول پر ایمان نہ لائے اہل کتاب ہونے کے باوجود کافر ہیں ان کو کافر نہ ماننا اور ان کو اہل ایمان میں شمار کرنا قرآن کی تکذیب اور کھلا ہوا رد ہے (آیت: ۸) الذین آتینہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابنائہم وان

فريقاً منهم ليكنتمون الحق وهم يعلمون. اور ساتواں پارہ میں یوں فرمایا۔ الذین
 خسروا أنفسهم فهم لا یؤمنون. اور پہلے پارہ میں صاف طور سے ارشاد ہوا ”وكان من
 قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءهم ما عرفوا کفروا به فلعنة اللہ علی
 الکفرین۔ یہود و نصاریٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے تھے جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں
 اور ان میں ایک گروہ دانستہ حق کو چھپاتے ہیں وہ جنہوں نے اپنی جان خسارہ میں ڈالی وہ ان
 پہچانے ہوئے نبی پر ایمان نہیں لائے اس سے پہلے اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے
 تھے جب وہ جانا پہچانا تشریف لایا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت کافروں پر۔ (آیت: ۶۰)
 ان الدین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین او توالی کتب الا من بعد ما جاءهم
 العلم بغیا بینهم و من یکفر بآیت اللہ فان اللہ سریع الحساب فان حاحوک فقل
 اسلمت وجهی للہ و من اتبعن و قل للذین او توالی کتب والامین اسلمتم فان
 اسلموا فقد اهتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ واللہ بصیر بالعباد. بیشک اللہ کے
 نزدیک دین ہی اسلام ہے۔ یہود و نصاریٰ نے دانستہ براہ سرکشی اس کا خلاف کیا اور جو اللہ کی
 آیتوں سے کافر ہوا بے غم نہ ہوا اللہ جلد حساب لینے والا ہے اگر وہ تم سے جھگڑیں تو فرما دو کہ
 میں اور میرے پیرو تو سب اللہ کے لئے اسلام لائے اور یہود و نصاریٰ اور مشرکین سب سے
 کہو کیا تم مسلمان ہوئے ہو اگر اسلام لائیں تو راہ پا جائیں اور منہ پھیریں تو تم پر صرف
 پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۶، ص: ۱۶۵، ۱۶۶) مجدد
 اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں ”امام قاضی
 عیاض رحمہ قدس سرہ العزیز شفا شریف میں فرماتے ہیں: الا جماع علی کفر من لم یکفر
 احداً من النصری والیہود و کل من فارق دین المسلمین أو وقف فی تکفیرهم او

شك قال القاضي ابوبكر لان التوقيف والاجماع اتفقا على كفرهم فمن وقف في ذلك فقد كذب النص والتوقيف (او شك) فيه والتكذيب والشك فيه لا يقع الا من كافر۔ یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یہودی اور جو کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہو گیا کافر نہ کہیں یا اس کے کافر ہونے میں توقف کرے یا شک، امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی ہے کہ نصوص شرعیہ و اجماع امت ان کے کفر پر متفق ہیں تو جو ان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص اور شریعت کی تکذیب کرتا ہے یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: ۶، ص: ۲۷۱)

مذکورہ بالا جزئیات سے ظاہر ہو گیا کہ طاہر القادری نے یہود و نصاریٰ کے کفر کا انکار کر کے نصوص کثیرہ کا انکار کر دیا جو صراحتہ کفر ہے اگر مذکورہ بالا تحریر اور بیان ڈاکٹر طاہر القادری کا ہے تو مذکورہ بالا آیات و جزئیات و ارشادات ائمہ و شواہد سے واضح و عیاں ہو گیا کہ طاہر القادری گمراہ و بد دین اہل سنت و جماعت سے خارج کافر و مرتد ہے عوام اہل سنت پر لازم ہے کہ مکمل طور پر اس سے اجتناب کریں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمادیا اما ینسبنک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔ هذا ما ظهر لي والعلم بالحق عندی عز وجل و علمہ اتم واحکم واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عالمگیر الرضوی المصباحی عفی عنہ

خادم تد ریس واقفاء اسحاقیہ جو دھپور (راج)

۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

طاہر القادری کا علمائے اہل سنت کے سوالات کے جوابات

دینے سے صاف انکار

حضرات! پروفیسر طاہر القادری فروری ۲۰۱۲ء کو ہندوستان کے دورے پر آئے اور کئی ایک بڑے شہروں میں اپنے پروگرامات بھی کرتے رہے۔ حیدرآباد کے دورے میں حضور محمدؐ کا کبیر مدظلہ العالی کی سرپرستی میں حضرت مفتی اختر حسین اور دیگر علمائے مندرجہ ذیل ۹ سوالات ان کے پاس بھیجے کہ علما کا ایک وفد حیدرآباد آ رہا ہے۔ آپ ان کے روبرو ان سوالات کے جوابات اثبات یا نفی میں تحریر کر دیں تاکہ آپ کا موقف واضح ہو جائے اور انتشار کا ماحول ختم ہو جائے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ان علما کے سامنے اپنا موقف واضح کر کے انتشار کو ختم کرتے۔ مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ جوابات دینے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں نہ کسی سوال کا جواب دوں گا اور نہ ہی کسی سے ملوں گا۔

غور فرمائیں! کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ علمائے اہل سنت سے ملاقات اور اپنے موقف کی وضاحت۔ دراصل اس میں ان کا اصلی چہرہ منکشف ہو رہا تھا اور سارا بھرم فاش ہو جاتا اگر وہ ایسا کرتے تو۔ بحمدہ تعالیٰ علمائے اہل سنت اپنی ذمہ داری ہر طور سے نبھاتے رہے جہاں وہ گیا اس کا تعاقب کیا مگر اسے راہ درست پر نہ آنا تھا وہ نہ آیا لیکن اتمام حجت قائم ہو گئی۔ اب قارئین مندرجہ ذیل سوالات ملاحظہ فرمائیں جو طاہر القادری کو بھیجے گئے تھے۔

محمد نصیر احمد رضوی قادری

جامع مسجد باسنی

جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب

السلام علی من اتبع الهدی

آپ کی متعدد کتب اور خطبات و بیانات دیکھنے اور سننے میں آئے، جن میں بہت سی باتیں عقائد اہل سنت و جماعت اور قرآن وحدیث کے ارشادات کے صریح خلاف ہیں۔ چونکہ آپ اپنی تحریر و تقریر میں اہل سنت و جماعت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نام لیتے ہیں اور اپنے بیانات سے اپنا سنی ہونا ظاہر کرتے ہیں بلکہ عقیدہ شفاعت اور عقیدہ علم غیب وغیرہ پر مستقل کتاب بھی لکھ چکے ہیں۔

علمائے اہل سنت آپ کی دوطرفہ تحریر و تقریر سے سخت اضطراب میں ہیں، بریں بنا آپ کے بنیادی عقائد اور دینی موقف کو جاننا چاہتے ہیں، چنانچہ آپ سے چند سوالات کے جوابات صرف اثبات یا نفی میں مطلوب ہیں امید کہ آپ ان کے جوابات دے کر اپنے اعتقادی موقف کی مکمل وضاحت کریں گے اور اختلاف و انتشار کا ماحول ختم کرنے میں معاون ہوں گے۔

علمائے اہل سنت و جماعت ہندوستان

سوالات

- (۱) آج دنیا بھر میں بنام مسلم جتنے فرقے پائے جاتے ہیں، آپ کے نزدیک ان کے درمیان عقیدے کا اختلاف ہے یا صرف فروغی اختلاف ہے؟
- (۲) اہل سنت و جماعت کے علاوہ جو فرقے بنام مسلم موجود ہیں، ان میں قادیانی، وہابی، دیوبندی اور رافضی کے بارے میں علمائے اہل سنت کا جو موقف ہے، یعنی ان کی تکفیر، آپ کے نزدیک یہ موقف حق و درست ہے یا نہیں؟

(۳) آپ کے نام سے شائع کتاب بنام ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو“ کیا یہ آپ ہی کی تصنیف ہے اور اس کے تمام مندرجات خصوصاً درج ذیل عبارت سے کیا آپ متفق ہیں کہ ”بھگد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے، اس لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانش مندی اور قرین انصاف نہیں ہے“ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو، ص: ۶۵)

(۴) جن علمائے حق نے وہابی، دیوبندی، رافضی وغیرہ باطل فرقوں کی تکفیر کی، ان کے متعلق آپ کا کیا نظریہ ہے؟

(۵) کیا آپ کا نظریہ یہ ہے کہ وہابی اور شیعہ کے پیچھے بھی اہل سنت کی نماز ہو جاتی ہے، جیسا کہ رسالہ ”دید و شنید“ میں آپ کا ارشاد ہے کہ ”میں شیعہ اور وہابی علما کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا، جب بھی موقع ملے، ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔“ (رسالہ ”دید و شنید“، ص: ۹ تا ۱۱، ۱۱ اپریل ۱۹۸۶ء)

(۶) سید الانبیا، خاتم النبیین، سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا منکر کافر ہے یا اہل ایمان ہے؟

(۷) قرآن کریم میں عہد رسالت کے یہود و نصاریٰ کو انکار نبوت محمدی کی بنا پر کافر کہا گیا، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: (۱) ”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ.“ (البینۃ: ۶) (۲) ”لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ.“ (البینۃ: ۱)

اب جو شخص ان یہود و نصاریٰ کو اہل ایمان کہے اور ان کو کفار میں شامل نہ مانے، وہ قرآن کا منکر ہے یا نہیں؟

(۸) آپ نے اپنی ایک تقریر میں اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو اہل ایمان (بی لیورز) کہا اور آگے چل کر یہ بھی کہا کہ یہود و نصاریٰ کفار میں شامل نہیں ہیں، آپ کا یہ قول قرآن کریم کا رد اور اس کا انکار و تکذیب ہے یا نہیں؟

(۹) قرآن وحدیث اور ارشادات ائمہ کرام میں کس مقام پر عہد رسالت سے لے کر آج تک کے یہود و نصاریٰ کو اہل ایمان میں شامل مانا گیا ہے اور یہ کس جگہ تحریر ہے کہ یہود و نصاریٰ کافر نہیں؟

جناب ڈاکٹر صاحب! یہ سوالات محض اظہار حق اور انکشاف حقیقت کے لیے آپ کے پاس بھیجے جا رہے ہیں۔ علما کا وفد آ رہا ہے۔ اپنے قلم سے ان کے سامنے پہلی فرصت میں جوابات دے کر شک و تردید اور اختلاف و انتشار کی تازیکیوں کو دور کر دیں۔

فقط

علمائے اہل سنت و جماعت ہندوستان

مرتب سوالات بحکم حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب دامت برکاتہم

محمد اختر حسین قادری

خادم افتادہ درس: دارالعلوم علیہ، جہد اشاہی، بستی، یوپی

قاضی شریعت ضلع سنت کبیر نگر، یوپی

۴ ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ ۲۷ فروری ۲۰۱۲ء بروز دوشنبہ مبارک

باب چہارم

مقالات

طاہر القادری اپنے بیانات کے آئینے میں

حضرت مفتی شعبان علی نعیمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (اے محبوب) بلائیے (لوگوں کو) اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے۔ برصغیر یعنی غیر منقسم ہندوستان میں مذہب اسلام کی آمد دراصل علماء ربانین اور صوفیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہی مرہون منت ہے اور آیت کریمہ مذکورہ پر عمل کرتے ہوئے تعلق باللہ اور اخلاق بالرسول سے متصف و مزین ہو کر جدھر بھی گئے ان کی عالی وقار بارگاہوں میں خلق خدا کی بھیڑ لگ گئی اور اب ان کا عالم یہ تھا کہ بقول شاعر۔

ان کا سایہ اک تجلی نقش پا ان کا چراغ یہ جدھر گزرے اُدھر ہی روشنی ہوتی گئی

ان حضرات کا واضح فرق بین الحق والباطل اور اصل مقصود خالق و مخلوق کے درمیان صریح تفاوت رکھتے ہوئے ”تقدیس الوہیت“ کی پاسداری اور ”ناموس رسالت“ کا تحفظ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نفوس قدسیہ اور ان کے متوسلین ہر دور میں عظمت الوہیت اور شان رسالت کی حفاظت کے لئے بہت چوکنا اور حساس رہے۔ یوں تو حضور سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد ہی منافقین اسلام نے اپنی عیاری و مکاری کے دبیز پردوں میں افکار و احکام اسلام اور احرام نبوت و رسالت کے خلاف مکر و فریب، سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے تانے بانے بننے اور جال پھیلانے شروع کر دیئے تھے جن کے انتہائی بھیانک اور خطرناک سلسلے دور رسالت مآب سے بعد زمانی کے باعث انتہائی دراز سے دراز تر ہوتے چلے گئے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اسلام کے ازلی وابدی دشمن صیہونیت کے علم

بردار یہودی اور تثلیث کے پرستار عیسائیوں کو ان کی اپنی نظر میں خوش گوار موقع ہاتھ آ گیا اور مسلمانوں میں سے کچھ درہم و دینار کے پجاریوں اور پیسوں کے لالچی مولویوں کو خرید کر افتراق بین المسلمین کی بیخ ڈال دی اور یہ خرید و فروخت دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ایک ایسا مقرر، مصنف اور مفکر کہ جس کی تقریر تصنیف اور فکر رسا کی تعریف کی جاتی تھی یک لخت بدل گیا اور دولت کی لالچ میں آ کر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث پاک کا مصداق بن گیا جس میں سرکار نے فرمایا تھا کہ قرب قیامت میں سارے کفر ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ یہ بد نصیب انسان پاکستان کا ڈاکٹر طاہر القادری ہے۔ آنجناب کا نظریہ یہ ہے بلکہ بشکل تحریر و تقریر پر چار یہ ہے کہ ”کچھ نہیں سب ایک ہو جاؤ، سب مدارس و مکاتب ایک کر لو، جہاں قادیانی، وہابی، شیعہ، سنی، دیوبندی وغیرہ مقلد کبھی ہوں (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) نظریہ مذکورہ بالا ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ سے ماخوذ ہے۔ خدا کی قسم صلح کلیت اور دین بیزاری کی حد ہو گئی۔ کیا ایک مذہبی مفکر اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا کہ حق و باطل کس قانون اور کون سے اصول کے تحت اکٹھا ہو سکتے ہیں؟

صرف اسی قدر پر اکتفا نہیں، میرے پاس تو یہودیت نوازی، ہنودیت نوازی اور عیسائیت نوازی کے بھی پختہ ثبوت موجود ہیں، ملاحظہ ہو

(۱) عیسائیوں کے گر جا گھر میں کرمس کے موقع پر بڑے پادری (بشپ انڈریو فرانس) کے ساتھ کراس پر موم بتی روشن کرتے ہوئے۔

(۲) ۲۴ ستمبر ۲۰۱۱ء بمبلی لندن میں ایک کانفرنس منعقد کیا جس میں ہندو پنڈت، سکھ، عیسائی، یہودی، بدھسٹ کے بڑے رہنماؤں کو مدعو کر کے ان کے ساتھ شانہ بشانہ

شریک کانفرنس رہے۔

(۳) ”منہاج القرآن“ یہ ڈاکٹر طاہر القادری کا شہرہ آفاق ادارہ ہے اس کی طرف سے ”میری کسمس“ کا انعقاد کر کے پادریوں کے ساتھ کسمس کیک کاٹ رہے ہیں۔

نوٹ:- ان سب کی فوٹو کاپیاں میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی شواہد ہیں طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ ضرورت پڑی تو سب کو ظاہر کر دیا جائے گا۔

آدم برسر مطلب:- مصنف تصانیف کثیرہ، مناظر اہل سنت، مفتی اعظم ہاسنی، ناگور شریف مخلصی و محبی حضرت علامہ مولانا ولی محمد صاحب رضوی دامت فیوضہم ایک ذمہ دار عالم فاضل ہیں جن کے زیر نگرانی کئی سو مدرسے صوبہ راجستھان میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ چل رہے ہیں اور سارے مدرسوں پر آپ کی کڑی گرفت یکساں ہے۔

زیر نظر مقالہ آپ کی بالغ نظری اور علوم و فنون کی بالیدگی کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے اپنے مقالہ میں ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ کے سارے ہفوات، خرافات، ایمان سوز عبارات کا پورا کچا چٹخا نہ صرف بیان کر دیا ہے بلکہ انتہائی بالغ نظری کے ساتھ ان سب کا رد بھی فرمایا ہے اور چھپے ہوئے چہرے کو اس طرح بے نقاب کر دیا ہے کہ شہرہ چشم بھی دیکھ لے۔ مولائے کریم کا کرم ہے کہ یہ کام مولانا موصوف سے باحسن وجوہ لے لیا۔ میں مولانا موصوف کے مقالے کے ایک ایک لفظ سے متفق ہوں اور اس کی توثیق و تصدیق کرتا ہوں۔ خدائے قادر و قدیر مولانا موصوف کی سخی جمیلہ اور مقالہ جلیلہ کو ذریعہ ہدایت فرمائے، آمین

شعبان علی نعیمی غفر لہ القوی

خطیب نوری جامع مسجد، باندہ ممبئی (۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۲۰۱۱ء)

طاہر اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے

حضرت مولانا سید سراج اظہر رضوی ممبئی

کیا دور آگیا (اللہ محفوظ رکھے) کہ ہر چہار جانب فتنوں کا بازار گرم ہے اور ہر روز نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں، ایمان بچانا مشکل ہو گیا، ہاتھ میں چنگاری لینے کے مانند، انہیں فتنوں میں ایک عظیم فتنہ فتنہ طاہر ہے جو پاکستان سے جنم لیا اور آج ایک عالم کو اپنی لپٹ میں لے رہا ہے۔ یہ ہماری ہی کوتاہی کا نتیجہ ہے کہ آج گمراہیت و بد مذہبیت اس قدر پروان چڑھ رہی ہے۔ اگر آج ہم ان بد مذہبوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں وغیرہا فرقبائے باطلہ کا رد کرنا بند نہیں کرتے تو آج ہمیں یہ دن دیکھنا نہیں پڑتا۔ یہ سب دین ہے ان صلح کلی جماعتوں کا، لہذا آج کے اس پر فتن دور میں ان کا رد بھی نہایت ضروری ہے کہ یہ اپنے اندر اصلاح پیدا کریں۔

آج مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کافر و مشرک ہیں قرآن اعلان کر رہا ہے: وَقَالَتِ الْيَهُودُ عِزِّيْرُ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهَوْنَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلِ قَاتِلِهِمُ اللَّهُ أُنَى يُؤْفَكُونَ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَمَا أُمُّرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ (پارہ: ۱۰، سورہ توبہ، آیت: ۳۰/۳۱)۔ یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں، اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں، انہوں نے اپنے جو گیوں اور پادریوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اس کے علاوہ بہت ساری آیتیں یہود و نصاریٰ کی تکفیر پر شاہد ہیں جس سے یہ واضح ہے کہ یہودی اور عیسائی مشرک و کافر ہیں کہ انہوں نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا مانا اور ان کی پوجا کی اور اسی طرح عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو خدا بنایا اور ان کی پوجا پاٹ کی۔ لیکن طاہر کہتا ہے کہ یہودی اور عیسائی کافر نہیں ہیں۔ اس کا یہ کہنا صراحتاً قرآن کا انکار ہے۔

بہار شریعت (حصہ ۹: ص ۱۳۹) پر فرمایا کہ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ اور طاہر نے تو صراحتاً خدا اور رسول کے کلام کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ جل جلالہ، اور رسول کریم ﷺ کی تکذیب کی اسی لیے یہ شخص دائرۃ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے۔

ڈاکٹر طاہر اپنے بیان میں کہتا ہے کہ پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں، علمی اصطلاح میں اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں، جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے، مذہب ان کا کوئی بھی ہو۔ تو جب بھی بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے، تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔

اخیر میں کہتا ہے کہ آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پر نہیں، آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے۔ اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے، تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (Event) کے لیے نہیں کھولی تھی ابدالآباد تک آپ کے لیے کھلی ہے۔

طاہر نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا، امام باڑوں میں جا کر تقریریں کیں، سنی شیعہ بھائی بھائی کے نعرے لگوائے اور یہ راگ الاپا کہ جو شیعہ سنی کو دو کرے اسے دو کر دو، اور مسٹر طاہر کے ایک مجمع میں اس کے استقبال کے موقع پر کثرت سے یہ نعرہ لگایا گیا ”مسلم مسیحی بھائی بھائی، مسلم مسیحی بھائی بھائی“ (CD)

ان عیسائیوں کو منہاج القرآن (جو اصل میں منہاج الشیطان ہے) میں بلا کر اپنی مسجد ان کے لیے کھول دیتا ہے اور کرسمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کھاتا ہے اور ان سے بغل گیر ہو کر اعلان کرتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہے۔ پھر وہاں کہا کہ جو آدمی عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کب نبی مانا کہ انہیں تم مسلمان مومن میں شمار کرتے ہو۔ (معاذ اللہ)

عیسائیوں کے کفر کا منکر ہو کر مسٹر طاہر نے بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ، اور حضور ﷺ کی تکذیب کی، وہ فرمائیں یہ کافر ہیں، یہ بکتا ہے نہیں، معاذ اللہ!

۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کو لندن میں بیس فاریونی کا نفرنس کے نام سے جلسہ منعقد کیا جس میں بہت سے الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کو جمع کیا۔ اسی کا نفرنس میں اسٹیج پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

‘Allah means god nothing else it is not special thing for muslim Allah is the Arabic word for god, for brahma, for lord, for the creator you know but you can raise any word spesified for your us remember our lord according to your own religion, so let

according to our own traditions and religions
remember our god.

یعنی اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں یہ مسلمانوں کے لئے خاص نہیں، اللہ عربی ہے لفظ گاڈ، برہما، لارڈ (رب) یا کریٹر (خالق) کے لئے لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لئے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کر سکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لئے خاص ہو۔ تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں! اپنے اپنے مذہب اور رسوم کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو اس کے بعد مسٹر طاہر اور اسٹیج کے نیچے مجمع نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا جب کہ اسٹیج پر جو کھلے کفار تھے سب خاموش رہے اس کے بعد طاہر اسٹیج پر موجود ایک ہندو پنڈت کی طرف بڑھا اور اسے مانگ دیتے ہوئے کہا:

"Any god you want to say any word probably any name according to your religion"

یعنی کوئی لفظ یا نام تم گاڈ کے لیے لینا چاہتے ہو تمہارے مذہب کے مطابق۔ پنڈت مائل لے کر ہرے رام ہرے کرشن اور داردار آواز میں بولتا رہا (یہ ہندو مذہب کا ایک منتر ہے جسے ہندو رام اور کرشن کی عبادت کرتے ہوئے بطور دعا کہتے ہیں جس کا معنی ہے رام اور کرشن میرے دکھ تکلیف کو دور کرو) جب پنڈت اپنا جاپ ختم کر چکا تب طاہر نے مانگ لے جا کر اسٹیج پر موجود ایک کرپچن کو دیا، کرپچن نے کہا: Jesus Jesus Jesus "father god amen" یعنی جیسس جیسس جیسس فادر گاڈ امن (عیسائی لفظ جیسس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فادر گاڈ سے اللہ تعالیٰ مراد لیتے ہیں) اس کے بعد مسٹر طاہر مانگ ایک بوڈھٹ پجاری کے پاس لے گیا اور پجاری مانگ لے کر نمودہ جائے نمودہ جائے

بولنے لگا۔ گوتم بدھ کی عبادت کرتے ہوئے بودھسٹ ایسا کہتے ہیں جس کا معنی ہے بودھ کو میرا سجدہ اور مجھ کو اسی طرح اور کفار نے اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق اپنے معبود کا نام چنا۔ اس سب کے بعد طاہر نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کیا تو پھر اسٹیج کے سارے کفار خاموش رہے مگر ایک بودھسٹ نمودہائے اوم بدھائے کجبار ہوا۔

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اپنے ادارہ منہاج القرآن میں منعقدہ کرسس کی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”۱۲ ربیع الاول اور کرسس ڈے کو ایک اہمیت حاصل ہے۔“

(Web:www.minhaj.org، روزنامہ ”انصاف“، لاہور، ۳ جنوری ۲۰۰۶ء)

حالانکہ یہ روشن ہے کہ کرسس ڈے منانا، بائبل پڑھنا اور کرسس ڈے کو اپنا ایمان سمجھنا خالص عیسائیوں کا شعار ہے۔ اس کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ جس میں اس نے وہابی، دیوبندی، رافضی، شیعہ، غیر مقلد کے مابین اختلاف کو فروغی اختلاف بتایا ہے اور لکھا ہے کہ ”بجاء اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروغی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرے کو چھوڑ کر محض فروغیات و جزئیات میں الجھ جانا اور اس کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیح کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔“ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو، ص: ۶۵) جب کہ ان وہابیہ دیانہ پر علمائے حل و حرم، ہندو سندھ نے ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ ”من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر“ یعنی جو ان کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ

بھی کافر ہے۔ یونہی قادیانیوں اور رافضیوں کا حال ہے چنانچہ قادیانیوں کے کافر ہونے پر پورا عالم اسلام متفق ہے، اور رافضیوں کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”هؤلاء القوم خارجون عن ملة الإسلام وأحكامهم أحكام المبتدعین“۔ یعنی یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے احکام ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ۲/۲۶۳)

لیکن ظاہر القادری انہیں کافر نہیں کہتے ہیں اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا بھی جائز سمجھتے ہیں صرف جائز ہی نہیں بلکہ موقع ملنے پر پڑھ بھی لیتے ہیں (معاذ اللہ)

شیعوں سے صرف اتحاد ہی نہیں بلکہ شیعوں کا امام خمینی کی تائید و تعریف میں تقریریں کی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تعزیت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ”امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور ہجری مروان حق (اللہ والے) میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے“۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹۸۹ء) حالانکہ خمینی کے عقائد وہی ہیں جو اثنا عشریہ کے عقائد ہیں۔ جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے ظاہر ہے۔ خمینی جس نے خلفائے راشدین کی شان میں گستاخیاں کی، قرآن کو ناقص مانا وغیرہ جس بنا پر ہمارے فقہائے کرام نے ان کی تکفیر کی ہے۔

عورت کی دیت مرد سے نصف ہے اور اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ ہے اور اجماع پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔ اس پر بحث کی اجازت نہیں، لیکن ظاہر القادری نے اس اجماع امت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے، جس پر اس کے استاذ حضرت علامہ قاری محبوب رضا خاں صاحب نے اس کی زبردست گرفت کی ہے اور سخت لہجے میں اس کے خلاف ایک استفتاء کے جواب میں لکھا ہے۔ اس کو ضال، مضل

، خارجہ معتزلی کہا۔ آپ نے لکھا: عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ ایک عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور اجماع سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے۔ اس پر بحث کی اجازت نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی کے لئے اجماع سکوتی کے آگے تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کا منکر ضال، مضل، خارجی یا معتزلہ ہو سکتا ہے، صحیح العقیدہ سنی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پروفیسر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دیت عورت مرد کی دیت کے برابر ہونے کا ادعا کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی ہے۔ اور آگے لکھتے ہیں: جو شخص اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ اہل سنت و جماعت کے خلاف کرے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے، وہ قطعاً یقیناً اہل سنت سے خارج، گمراہ، ضال، مضل، متبع خارج یا معتزلی ہے، سنی قادری ہرگز نہیں ہے۔ چاہے اپنے منہ سے ہزار بار کہے کہ میں سنی قادری ہوں۔ بحکم حدیث ”من شذ شذ فی النار“ کا مستحق ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث ”علیکم بالجماعۃ“ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (جلد ۲، ص: ۳۵)

علاوہ ازیں بہت اس کی بہت ساری خرافات اور کفری عقائد ہیں، جس کی بنا پر علمائے ہند و پاک نے خصوصاً حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف، حضرت علامہ قاری محبوب رضا خاں (جو طاہر کے اساتذہ میں سے ہیں) محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ، مفتی فضل رسول سیالوی و دیگر علمائے کرام نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور لکھا ہے کہ طاہر القادری بد مذہب و گمراہ ہے۔ اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اسلام سے اس کا نام کا بھی رشتہ نہیں، وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہے۔

مسلمانوں! جاگ جاؤ۔ اس وصالِ رواں صدی سے اپنے ایمان و عقیدے کو محفوظ رکھو اور غوثِ اعظم، مجددِ الف ثانی اور مجددِ مآقہ حاضرہ امام احمد رضا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک پر سختی اور مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہو کہ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو۔ یہی اعتصام باللہ ہے۔ اسی مسلک پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور تمام بے دینوں و بد مذہبوں سے دور و نفور رہو، یہی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کی راہ ہے۔

الحاج سید سراج اظہر قادری

سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت

خطیب و امام رضا جامع مسجد

سید ابوالہاشم اسٹریٹ، ممبئی ۴۰۰

ہوشیار، خبردار پروفیسر طاہر القادری ایک فتنہ ہے

حضرت مولانا عبدالسلام رضوی بریلی شریف



پروفیسر طاہر القادری بانی ادارہ ”منہاج القرآن“ لاہور کے متعدد ایسے اقوال و افعال ہیں جن کی روشنی میں اس شخص کی گمراہی و بے دینی میں کوئی شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ ان میں سے بعض یہ ہیں

(۱) ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا: میں شیعہ اور وہابی علما کے پیچھے نماز پڑھنا پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (انٹرویو، رسالہ ”وید و شنید“ لاہور، اپریل ۱۹۸۹ء)

(۲) اپنی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ میں لکھا: دیوبندیت، بریلویت اور شیعیت میں کوئی فرق نہیں، صرف تعبیری اختلاف ہے۔

(۳) انہوں نے یہ بھی کہا: ہماری مسجدیں یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے کھلی ہیں کیوں کہ وہ ”Believers“ (یعنی اہل ایمان) میں سے ہیں۔

(۴) پشاور میں دیوبندیوں کے ایک ادارہ کا سنگ بنیاد رکھا اور خطاب کیا ”جو جماعت بنا رہا ہوں محض اہل سنت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ، سنی سبھی شامل ہوں گے، ہمارے نزدیک شیعہ، سنی میں کوئی امتیاز نہیں (ففت روزہ چٹان، ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

اور یہ سارے اقوال ثابت و محقق ہیں۔ تاج الشریعہ، قائم مقام حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مدظلہ العالی سے سوال کیا گیا ”ڈاکٹر طاہر القادری کے مریدین و محبین کا اعتراض ہے کہ سیدی تاج الشریعہ اور دیگر علما کو

ڈاکٹر طاہر القادری کے بارے میں غلط اطلاعات دی ہیں جس کے مطابق انہوں نے بغیر تحقیق فتویٰ جاری کر دیا۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

حضرت تاج الشریعہ نے اس کے جواب میں پروفیسر مذکور کے مندرجہ بالا اقوال ذکر کرنے کے بعد فرمایا: یہ ساری وجوہ محقق ہیں، معلوم ہیں اور اس کے بارے میں یہ ساری باتیں متواتر ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر ہم لوگ طاہر القادری کو سنی نہیں جانتے۔ اور یہ غلط ہے کہ ہمیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے اور بغیر تحقیق اس کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

نیز پروفیسر صاحب کے اقوال کفریہ کی بنیاد پر آپ نے یہ بھی فرمایا ہے: لہذا اس کی بد مذہبی حد کفر کو پہونچنے میں کوئی شک نہیں (طاہر القادری کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ سے پوچھے گئے سوالات اور ان کے جوابات) یہ سوال وجواب حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ خطیب جامع مسجد، بامنی، ضلع ناگور، راج، کے مضمون کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہ مضمون راقم کے پاس ہے۔

پروفیسر مذکور کے عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر بتانے کی بنیاد پر پاکستانی علما (حضرت مفتی محبوب رضا بریلوی سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی، حضرت علامہ تقدس علی قادری، علامہ غلام رسول رضوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد) بہت پہلے یہ فتویٰ دے چکے ہیں کہ ”جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہل سنت و جماعت سے خلاف کرے کہ جس پر عمل واجب ہے وہ قطعاً یقیناً اہل سنت و جماعت سے خارج، گمراہ، ضال، مضل، متبع خارجی یا معتزلی ہے، سنی قادری ہرگز نہیں۔“ (فتنہ طاہری کی حقیقت)

جب علمائے دین پروفیسر مذکور جیسے کسی شخص کے بارے میں اس کی کفری و لادینی اقوال کی بنیاد پر شریعت مطہرہ کا حکم بیان فرماتے ہیں تو جہالت وضعف ایمان کے سبب بعض

لوگوں کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ تو اتنا بڑا عالم، محدث اور مقرر ہے وغیرہ وغیرہ۔
ایسے لوگوں کے لئے عرض ہے کہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص بھی کفر کا مرتکب ہوگا اور ضروریات دین میں سے کسی ضروری امر کا انکار کرے گا اور یہ کفر و انکار پایہ ثبوت کو پہنچ جائے گا، متحقق ہو جائے گا شریعت مطہرہ اس پر کفر کا حکم کرے گی خواہ وہ کتنا ہی بڑا مفسر و محدث یا واعظ و خطیب ہو۔ اس کا مفسر و محدث یا خطیب ہوا اسے حکم شرعی سے نہ بچائے گا۔

مسلمانوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ علمائے دین کے ارشادات اور فتاویٰ کے مطابق عمل کریں اور کسی کے علم اور ساخرانہ خطابت سے دھوکہ نہ کھائیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ پروفیسر مذکور کی صلح کلیت اور گمراہی و بے دینی ثابت و محقق ہو چکی ہے۔ لہذا مسلمان ان کی تقریر سننے اور ان کی کتابیں پڑھنے سے سخت پرہیز کریں کہ یہ ان کے عقیدہ و ایمان کے حق میں سخت نقصان دہ ہے۔ اگرچہ تقریر اور کتاب میں بظاہر ان کی سمجھ میں کوئی خلاف شرع یا خلاف عقیدہ بات نہ ہو۔ اور اس بات سے فریب میں مبتلا نہ ہوں کہ وہ حدیث کا بڑا علم رکھتے ہیں اور بلند پایہ مقرر و خطیب ہیں کہ یہ چیزیں آدمی کو صحت عقیدہ و ایمان کے ساتھ فضیلت بخشی ہیں ورنہ ان کی کوئی وقعت نہیں۔

ایسے لوگوں کی تقریر و تحریر کی مثال نشہ آور چیز کی طرح ہے کہ آدمی اس کے استعمال سے کیف و سرور محسوس کرتا ہے لیکن وہ غیر شعوری طور پر بتدریج اس کو نقصان پہنچاتی رہتی ہے اور انجام کار اس کی صحت و تندرستی کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہم سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے اور ہمیں ہر فتنہ سے بچا کر ہمارے ایمان و عقیدہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین

فضیلۃ الشیخ حضرت مفتی ولی محمد صاحب مدظلہ العالی نے یہ مجموعہ تیار کر کے وقت کی

ایک اہم ترین ضرورت کی تکمیل فرمائی ہے رب تبارک و تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اسے اہل اسلام کے حق میں فتنوں اور گمراہیوں سے حفاظت کا ذریعہ بنائے۔ اللہم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔ آمین، و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔ برحمتک یا أرحم الراحمین۔

عبدالسلام رضوی

خادم تدريس جامعه نوريه رضويه

باقر سنج، بریلی شریف، یوپی

۲۹ ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ / ۲۳ مارچ ۲۰۱۲ء بروز جمعہ مبارکہ

ثف ہے ایسی مصلحت پر

حضرت مولانا مفتی محمد یونس رضا بریلی شریف

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم والہ وصحبہ اجمعین
مخالفین اسلام، کفار و مشرکین، منافقین، ملحدین، صلح کلی و مرتدین کے لئے اسلام کا
کیا حکم ہے، مسلمانوں کو ان جہنمیوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے قرآن و احادیث اس پر ناطق
ارشادات صحابہ و صحابیات، اقوال مجتہدین اس پر شاہد ہیں۔

مسلمانو! یہ خالق کائنات، رب العالمین رحمن ورحیم، قہار و جبار اور اس کے مقدس
بندے انبیائے کرام رسولان عظام علیہم السلام بالخصوص افضل الکائنات بالاتفاق،
سید السادات علی الاطلاق، خلیفۃ اللہ فی السموات والارضین، امام
الانبیاء والمرسلین حضور پر نور، سراپا نور، سیدنا و سندنما، مولانا دلچانا، حضرت محمد مصطفیٰ علیہ
الرحمۃ والشاء کے بدترین دشمن ہیں۔ جب یہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کے نہیں تو بھلا تمہارے
کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ جہاں موقع پائیں گے، تمہیں مشقت و مصیبت میں مبتلا کر دیں گے۔
قرآن عظیم فرماتا ہے: یأیہا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لایالونکم
خبالا و دوا ما عنکم قد بدت البغضاء من افواہہم و ما تخفی صدورہم
اکبر قد بینالکم الآیت ان کنتم تعقلون۔

(سورہ آل عمران: آیت ۸۱)

اے ایمان والو! اپنے غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے
ان کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا، دشمنی ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ
جوان کے سینوں میں چھپی ہے اور بڑی ہے بے شک ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں صاف

بیان فرمادیں اگر تمہیں عقل ہو۔

مخالفین اسلام، دشمنان خدا و رسول نے اسلام و مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ مسلمانوں کے گھر سے ہی مسلمان کو خرید اور اسلام و مسلمان کو ناقابلِ تلاقی نقصان پہنچایا، ان کے ہاتھوں بک کر اسلام کو صورتِ مسخ کرنے والوں کی ایک لمبی فہرست ہے، مثلاً شیخ نجد محمد ابن عبد الوہاب، امام ابو ہبیبہ اسماعیل دہلوی، سید احمد رائے بریلوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد میٹھی، اشرف علی تھانوی، مرزا غلام احمد قادیانی، ابو الاعلیٰ مودودی، سر سید احمد خاں وغیرہم، یہ وہ جملگاتے بد نما داغ ہیں جو خود تو ڈوبے اور نہ جانے کتنوں کو ڈوبا گئے، یہ سب ایسی جماعتوں کے مقتدا و پیشوا ہیں جن کے مذہب میں تعظیمِ نبی شرک اور ان کی گستاخی، توہین و تنقیص عین ایمان ہیں، ان سے متعلق خالق کائنات رب ذوالجلال کا فتویٰ ہے۔

لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله
ورسوله ولولا كانوا اباہم او ابنائہم او اخوانہم او عشیرتہم۔

(سورہ مجادلہ، آیت ۲۲)

یعنی تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ اور قیامت کے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالفوں سے اگرچہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔

ولا تتركوا الى الذين ظلموا فتمسکم النار۔

(سورہ توبہ آیت ۳۲)

یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

اور افضل الکائنات، وجہ وجود کائنات، فخر موجودات، امام الرسل، شارح علیہ اسلام کا فتویٰ ہے: مستدرک للحاکم ۳/۲۳۶ پر ہے: حضرت سیدنا انس ابن مالک سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا واصهارا، وسیأتی قوم یسبونہم وینقصونہم فلا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تؤاکلوہم ولا تناکحوہم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم۔ یعنی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تو تم نہ ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ پانی پیو، نہ کھانا کھاؤ، نہ شادی کرو نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ پڑھو۔

مسلمانو! اللہ و رسول کے فتویٰ سے بڑھ کر کس کا فتویٰ ہے۔ قرآن و احادیث میں ان مخالفین اسلام، دشمنان خدا و رسول سے متعلق صریح احکام موجود ہیں۔ یاد رہے اسلام کے قوانین اختراعی نہیں کہ کوئی چاہے تو کسی کو مسلم قرار دیدے اور کسی کو دائرہ اسلام سے خارج بلکہ تکفیر و عدم تکفیر کے منضبط قوانین و ضوابط، آئین و اصول، اصول شرع (کتاب اللہ، احادیث، اجماع، قیاس) میں موجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فتاوے کا اہل بنایا ہے، ان پر شرعی ذمہ داری ہے کہ جب کبھی ضرورت پڑے فتاوے صادر کریں اور شریعت کا تحفظ فرمائیں۔ یہ حقیقت ہندی مسلمانوں کی تاریخ پر معمولی نگاہ رکھنے والے پر عیاں ہے کہ ہندوستان میں سنیت رائج تھی مگر جب امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی فکر عام ہوئی تو اسلام کے نام پر دو طبقے وجود میں آئے۔ ایک تقلید شخصی کا منکر جس نے اہل حدیث سے شہرت حاصل کی۔ دوسرا تقلید کا قائل جس نے دیوبندی سے شہرت حاصل کی چونکہ ان کے معمولات

اہل سنت سے ملتے جلتے تھے اس لئے مؤخر الذکر طبقہ سے اہل سنت کو زیادہ نقصان پہنچا اس جماعت کے طواغیت اربعہ (نانوتوی، گنگوہی، انیسٹوی، تھانوی) نے قرآن و احادیث کی تصریحات کے خلاف باتیں لکھیں چھاپیں یعنی ان سے صریح کفریات کا صدور ہوا۔ تو علمائے اہل سنت بالخصوص امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ان کی کفری عبارتوں پر گرفت کی اور فتویٰ کفر صادر فرمایا۔ اور علمائے حرمین طہمین کے نام ایک استفتاء لیکر اپنے دوسرے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ تشریف لے گئے علمائے حرمین نے ان طواغیت اربعہ کو اسلام سے خارج اور مرتد قرار دیا اور فرمایا: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ مفتیان کرام و علمائے حرمین کے فتاویٰ و تصدیقات ”حسام الحرمین“ کے نام سے مشہور و مقبول ہے جس میں مسالک اربعہ کے مفتیان کرام کی تصدیق شامل ہے مکہ مکرمہ کے ۲۰ فاضل اور مدینہ منورہ کے ۳۱ فاضل کی تصدیقات اس پر ثبت ہیں۔ اور اسی فتویٰ پر مزید تصدیقات الصواریم الہندیہ فی رد مکر الدیوبندیہ میں ہیں۔ جس میں غیر منقسم ہندوستان کے دو سو اڑسٹھ علمائے کرام و مفتیان عظام شامل ہیں۔ اسی وجہ سے مسلک اہل سنت کا ایک تعارفی نام مسلک اعلیٰ حضرت ٹھہراتا کہ عوام اہل سنت دیوبندیوں کو بعض معمولات اہل سنت پر عامل دیکھ کر گمراہ نہ ہوں اور اہل سنت ممتاز نظر آئیں۔

ان تصریحات کے باوجود آج کچھ لوگ ان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اور رات و دن اسی تنگ و دو میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی صورت بھی ایک ہو جائیں مگر وہ قرآن و احادیث کا حکم بھولے بیٹھے ہیں یا جان بوجھ کر دنیاوی ہوس کی وجہ سے اس بلا میں کود رہے ہیں۔ ساتھ ہی مصلحت، ضرورت کا نعرہ بھی لگا رہے ہیں۔ کچھ ایسے ہی حضرات کے مصلحتی نعروں نے حوصلہ دینا شروع کر دیا ہے جن کا لازمی نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ بعض سنی علماء پہلے ٹھیک تھے مگر اب

وہ اسلام سے باہر ہیں۔ کیا طاہر القادری کی تازہ ترین مثال آپ کی نظر سے اوجھل ہے وہ سنیوں کا بے باک مقرر، مبلغ، مسلک حق کی اشاعت کرنے والا نہیں تھا؟ آج بھی عید میلاد النبی، علم غیب رسول، شفاعت رسول، میرت رسول کے موضوع پر اس کی ایسی لچھے دار تقریریں گونج رہی ہیں جو یقین کرنے نہیں دیتیں کہ وہ مسلک حق کا مبلغ نہیں ہے، وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے مگر افسوس حقیقت یہی ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے مخالفین اسلام کا ایجنٹ ہے۔ شیخ نجد کے لطن سے فتنہ و ہابیت نے جنم لیا تھا اور اب شیخ منہاجی کراچی کے لطن سے فتنہ طاہری جنم لے چکا ہے۔ اکابر علمائے پاکستان اور اکابر علمائے ہندوستان کے نظریات و فتاوے اور فیصلے صادر ہو چکے ہیں کہ طاہر القادری دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پہلے طاہر القادری نے سنی، شیعہ، وہابی، دیوبندی، وغیرہ کو ایک کرنے کا بیڑا اٹھایا اب وہ مسلمان، یہودی، نصرانی، وغیرہ کو ایک کرنے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ یہ انگریزوں کے ہاتھ بک چکا ہے اور اب پاکستان کم رہتا ہے انہیں کی گو میں بیٹھ کر انہیں آقاؤں کے یہاں زیادہ رہتا ہے اس کی متعدد کتابیں، کارنامے اسکی کفریات پر شاہد ہیں، انٹرنیٹ وغیرہ پر بھی خلاف شرع کام دیکھے جاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے، اگر ہم مصلحتوں کے نعروں سے باز نہ آئے تو وہ دن دور نہیں کہ ہم اپنے ہی آدمی اسی طرح کھوتے چلے جائیں گے۔

طاہر القادری کے عقائد و نظریات سے متعلق بعض فضلاء زمانہ کو اس کی پرانی تحریروں سے وہم ہو رہا ہے کہ وہ صحیح ہے مگر افسوس نہ جانے وہ کیوں اسکی اس جدید نظریات سے صرف نظر کر رہے ہیں۔ کیا یہ بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ نیا قول رائج اور پرانا مرجوح ہوتا ہے۔ کیا یہ فضلاء اس کی پرانی تحریروں اور نظریوں کو ہی اس کے سارے جدید کفری نظریہ اور کفری کارنامہ کو تو بہ سمجھ بیٹھے ہیں جن فضلاء کو وہم ہے ان سے گزارش ہے کہ وہ اس کی جدید

تحریروں کو پڑھیں موجودہ کارنامے دیکھیں خلاف شرع کاموں پر اس سے استفسار کریں پھر دیکھیں کہ کیا واقعی وہ بدل چکا ہے یا نہیں صرف پرانی تحریروں کا حیلہ کافی نہیں۔

اللہ تعالیٰ رحمت و انوار کی بارش برسائے علمائے اہل سنت پر کہ وہ آج بھی اس نازک دور میں شرعی احکام کو عام کرنے میں کوشاں ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک پر تنویر تحریر محبوب العلماء، صوفی باصفاء عالم باعمل، درویش صفت حضرت علامہ مفتی ولی محمد رضوی صاحب قبلہ خطیب و امام جامع مسجد باسنی ناگور راجستھان کی حضرت مولانا نصیر احمد صاحب، نائب خطیب و امام جامع مسجد باسنی نے دی جسے میں نے ملاحظہ کیا۔ ماشاء اللہ بہت خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت دینی کو قبول فرمائے اور اس رسالہ کا فیضان عام فرمائے۔

حضرت مفتی صاحب، مصلوب، راسخ العقیدہ عالم، کامیاب مبلغ، پابند شرع شیخ ہیں، فقیر نے بریلی شریف کے متعدد سیمیناروں اور باسنی میں دیدار کا شرف حاصل کیا ہے وہ یادگار اسلاف اور سرمایہ اہل سنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اہل سنت پر تادیر قائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم والہ وصحبہ اجمعین۔

از: یونس رضا مونس اویسی

واکس پرنسپل جامعۃ الرضا، بریلی شریف

مدیر: ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف

طاہر القادری کا قضیہ کیا ہے؟

حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

انسان جس دور میں جی رہا ہوتا ہے۔ یہ فطری امر ہے۔ اس دور کے حالات و مقتضیات سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ ان دنوں ڈاکٹر طاہری القادری کا بڑا شور ہے۔ ایک طوفان کھڑا ہے۔ ایک ہنگامہ پھا ہے۔ ایک نعرہ تو یہ ہے، مجددِ دو صدی طاہر القادری، جب کہ دوسرا نعرہ بڑے زور و شور سے یہ بلند ہو رہا ہے، طاہر الپادری مردہ باد۔ یہ دو مقتضائے نعرے ہیں۔ متبادل آوازیں ہیں۔ جو دور دور، الگ الگ کناروں سے سنائی دے رہی ہیں۔ سنی معاشرہ بیجان انگیز ہے۔ انتشار زدہ ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے ٹھہرے ہوئے دریا میں کسی نے کوئی بھاری پتھر پھینک دیا ہو۔ دریا بچھرا ہوا ہو، تلملہ اٹھا ہو۔ یہ ٹھہرا ہوا دریا برصغیر کا سنی سماج ہے۔ اور یہ بھاری پتھر طاہر القادری کی ذات، ان کے اقوال، افعال، بیانات، تصانیف ہیں۔

چونکہ یہ کیس اور قضیہ مذہبی ہے۔ لہذا اس کا حل بھی مذہبی روشنی میں ہوگا۔ اسلام اعتدال پسندانہ ہے۔ قرآن وحدیث نے جو ہمیں ذہن دیا ہے۔ وہ بھی میانہ روی کا ہے۔ نہ افراط کی گنجائش ہے، نہ تفریط کی۔ اعتدال، توازن، میانہ روی، مساوات، رواداری، امن، اخوت، محبت، اسلام کی ہر خوبی منفرد، ہر وصف ممتاز۔ لیکن حدود، قصاص، عقوبات، تعزیرات کا جو تیور ہے اس کا بدل ہے، نہ جواب۔ بندہ مومن آزاد تو ہے مگر کب تک اور کہاں تک؟ ایک دائرہ، بس وہیں تک۔ نہ قصاص شرع پامال کرنے کی اجازت دی جائے گی، نہ فیصل شریعت پھلانگنا برداشت کیا جائے گا۔

ڈاکٹر طاہر القادری سے نہ کسی کو بغض ہے، نہ پیر ہے۔ اور نہ ہی عداوت نہ رنجش۔ ہندو پاک میں لاکھوں مسلمان ہیں، ہزاروں علما ہیں۔ سوال یہ ہے کہ طاہر القادری ہی زیر بحث

کیوں ہے۔ کہیں تو وہ بے پناہ مقبول ہے، محبوب ہے، ہر لعزیز ہے اور کہیں بے حد مردود ہے، مبغوض، قابل نفرت، لائق گردن زدنی ہے۔ آخر یہ رویا کیوں سامنے آیا؟ اس کے اسباب و مضمرات کیا ہیں؟ انتہائی باریک بینی سے شرعی تحقیق اور اصولی تجزیہ کی ضرورت ہے۔ تمام عوام اور چند خواص مختصہ میں ہیں، تذبذب میں ہیں۔ تلخ حالات کی شدت چیخ چیخ کر، پکار پکار کر دعوت دے رہی کہ فقہ و افتاء اور قضا و کلام کے حامل، درو مند حضرات سامنے آئیں۔ شرعی وجوہات تلاش کریں، احکام شریعت سنائیں کہ یہ بیجان و انتشار زدگی دور ہو۔ کیونکہ اہل حق کی یہ جماعت پہلے سے ہی چوٹ پر چوٹ، زخم پر زخم کھا چکی ہے۔ تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزر چکی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں، یہ بے درد باریا دور ایک بار پھر ہماری آزمائش چاہتا ہے۔ ایک اور تقسیم کا درپے ہے۔ کیا یہ ایک انغواء عوام کا کوئی نیا ڈرامہ تو نہیں۔ اس لئے یہ غوغائے بے ہنگام ایسا نہیں، جو سرسری لیا جائے اور نظر انداز کر دیا جائے۔ یاد رکھئے۔ طوفان آتا ہے تو سب جان جاتے ہیں مگر طوفان کی آمد اور اس کی آہٹ کا احساس صاحب بصیرت اور فراست مومن کا کام ہے۔

انانیت، نفسانیت، تعصب، حسد، اقتساف، بغض، عداوت، بغاوت، کدورت، عناد، یہ بدترین بلا ہے۔ یہ سب طاق پر رکھے پھر ذرا غور کیجئے۔ نہ جذبات سے، نہ عداوت سے، بلکہ ٹھنڈے دل سے، نہایت ہی خلوص و خیر خواہی سے۔ یہ شخص ہمارا تھا اب بھی وہ ہمارے ہی ہونے کا دم بظاہر بھرتا ہے جب کہ ہمارے والے اس امر پر تلے ہیں کہ یہ ہمارا تھا یہ ٹھیک ہے۔ مگر اب وہ ہمارا نہیں۔ ہم میں رہ کر وہ ہمیں توڑنا چاہتا ہے۔ مار آستین بن کر ڈنک مارتا ہے۔ پردہ زرنگاری میں وہ کسی اور کا ہے، دین حق اہل سنت و جماعت، عالمی سطح پر جس کی واضح شناخت مسلک اعلیٰ حضرت کے عرفی نام سے ہے، اس کی وحدت، شوکت، قوت پارہ پارہ کرنے اور اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے اس شخص کو کھڑا کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ عدو اہل سنت اور عدو اسلام کے ہتھے چڑھ چکا ہے۔ کیا یہ صرف غلط فہمیاں ہیں۔ محض

الزامات ہیں۔ کبھی تو یہ سنتا تھا کہ وہ بہت بڑا انسان، چرب زبان مقرر تھا، اغیار کے حلقوں میں ہلچل پیدا کرتا تھا۔ غیروں کی صفوں میں جہلکا ڈالتا تھا۔ خطیبانہ وصف ایسا پایا تھا جو باطل کو بڑپا بڑپا کر مارتا تھا۔ صف شکن بہادر تھا، بازوئے شمشیر زن تھا۔ کشتوں کے کشتے، پشتوں کے پشتے لگانے کا ہنر رکھتا تھا۔ خدایا اب یہ سنتا ہوں۔ یہ ماجرا کیا ہے۔ میں نے طاہر القادری کا نہ کبھی کوئی بیان سنا، نہ کوئی کتاب پڑھی۔ اب یہ خونچکاں صورت حال ہے تو خیال آیا۔ ذرا دیکھوں تو سہی، چو کھٹے میں کیا ہے۔ مکھڑا اور مکھوٹا میں فرق کیا ہے۔ مطالعہ اور معلومات کے بعد جس نتیجے تک میں پہنچا ہوں برہنائے ہمدردی دہی خواہی انتہائی اخلاص کے ساتھ بطور خلاصہ و اجمال چند معروضات پیش کرتا ہوں۔

(۱) قرآن کریم یہود و نصاریٰ کو بے ایمان کہتا ہے، حیرت ہے طاہر القادری انھیں صاحب ایمان کہتے ہیں۔ یہ تو قرآن کریم کا صریح انکار ہے۔ کھلی تکذیب ہے۔ اصول شرع نے منکر قرآن کو خارج از ایمان قرار دیا ہے، چنانچہ ہماری شرعی مجبوری ہے طاہر القادری کی ہاں میں ہاں ملا کر ہم اپنا ایمان غارت نہیں کر سکتے۔

(۲) قرآن وحدیث، جو نصوص اربعہ میں دو اہم نصوص ہیں، میں عورت کی گواہی آدمی مانی گئی ہے، طاہر القادری کہتے ہیں کہ عورت کی شہادت و گواہی آدمی نہیں، پوری ہے۔ یہ قرآن وحدیث کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ طاہر القادری کا تفرد ہے ایسی خلاف ورزی پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

(۳) طاہر القادری جس طرح کرسمس ڈے مناتے ہیں۔ نصرانی پادریوں کو عزت و احترام سے بٹھاتے ہیں۔ برضا و رغبت جتن سے کیک کاٹتے ہیں۔ پادریوں کے لئے اپنی مسجد کھول دیتے ہیں یہ ساری حرکتیں شریعت سے صراحۃً ٹکراتی ہیں۔ ایسی جرأت و جسارت

اسلاف سے اخلاف تک کسی نے نہیں کی۔ تو پھر طاہر القادری کی اس جدت پسندی اور تفرود کو کیوں کر گوارہ کیا جاسکتا ہے۔

(۴) آقائے گرامی وقار نے فرمایا بہتر فرقوں میں ایک ناجی بقیہ سب جہنمی ہوں گے، صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ ذوی الاحترام کی تشریحات موجود ہیں کہ وہ ناجی اور جنتی فرقہ اہل سنت و جماعت ہے۔ چودہ سو سال بعد اب طاہر القادری کہتے ہیں۔ نہیں، ناجی فرقہ اہل سنت نہیں، شیعہ، سنی، رافضی، خارجی، وہابی وغیرہ کوئی بھی ہو سکتا ہے، نجات سب میں دائر و سائر ہے۔ حیران ہوں کہ طاہر القادری جیسا موقع شناس مقرر اپنی آخرت کی فکر کیوں نہیں کرتے۔

(۵) چاروں ائمہ مذاہب نے داڑھی ایک مشمت واجب قرار دیا ہے جس پر سلف سے خلف تک امت کا اجماع ہے یہ اجماع قوی ہو یا سکوٹی، اس پر عمل شرعاً واجب ہے۔ طاہر القادری کہتے ہیں ایک مشمت داڑھی واجب نہیں۔ یہ طاہر القادری کا نیا اجتہاد ہے۔ ائمہ کرام نے اجماع کے انکار کرنے والے کو ضال مضل فرمایا ہے۔ یعنی وہ گمراہ اور گمراہ گر ہے۔

(۶) قتل خطا میں عورت کی دیت آدھی ہے۔ یہ اجماعی متفق علیہ مسئلہ ہے۔ جس پر صدیوں سے امت کا عمل رہا ہے۔ اب طاہر القادری کا اجتہاد کہتا ہے، نہیں، یہ دیت آدھی نہیں، پوری ہے۔ یہ بھی خرق اجماع ہوا جو سراسر ضلال و گمراہی ہے۔

(۷) ائمہ متقدمین و متاخرین نے تحریر فرمایا ہے کہ اہل سنت اور دیگر باطل فرقوں میں جو اختلاف ہے وہ اصولی، اعتقادی اور نظریاتی ہے۔ لہذا ان سے دور رہنا اور انہوں کو دور رکھنا ضروری ہے۔ اب طاہر القادری کا کہنا ہے کہ سنی، شیعہ، رافضی، خوارج، معتزلہ، وہابیہ، سلفیہ، دیوبندیہ، ندویہ وغیرہ فرقوں کے درمیان بنیادی اصولی اختلاف نہیں سب ایک ہیں۔ ان کے درمیان اختلاف کی نوعیت محض فرعی و ضمنی ہے۔ تعبیری و تشریحی ہے۔ یہ تضاد اور ٹکراؤ خوش عقیدہ مسلمان کیوں کر برداشت کر سکتے ہیں۔

(۸) ہمارے ائمہ کرام نے فرمایا ہے۔ نماز میں شیعہ امام کی اقتدا جائز نہیں، طاہر القادری کا کہنا ہے بالکل جائز ہے۔ اور وہ ان کی اقتدا کرتے بھی ہیں۔ انقلاب ایران کے وقت علما کا ایک سفارتی وفد پاکستان سے ایران گیا۔ جمعہ کا دن آیا تو سارے علماء رک گئے۔ یہ تھا طاہر القادری تھے جو شیعہ امام کی اقتدا میں نماز جمعہ پڑھی۔ امام خمینی کا انتقال ہوا پاکستان میں ماتم اجلاس منعقد ہوا جس میں طاہر القادری بحیثیت مقرر شریک ہوئے۔ ان کی تقریر کا یہ جملہ قابل غور ہے۔ طاہر القادری نے کہا: ”امام خمینی کا جینا حضرت علی کی طرح تھا اور مرنا حضرت حسین کی طرح ہے۔“ پھر مجمع کو مخاطب کر کے کہا گھبراؤ مت پاکستان کا بچہ بچہ امام خمینی ہو گا۔

(۹) ہمارے ائمہ متاخرین نے فرمایا ہے۔ وہابی اور اس کے لٹن سے جہنم لینے والی جو دیگر گمراہ جماعتیں ہیں ان جماعتوں کے علماء و ائمہ مساجد کے پیچھے نماز جائز ہرگز نہیں۔ یہ تھا طاہر القادری کا تفرد ہے جو وہابی، دیوبندی کے یہاں جاتے بھی ہیں ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں، ان کو اپنے یہاں بلاتے بھی ہیں اور اپنا امام بھی بناتے ہیں۔ یہ کیسے عاشق رسول ہیں جس کی نماز گستاخ رسول کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے۔ جب کہ فقہائے کرام نے نہایت شدت کے ساتھ منع فرمایا بلکہ گستاخان رسول سے سلام و کلام، میل و محبت کی شدید حرمت بیان فرمائی ہے۔

(۱۰) دور آخر میں دیوبند کے افراد اربعہ پر باتفاق علمائے عرب و عجم تکفیر کا حکم ہے۔ جس پر علمائے حرمین شریفین کے علاوہ پورے عالم اسلام کا اس حکم پر نہایت سختی سے عمل رہا ہے۔ یہ بھی ایک اتفاقی اجماعی مسئلہ ہے۔ اس پر بھی طاہر القادری چیں بہ چیں اور چراغ پا ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ بھی صحیح ہیں وہ بھی صحیح ہیں۔ اپنی جگہ سب صحیح ہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے ان کا حکم کفر اٹھانے کی کوشش کی ہے اور عملاً اٹھایا بھی ہے۔ ایک طرف تو طاہر القادری یہ کہتے ہیں

کہ اگر طاہر القادری سنی نہیں تو روئے زمین پر کسی ماں نے سنی جناہی نہیں، دوسری طرف شیعہ، وہابیہ، روافض، خوارج، دیوبندیہ سے وہ ہم پیالہ وہم نوالہ بھی نظر آتے ہیں۔

عشرۃ کاملہ، یہ معروضات ہیں جو شہید شرعی الزامات ہیں، سنگین مواخذات ہیں۔ کیا یہ یونہی ہیں یا کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ طاہر القادری سب کچھ تو ہو سکتے ہیں مگر وہ دقیقہ رس مفتی یا روشن ضمیر فقیہ ہر گز نہیں ہو سکتے۔ اس لئے زبان و قلم سے ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔ تضاد بیانی اور دہرا عمل کرتے رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں سنی قوم کی ایمانی حرارت ابھی مری نہیں ہے۔ وہ ایسے اجتہادات و تفردات کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی فقہاء و مفتیان کرام خاموش رہ سکتے ہیں۔

آخری بات :- میرا وجدان کہتا ہے طاہر القادری بالکل ٹھیک ٹھاک آدمی نہیں ہے۔ ان سے بچنا اور عوام اہل سنت کو بچانا اس وقت سب سے بڑا ایمانی تقاضہ ہے۔ ہندو پاک کے جن علما و مفتیان کرام نے ان پر تنقید کی ہے کفر، ارتداد، ضلالت، فسق فی العقیدہ، فسق فی العمل، فساد فی الارض کا فتویٰ دیا ہے ہم بطیب خاطر ان کی تائید کرتے ہیں۔

حضرت مفتی ولی محمد رضوی ایک باعمل عالم ربانی صوفی باصفا ہیں۔ اکابر و اسلاف کا نمونہ ہیں۔ راجستھان کی ایک نامور بستی باسنی میں بیٹھ کر پورے صوبہ میں ایک تعلیمی و تبلیغی اور دینی و اصلاحی انقلاب برپا کر رکھا ہے۔ ان کا ایک مضمون ہے ”صلح کلیت اور اس کی حقیقت“ جو طاہر القادری کی ذات اور ہفوات کا احاطہ کرتا ہے ہم اس مضمون کی کھلے دل سے تصدیق کرتے ہیں۔

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

مرکز برکات رضا، میرا روڈ، بمبئی

فتنہ رواں صدی..... طاہر القادری

از: محمد زبیر قادری

(مدیر اعلیٰ سہ ماہی مسلک، ممبئی)

آگیا..... آگیا..... نیا مودودی آگیا..... سنیت کا لبادہ اوڑھ کر..... قادریت کا لیبل لگا کر ان الفاظ سے احقر اُس وقت ہی واقف ہو گیا تھا جب مجھے دینی و مسلکی اشاعت کے سلسلے میں پہلی بار پاکستان جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ ۱۹۹۱ء کے اواخر کی بات ہے، جب میں نے کراچی میں پہلی مرتبہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ایک مسجد میں بیان کرتے سنا۔ حالانکہ تقاریر سننے سے مجھے کبھی شغف نہیں رہا، لیکن طاہر القادری کو میں اُس وقت بھی ماہ نامہ ”منہاج القرآن“ اور ان کی دیگر کتب کے حوالے سے پہچاننے لگا تھا۔ اور اس شخص کا کام سب سے جداگانہ لگا۔ یہی دیکھنے کے لیے میں نے ان کے پروگرام میں شرکت کی۔ یہ بات صحیح ہے کہ ان کا کام جدید پڑھے طبقے کو بہت متاثر کرتا ہے، اور مودودی کی تحریروں کی طرح لوگ ان کے بھی گرویدہ ہوتے جاتے ہیں۔ ان دنوں میں بھی کچھ کچھ طاہر القادری کی تحریروں سے متاثر ہونے لگا تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ سیاہ کار میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی شخصیت و خدمات کی ترویج و اشاعت یعنی رضویات پر کام کا جنون پیدا کر دیا۔ اور بے سرو سامانی کے عالم میں اس کام پر لگا دیا۔ پھر احقر نے تحریک فکرِ رضا کے تحت سہ ماہی افکارِ رضا اور دیگر کتب کے ذریعے رضویات کی اشاعت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اس دوران میرا کئی مرتبہ پاکستان کا دورہ رہا۔ اور میں نے وہاں طاہر القادری کا صحیح چہرہ دیکھا۔ لوگوں کے لیے یہ بات باعثِ حیرت ہوگی کہ

طاہر القادری پر پاکستان میں اہل حق سنیوں کی جانب سے پابندی (Banned) عائد ہے۔ یعنی برسہا برس سے طاہر القادری کو سنی نہیں سمجھا جا رہا ہے، اور ان کی کتابیں، بیانات کی کیشیں، سی ڈیز کسی بھی سنی مکتبہ پر دستیاب نہیں ہوتیں۔ اُن کی مطبوعات و بیانات کی کیشیں صرف وہی مکتبہ والے رکھتے تھے جو صلح کئی یعنی سب کو صحیح سمجھتے ہیں یا پھر اُن کے ہی سینٹرس پر دستیاب ہوتی تھیں۔ اور سنیوں میں کوئی اُن کا نام لیوا تک نہ تھا۔ طاہر القادری ابتدا سے ہی اپنے ہر پروگرام کی ویڈیو بنوا رہے ہیں، لیکن ٹی وی پر نہ آنے کی وجہ سے اُن کو پاکستان کے علاوہ باہر ممالک میں جاننے والے بہت ہی کم لوگ تھے۔

پاکستانی لٹریچر اور دوروں کی بنا پر برسوں سے میرا تجزیہ اور مشاہدہ ہے کہ طاہر القادری ابتدا سے ہی غلط روش پر گامزن تھے، اور دینی معاملات میں آئے دن نئے نئے شوشے چھوڑ کر تنازعہ پیدا کرتے رہتے تھے۔ (اس کا ذکر میں نے اپنے رسالے ”افکار رضا“ میں بھی کیا ہے)۔ خدا بھلا کرے ہمارے اُن اکابر علما کرام کا جن میں علامہ سید احمد سعید کاظمی، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی، مفتی وقار الدین، مولانا ابوداؤد صادق وغیرہم نمایاں ہیں، نے ابتدا سے ہی طاہر القادری کی غلط روش کو پہچان کر ان کی گرفت کرنا شروع کیا اور متنبہ کیا کہ آپ جو موقف بیان کر رہے ہو، وہ اجماع کے نزدیک گمراہیت ہے۔ تیس ہینتیس سال قبل کا پاکستانی لٹریچر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے علمائے اہل سنت نے طاہر القادری کو راہِ راست پر لانے کی بہت کوششیں کیں، لیکن انہوں نے ہمیشہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ہی موقف پر ڈٹے رہے۔ بالآخر ہمارے اکابر علمائے اہل سنت نے اسے گمراہ اور گمراہ قرار دے کر چھوڑ دیا۔ اور عوام کو آگاہ کیا گیا کہ یہ شخص گمراہ ہے، اس سے دور رہا جائے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ وہاں طاہر القادری پر عملی طور پر پابندی لگ گئی۔

طاہر القادری سے متاثر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو خطابت کا زبردست ہنر دیا ہے۔ یہ شخص اپنی خطابت کے زور پر ہر طبقے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ان کے ماننے والوں میں جدید پڑھا لکھا طبقہ بھی ہے، توڑے جاہل گنوار بھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شخص اپنے خطابت کے زور پر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے، پھر انھیں اسلام کی غلط تشریحات بتاتا ہے، جو ان کے معتقدین آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیتے ہیں۔ دیکھا جائے تو طاہر القادری کو وہی لوگ زیادہ پسند کرتے اور مانتے ہیں جو ماڈرن اسلام کے خواہاں ہیں۔ جس میں کوئی پابندی نہ ہو۔ عورتوں سے اختلاط، عورتوں کا حق مردوں کے برابر، عورتیں حکومت کی سربراہ بن سکتی ہیں، داڑھی واجب نہیں لہذا نہ رکھنے پر کوئی گناہ نہیں، حسن ظن رکھتے ہوئے کسی کے بھی پیچھے نماز پڑھ لیا کریں، تمام فرقے برحق ہیں کسی کے پاس بھی جنت کی ضمانت نہیں، تصویر کشی حرام نہیں، موسیقی جائز ہے..... وغیرہ وغیرہ۔ ایسے مذہب میں جب کسی قانون (شریعت) کی کوئی پابندی ہی نہ ہوگی تو جدید دنیا دار اور آزاد خیال لوگ تیزی سے اس کی طرف راغب ہوں گے۔ کیا یہ چیزیں کسی کی گمراہیت کے لیے کم ہیں؟؟؟

طاہر القادری نے تحریک منہاج القرآن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، پھر اس کے ذریعے دین کی ترویج و اشاعت کے نام پر ہر قسم کے کام انجام دیے جانے لگے۔ ابتدا سے ہی تمام مسالک کے لوگوں کے لیے اپنے ادارہ کے دروازے کھلے رکھے۔ اور شیعہ، وہابی، جماعت اسلامی، وغیرہ تمام مسالک کے لوگوں کے ساتھ اتحاد کیا۔ اور ان کے پیچھے نماز ادا کرنے کو جائز کہا۔ اور خود بھی اس پر عمل کیا۔

اسی پر بس نہیں چلا تو طاہر القادری نے مزید ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے عیسائیوں کے ساتھ اتحاد کیا۔ ۲۵ دسمبر کو عیسائیوں کے ساتھ تقاریب کے انعقاد کا سلسلہ

شروع کیا اور کہا کہ جس طرح ہم مسلمان نبی کریم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں، اسی طرح ہمیں چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا جشن منائیں۔ اور یہ کہ منہاج القرآن کی مساجد عیسائی برادران کے لیے چوبیس گھنٹے کھلی ہیں، وہ جب چاہیں آکر اپنے طریقے پر عبادت کریں۔..... پھر طاہر القادری نے مزید ستم ڈھاتے ہوئے حال ہی میں تمام مذاہب کے ساتھ ایک پروگرام کیا، اور ان کے خداؤں کے نام پکارا اور یہ دعا کی کہ ”یا اللہ! اس سرزمین پر تمام مذاہب کی خوش بو ہمیشہ برقرار رہے۔“

شروعات میں ان کے کام سے متاثر ہو کر بے شمار علمائے کرام و مشائخ عظام ان کی تحریک کے ساتھ جڑ گئے۔ لیکن رفتہ رفتہ جب انہوں نے ان کے قدم گمراہیت کی طرف دیکھے تو فوراً علیحدہ ہو گئے۔ طاہر القادری کے رد میں پاکستان میں بے شمار کتب و فتاویٰ تحریر کیے گئے۔ جن میں سے چند یہ ہیں: خطرے کی گھنٹی، متنازع ترین شخصیت، فتنہ طاہری، پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ، ضرب حیدری، قرآن کی فریاد، یہ سب کیا ہے؟..... اور ان کے علاوہ بے شمار ہیں، جن تک میری رسائی نہیں ہو سکی۔

طاہر القادری کا ورود ہندوستان میں لٹریچر کے توسط سے ہوا۔ چونکہ احقر لٹریچر سے تعلق رکھتا ہے، اس لیے برسوں سے ان کا لٹریچر پڑھتا آیا ہے۔ ماہ نامہ منہاج القرآن اور طاہر القادری کی دیگر مطبوعات مستقل ہندوستان آیا کرتی تھیں۔ جو صرف محدود لوگوں تک ہی پہنچ پاتی تھیں، اس لیے یہاں کی اکثریت جن میں علما بھی شامل ہیں، طاہر القادری اور ان کے فتنے سے بالکل بے خبر تھے۔ برسوں قبل ہندوستان میں حیدرآباد کے مجلس اتحاد المسلمین کے صدر صلاح الدین اویسی نے ان سے متاثر ہو کر ہندوستان بلا کر ان کے بیانات حیدرآباد میں کروائے۔ چونکہ حیدرآباد کا ماحول پہلے سے ہی چوں چوں کا مرہۃ یعنی صلح کلاکت کی ہموار

فضا ہے، اس لیے وہاں کے لوگ، بہت جلد طاہر القادری کے گرویدہ ہو گئے، اور تحریک منہاج القرآن کا وہاں کام جاری ہو گیا۔ پھر کئی مرتبہ ان کا ہندوستان دورہ ہوا، حیدر آباد، اجمیر شریف وغیرہ میں ان کے پروگرام ہوئے۔ لیکن ہندوستان کے دیگر شہروں کے سنی حضرات ان سے محفوظ ہی رہے۔

لیکن جب سے کیوٹی وی نے طاہر القادری کے بیانات دکھانا شروع کیے تو ہر عام و خاص بیانات سننے لگا اور رفتہ رفتہ اس کا گرویدہ ہوتا گیا۔ طاہر القادری کو ہندوستان میں مقبولیت کیوٹی وی نے دی۔ پتہ نہیں لوگ کیوٹی وی کو کیوں سنیوں کا چینل سمجھتے ہیں۔ اس کے مالکان ”پمپیوں کے یار“ ہیں۔ ان کا دین و مذہب سے کوئی لینا دینا نہیں۔ اسی کیوٹی وی سے ڈاکر نامک، اسرار احمد مقبول ہوئے، اسی کیوٹی وی نے ذکر والی نعت خوانی کا سلسلہ شروع کر کے انتشار پھیلایا، اسی کیوٹی وی نے صلح کلی مفتیوں کے ذریعے دین کی غلط تشریح پھیلائی۔ خیر جب سے طاہر القادری کیوٹی وی پر آئے، یہاں کا بچہ بچہ ان کو جاننے لگا۔ چونکہ علما کرام کی وی جیسی بلا سے کوسوں دور ہیں، اس لیے وہ بے خبر رہے کہ اس فتنے سے کیا کیا نقصانات ہو رہے ہیں، ورنہ وہ اس کا تدارک ضرور کرتے۔ ڈاکر نامک اور اسرار احمد تو صحابہ کرام کی شان میں گستاخیوں کے سبب کیوٹی وی سے ہٹا دیے گئے، لیکن طاہر القادری سنی بن کر دھوکا دیتے رہے۔ علما کرام کو خبر نہیں ہوئی کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔

طاہر القادری نے دیکھا کہ ہندوستان میں بھی ان کے معتقدین کی تعداد میں بے انتہا اضافہ ہو گیا ہے، تو یہاں بھی اپنی تنظیم کے قیام کا منصوبہ بنایا اور اسی ارادے سے ہندوستان کا دورہ کیا۔ اس وقت علما کرام میں بیداری آئی اور سب نے کھل کر طاہر القادری کا رد کیا اور اس کی گمراہیت کو خوب خوب واضح کیا۔ ان میں سب سے پہلے تحریری طور پر علامہ

مفتی ولی محمد صاحب رضوی نے پہل کی اور اپنے مضمون کے ذریعے اس فتنے کی قلعی کھولی۔
الحمد للہ یہ مضمون سب سے پہلے احقر کے رسالے ”مسک“ میں شائع ہوا۔

ہندوستان کے حالیہ دورے سے یہ بات واضح ہو گئی کہ طاہر القادری واقعی طاغوتی طاقتوں کا ایجنٹ بن گیا ہے۔ ورنہ ایک پاکستانی عالم دین کو ہندوستان کے تمام شہروں میں ریاستی مہمان بنا کر زیڈ پلس سکیورٹی دیا جانا کیا معنی رکھتا ہے؟ جبکہ وہاں کے دیگر عالموں پر اس قدر سخت پابندیاں ہوتی ہیں کہ بیان کرنا تو دور رہا، وہ آزادی سے کہیں جا ہی نہیں سکتے۔

طاہر القادری کا رد کرنے اور لوگوں کو اس کی گمراہیت سے بچانے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کے تمام متنازعہ بیانات اور عبارات کو علما کرام اپنے پاس رکھیں اور لوگوں کو بتائیں کہ دیکھیں یہ شخص کیا کہتا ہے، کیا لکھتا ہے..... ان شاء اللہ ہر سمجھ دار شخص اس کی گمراہ کن باتوں سے اس سے بدظن ہو جائے گا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ علما کرام حالات حاضرہ پر نظر رکھیں۔ آئے دن نئے نئے فتنے وجود میں آتے ہیں، ان سے باخبر رہتے ہوئے ان کی گرفت بروقت کریں، تبھی مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔

محمد زبیر قادری

(مدیر اعلیٰ سماجی مسک، ممبئی)

فضل اللہ چشتی

باب پنجم

تائیدات

پروفیسر طاہر القادری راہ ضلالت کا راہی بن بیٹھا

حضرت مولانا مفتی شیر محمد خاں صاحب مع تصدیقات علماے جوڈھپور

نحمدہ و نصلي على رسولہ الكريم

پروفیسر طاہر القادری کی سنیت کے تعلق سے بعض قابل تحسین خدمات ہیں مگر اقتدار کی بیجا ہوس نے ان کو راہ مستقیم سے مائل بہ کجی کر دیا۔ بعض اہم منصوص مسائل میں اکابر سے اختلاف کر بیٹھا حتیٰ کہ اپنے اساتذہ کرام سے بھی الجھ بیٹھا اور سنیت کے معتمد علیہ قائدین اور مسترشدین سے عناد کر کے ان کی شان ارفع میں قابل تکلیف گستاخیاں کرنے لگا۔

”من لم یؤقر کبیرنا فلیس منا“ ارشاد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں وہ راہ ضلالت کا راہی بن بیٹھا۔ اب ایسے شخص کو مجدد چہ معنی؟ مومن کامل تسلیم کرنے سے بھی انسانی ضمیر نالاں ہے لہذا موصوف کی گمراہی قابل گرفت ہے اس لیے رجوع کرنا ان پر لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

شیر محمد خان رضوی

خادم افتاء الاسحاقیہ، جوڈھپور

۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۹ اپریل ۲۰۱۲ء

طاہر القادری اپنی تحریرات و بیانات سے خود گمراہ ہو چکا ہے اس سلسلہ میں براہ عظم ایشیا کے اکابرین اس کی تحریر سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

فیاض احمد رضوی

خادم الد ریس الجامعۃ الاسحاقیہ، جوڈھپور

تائیدات و تصدیقات

اساتذہ دارالعلوم اسحاقیہ جوڈھپور، راجستھان

طاہر القادری	مفت محمد رفیع
ابن محمد سرافند سبانی	خادم آفتاب احمد سبانی
سید محمد کمرہ جوڈھپور	مدرسہ
اسی سید سید	مدرسہ
میر اسحاق سبانی	خادم محمد ابن وافتاب احمد سبانی
انعام بن دوسکی شہر	جوڈھپور
سید محمد	۲۶ دارالعلوم سبانی
بہترین نور علی اعظم	مدرسہ
مدرسہ	۲۶ دارالعلوم سبانی
مدرسہ	مدرسہ
خدمت اشرفی	مدرسہ
الجبہ علم اور سنی علم	مدرسہ

پروفیسر طاہر القادری کے خیالات فاسدہ

ان کے گمراہ ہونے کی بین دلیل ہیں

حضرت مولانا حافظ محمد اکبر حسین رضوی مع تصدیقات علماے باسی

فضل و کمال کا حصول اور علم و عمل کی دولت کی فراوانی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہے جس پر بندہ جتنے شکر گزاری کے سجدے کرے کم ہے۔ جب شیطان لعین کے جعل و فریب پر غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی نے خدا کی پناہ طلب کی تو ملعون نے شکست خوردگی کے عالم میں کہا تھا عبد القادر تجھے تیرے علم و فضل نے میرے مکر و فریب سے بچا لیا تو آپ نے پھر فرمایا تھا ملعون اب بھی دھوکہ دینا چاہتا ہے اگر علم و فضل ہی بچا سکتا تو تیرے پاس اس کی کیا کمی تھی بلکہ میرے رب کی رحمت نے مجھ کو محفوظ رکھا، میری حفاظت کی۔ بعض اوقات یہی علم و فضل، ذہانت و فطانت انسان کے لئے وبالِ جان بن جاتی ہے اور غفلندی کا بیجا استعمال کر کے انسان خود سر بن جاتا ہے۔ جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب کا معاملہ بھی کچھ اسی انداز کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل بے کراں سے توازا، علم و فضل عطا فرمایا، تحریر و تقریر کا بہتر ملکہ دیا، عالمی شہرت نصیب ہوئی چاہیے تو یہ تھا کہ قوم و ملت کی خدمت کرتے، فضل و کمال کو اللہ کی عنایتوں پر قربان کرتے اور علم و عمل سے دین و سنیت کی خدمت فرماتے لیکن ان کے پندار علم نے ان کو جادہ مستقیم سے اتنا دور کر دیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں ایک ناجی باقی سب ناری ہوں گے لیکن پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں حنفیت یا مسلکِ اہل سنت کے لئے کام نہیں کر رہا ہوں۔ یہ

خیالات فاسدہ جمہور علما سے میل نہیں کھاتے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے تمام مسالک و مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں اگر اختلاف ہے تو فروئی ہے جب کہ فتاویٰ عالمگیری میں ”هؤلاء السقوم خارجون عن ملة الاسلام و احكامهم احكام المرتدين“ اور علامہ طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ”هذه الطائفة الناحية اجتمعت اليوم في مذاهب الأربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبلون رحمهم الله ومن كان خارجا عن هذه الأربعة من أهل البدعة الطائفة“

پروفیسر صاحب کے خیالات فاسدہ سے بدعقیدگی کا برملا اظہار ہے اور ان کے گمراہ ہونے کی بین دلیل ہے۔

میرے عزیز گرامی حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب نے بروقت ایک فتنہ پرور مفکر و مدبر کے ہفتوات کو مدلل یکجا جمع کر کے ملت اسلامیہ کے سامنے اس کے چہرے کو بے نقاب کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور اس کے علمی و فکری فضل و کمال سے مرعوب نہ ہو کر سنی عوام کو اس کے شر و فساد سے محفوظ رہنے کی سعی بلیغ فرمائی۔ مولیٰ تعالیٰ موصوف کو اجر جزیل عطا فرمائے آمین

محمد اکبر حسین رضوی

خطیب و امام مدینہ مسجد یاسنی

منہاج القرآن تحریک دور حاضر کی سب سے

خطرناک تحریک بنتی جا رہی ہے

حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری مع تصدیقات

اساتذہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

عالم نبیل، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب دور حاضر میں ہماری جماعت کے ذمہ دار عالم دین اور تقویٰ شعار مفتی ہیں۔ دور حاضر میں علم و عمل کے معیار پر پورا اترنے کی وجہ سے پورے خطہ میں آپ کی شخصیت مرجع انام ہوتی جا رہی ہے۔ اس وقت مفتی صاحب نے ”صلح کلیت کی حقیقت“ کے عنوان سے حقائق سے مزین جو تحریر قلم بند فرمائی ہے وہ موجودہ دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ اب تک ہمیں کھلے دشمن کا سامنا تھا، اور ہمارے اکابر نے ان کا ایسا بالغ رو و ابطال کیا کہ دلائل کے اعتبار سے ان کی دنیا تہہ و بالا ہو گئی۔ لہذا اب انہوں نے عوام کو رجھانے کے لیے دیگر رفاہی، سیاسی اور معاشرتی طریقوں کو اختیار کر کے اپنا وجود برقرار رکھا۔ لیکن اب یہ تازہ فتنہ جو ہمارے سامنے ہے وہ کھلا دشمن نہیں بلکہ یہ تو مارا آستین ہے جس سے اس وقت سنیت کو زیادہ خطرہ ہے۔

اس وقت طاہر القادری کی تحریک نئے روپ میں سامنے آئی ہے۔ اس نے دیکھا کہ سنیوں کا دل عشق رسالت اور اولیائے کرام کی محبت کا اسیر ہے۔ ان کو اپنے ساتھ ملانے کا یہی سب سے اچھا ذریعہ ہے۔ چنانچہ اس نے نئے نئے انداز میں ان موضوعات پر تقریریں کیں، کتابیں لکھیں اور ہر وہ کام کیا جس سے مسلمانوں کی توجہات کا مرکز بن سکے۔ لیکن یہ

سب اس کے ذرائع اور وسائل ہیں، اس کا پیغام تو وہ ہے جو اس نے اپنی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو؟“ کے ذریعہ عام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اب اس کی مجلسوں اور بیانات کے ذریعہ یہ بات زور پکڑتی جا رہی ہے کہ اہل سنت اور باطل فرقے سب ایک ہیں۔ محض چند فروغیات کا فرق ہے۔ حالانکہ ان بد مذہبوں نے ضروریات دین کا انکار کیا۔ شان الوہیت و رسالت میں کھلی گستاخیاں کیں۔ ان باطل پرستوں کا کفر و ارتداد ہمارے اسلاف نے ساری دنیا کے سامنے ظاہر کر دیا کہ کسی ذی ہوش کو مجال انکار نہیں۔ لیکن آنجناب کی نظر میں سب ایک ہیں۔ نہیں، بلکہ جناب تو برا سے کہتے ہیں جو ان کفار و مرتدین کو کافر کہے۔ جو ان کا رد و ابطال کرے۔ ان کی مذکورہ کتاب کا ورق ورق اس کا شاہد ہے۔

اب جب کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد ان کے دام محبت میں گرفتار ہو چکی ہے۔ جگہ جگہ ان کے مراکز قائم ہو چکے، منہاج القرآن نامی تحریک نے زور پکڑ لیا اور ہر طرف اپنی الگ مسجدیں بنانے لگے تو یہ پیغام عام ہونے لگا۔ پہلے ان کی صلح کلیت کی تبلیغ اتنی عام نہ تھی۔ لیکن اب اپنے شباب کی طرف گامزن ہے۔ سنیوں کو عشق رسول اور محبت اولیاء کا درس دیتے دیتے گمراہی کی طرف موڑنا شروع کر دیا ہے۔ اس لیے یہ تحریک دور حاضر کی سب سے خطرناک تحریک بنتی جا رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس تحریک سے اپنی قوم کو روشناس کرایا جائے اور طاہر القادری کی صلح کلیت کو طشت از بام کیا جائے۔

دور حاضر میں ہمارے یہاں ایک مشکل یہ ہے کہ کسی بھی مسئلے میں اگرچہ ہمارے علما کا موقف بڑا مستحکم اور دلائل سے بھرپور ہوتا ہے لیکن اس کی حسب ضرورت ترجمانی نہیں ہو پاتی، جس کی وجہ سے ہماری قوم کے کتنے افراد حقائق سے نااہل رہ جاتے ہیں۔ طاہر القادری کی حقیقت کو ہمارے اکابر علما نے جو اجاگر کیا ہے اور اس کے بارے میں جو موقف

اختیار کیا ہے حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے اس تحریر کے ذریعہ اس کی اچھی ترجمانی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور عوام الناس کو صلح کلیت کے طوفان سے اپنے حفظ و امان میں رکھے اور موصوف کو دارین میں اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین بحاجہ حبیبہ سید المرسلین طہ و یس علیہ و آلہ و صحبہ أفضل الصلاة و اکمل التسليم۔

احقر العباد فیضان المصطفیٰ قادری غفرلہ

خادم طیبہ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع منو

۳ ربیع الثور ۱۴۳۳ھ

تائیدات و تصدیقات

اساتذہ: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع منو یوپی

احقر العباد فیضان المصطفیٰ قادری غفرلہ
خادم طیبہ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع منو

۳ ربیع الثور ۱۴۳۳ھ

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

سید محمد رفیع جعفری

پروفیسر طاہر القادری کے نظریات صلح کلیت کی طرف صاف وشفاف نظر آتے ہیں

حضرت مولانا محمد حنیف خاں رضوی شیرانی
مع تصدیقات علمائے شیرانی

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

حال ہی میں مرکز سواد اعظم اہل سنت و جماعت خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف سے شائع ہونے والے علمی و دینی و مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان ماہنامہ سنی دنیا میں فخر رضویت عالم نبیل فاضل جلیل حضرت العلام مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی کا ایک بہت ہی وقیع اور اہم مضمون شائع ہوا جس کو پڑھ کر دلی مسرت اور شادمانی ہوئی۔ آپ نے اپنے اس مضمون میں ہمارے پڑوسی ملک پاکستان کے ایک صلح گئی عالم جو اپنے آپ کو کئی حیثیت سے بالا والا سمجھتے ہیں۔ ایک طرف سنیت کا ڈھنڈورہ بھی پیٹتے ہیں دوسری طرف اہل دیانہ، وہابیہ، رافضیہ اور دیگر فرقہ باطلہ کے بھی طرف دار بنتے ہیں۔ اس صلح کلیت کی حضرت مفتی صاحب قبلہ نے بہت شستہ اور اچھے انداز میں خوب خبر لی ہے۔ آپ نے اپنے مقالہ میں پاکستانی پروفیسر صاحب کی مطبوعات میں کچھ ان کی شرعی خامیوں کا کھل کر جائزہ لیا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج کے دور میں اصلی سنی حنفی وہی مانا جائے گا جو سیدی اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت الشاہ مفتی احمد رضا خاں برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دینی نظریات کا حامی ہو۔ امام اہل سنت کی تحقیق کے بعد دوسرے محقق کی تحقیق ہیچ ہے۔ لہذا اس دور میں امام

اہل سنت کی ذات ہی معیارِ سنیت ہے۔ پاکستانی پروفیسر کار جھان کئی سمت معلوم ہوتا ہے کہ وہ وہابیہ، دیانہ اور دیگر فرقوں کے پیشواؤں کی اقتدا میں نماز پڑھنا بھی جائز سمجھتے ہیں نیز موقع ملے تو ان کے پیچھے پڑھ بھی لیتے ہیں۔ بڑا عجیب معاملہ ہے کہ پروفیسر صاحب کے نظریاتِ صلح کلیت کی طرف صاف و شفاف طور پر نظر آتے ہیں پھر بھی ہمارے بہت سے سنی احباب ان کے خطابات کے بڑے مداح نظر آتے ہیں نیز یہ کہتے ہیں کہ صاحب طاہر القادری صاحب کی فہمائش کی علمائے اہل سنت میں کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔

گزشتہ دنوں ہفتہ واری اخبارِ مسلم ٹائمز ممبئی سے شائع ہونے والے اخبار بھی پڑھنے کو موقع ملا کہ از ہر ہند جماعت اہل سنت کی ایک عظیم دینی و علمی دانشگاه الجامعہ الاشرفیہ مبارکپور کے شیخ الجامعہ حضرت علامہ مفتی محمد احمد مصباحی، حضرت علامہ مولانا مفتی نظام الدین صاحب صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور، دارالقلم دہلی کے سربراہ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا یسین اختر مصباحی صاحب اور دیگر علمائے اہل سنت نے بھی پروفیسر طاہر القادری کے نظریات کے تعلق سے اپنا بیان دیا ہے کہ مولانا طاہر القادری کی سنیت و حنفیت قابلِ تشویش ہے۔ ان کے حالیہ نظریات سنیت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے خلاف ہیں۔

نیز ماہنامہ سنی دنیا کے ماہِ مئی کے شمارہ میں پروفیسر طاہر القادری صاحب ایک تمنازعہ شخصیت کے عنوان سے بشیر علی پٹیل مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ برکات خولجہ بھڑوچ، گجرات کا بھی ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں فاضل نامہ نگار نے پاکستان کے علمائے اہل سنت کے حوالہ سے تحریر فرمایا کہ پروفیسر کی شخصیت سرزمینِ پاکستان میں بہت تمنازعہ شخصیت کے طور پر ابھرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ پاکستان میں بھی پروفیسر صاحب کی شخصیت کو مسلکِ اعلیٰ حضرت کا سچا داعی نہیں مانا جا رہا ہے۔

حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد رضوی کی ذات کا آج پورے راجستھان میں ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان کے سنی علما میں ایک اہم مقام ہے۔ علامہ موصوف ایک ولی عصمت شخصیت ہیں۔ پڑھنے لکھنے کا بڑا پاکیزہ ذوق رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے بیسٹری ماہناموں میں آپ کے علمی و دینی مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ نیز آپ کی کئی ایک تصانیف بھی بفضلہ تعالیٰ منصہ شہود پر آچکی ہیں اور عنقریب آپ کے جملہ مضامین پر مشتمل ایک کتاب ”لمعات ولی“ کے نام سے شائع ہونے والی ہے جس میں آج تک کے آپ کے چیدہ چیدہ مضامین قارئین کرام کو پڑھنے کو ملیں گے۔ جو آپ کا انداز ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی کوئی تحریر بغیر حوالہ کے نہیں ہوتی، ہر مضمون میں آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ، اقوال صحابہ و اقوال فقہاء کی بھرمار رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے پروفیسر صاحب کی سنیت کی بہت اچھے انداز میں پول کھول کر رکھ دی ہے۔

اس مقالہ پر میں آپ کو دل کی گہرائی کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ پر مایہ عوام اہل سنت پر دراز سے دراز فرمائے۔ آپ کی علمی و دینی خدمات اظہر من الشمس ہے۔

اللہ تعالیٰ بظہیل سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین

محمد حنیف خان رضوی شیرانی
خادم: سنی تبلیغی جماعت شیرانی آباد
یکم صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

تاسیسات و تصدیقات

علمائے شیرانی آباد، ضلع ناگور، راجستھان

تحریر حبیبی - ۱۹۷۲ء، مسٹر ای
خادم مسجد بنو ہاشمی، حجاز اور مسٹر ای قلا
نیم عمر الطاهر

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

الحق في القول
في ان جبري
شهران

مجلسه ۱۶
۱۳۹۱/۰۱/۲۵

لقد كان حكمه خيرا فلهذا
 خلاصه من كلامه في العلم والعلوم
 في ربيع الثامن عشر

١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢
 ٤٧٣
 ٤٧٤
 ٤٧٥
 ٤٧٦
 ٤٧٧
 ٤٧٨
 ٤٧٩
 ٤٨٠
 ٤٨١
 ٤٨٢
 ٤٨٣
 ٤٨٤
 ٤٨٥
 ٤٨٦
 ٤٨٧
 ٤٨٨
 ٤٨٩
 ٤٩٠
 ٤٩١
 ٤٩٢

طاہر القادری یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ و حمایتی ہے

حضرت مولانا مفتی اسد اللہ شافعی مع تصدیقات

اساتذہ جامعہ فیضان اشفاق ناگپور

بسمہ و حمد

دین اسلام کے خلاف، یہود و نصاریٰ کا بغض و حسد، کینہ و عداوت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ طلوع اسلام کے بعد سے ہی وہ اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں۔ اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے کوئی تدبیر، کوئی حکمت، کوئی کوشش فروگزاشت نہیں کی۔ دولت کیا چیز ہے؟ وہ اسلام کی بنیادیں ہلانے کے لئے اپنی حسین و جمیل لڑکیوں، خوبصورت دوشیزاؤں کی عزت و حرمت کو بھی بخوشی نیلام کر دیتے ہیں۔ ان کا ایک مخصوص اور کامیاب حربہ مسلمانوں کے مابین اختلاف و انتشار پیدا کر کے انہیں ضعیف و ناتواں کرنا بھی ہے۔ اس کے لئے وہ بے دریغ دولت و ثروت صرف کر کے مسلم علما و دانشوران کو خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض ضعیف الایمان ان کے ڈالر کے فریب میں آ کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ماضی میں انہوں نے غلام احمد قادیانی، اسماعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی وغیرہ کے ایمان کو خریدا، انہیں اپنا ایجنٹ اور حمایتی بنایا۔ اور پھر اسلام کے خلاف ان سے ایسی ایسی، نئی نئی باتیں وجود میں آئیں، جن سے اہل دنیا کے کان نا آشنا تھے۔

اب حال میں ڈاکٹر طاہر القادری یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ، حمایتی بن کر تیار ہے، یہ مذکورہ بالا نفوس خبیثہ سے چند قدم اور آگے ہے۔ کیوں کہ یہ نام کا طاہر اتنا نجس مذہب رکھتا ہے کہ اس کے نزدیک یہودی، عیسائی، شیعہ، وہابی و دیوبندی سب مومن ہیں۔ نعوذ باللہ من

ذلک۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ یہود و نصاریٰ کا کافر ہونا قرآن وحدیث سے اتنا ظاہر و باہر ، روشن اور واضح ہے کہ مسلمان کا بچہ بچہ بھی انہیں کافر جانتا، مانتا اور کہتا ہے، یونہی وہابی و دیوبندی کا کافر و مرتد ہونا بھی قرآن وحدیث سے صاف ظاہر ہے، اور اہل سنت و جماعت کا ان سب باتوں پر اجماع اور اتفاق بھی ہے۔ مگر یہ ڈاکٹر طاہر القادری اس کو نہ قرآن وحدیث کی مخالفت کی پرواہ اور نہ اجماع اہل سنت و جماعت کے خرق کا خدشہ۔ بھلا ایسا شخص مومن کیسے ہو سکتا ہے؟ بلاشبہ یہ دائرۃ اسلام سے باہر ہے۔ اس سے میل جول، رشتہ و ناظر رکھنا، اس کی سب باتوں کو لائق عمل سمجھنا حرام ہے۔ جس طرح کہ شیطان لعین اپنے تمام تر علم و قدرت کے باوجود کافر و مردود ہے، اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔

حضرت مفتی ولی محمد صاحب مدظلہ العالی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت و مفتی اعظم بآسنی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ حضرت نظامی صاحب علیہ الرحمہ کے فیض صحبت و اثر تربیت سے مفتی موصوف کی یہ عادت کریمہ بن گئی ہے کہ باطل سے ٹکرانے کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں، اس پر آپ کی متعدد تصانیف شاہد ہیں۔ یہ قلمی کاوش بھی آپ کے مذہبی تہذیب، اہل سنت و جماعت کے ساتھ ہمدردی اور ملی قیادت کی ذمہ داری کے احساس کا ایک واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اس رسالہ کو ڈاکٹر طاہر القادری کے زہریلے اثرات کے ازالے کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

الفقیہ الہی ربہ القدیر

محمد اسد اللہ رشیدی ثنائی

خادم: جامعہ فیضان اشفاق ناگور شریف

۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

بلاشبہ طاہر القادری ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو“ نامی کتاب میں اہل سنت و جماعت کے اجماعی مسئلے سے اختلاف رائے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

محمد شفیق احمد رضوی

٦٠ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ

تاسدات و تصدیقات

اساتذہ: جامعہ فیضان اشفاق ناگور، راجستھان

[illegible]

1. 10/10/12
 2. 10/10/12
 3. 10/10/12
 4. 10/10/12
 5. 10/10/12
 6. 10/10/12
 7. 10/10/12
 8. 10/10/12
 9. 10/10/12
 10. 10/10/12
 11. 10/10/12
 12. 10/10/12
 13. 10/10/12
 14. 10/10/12
 15. 10/10/12
 16. 10/10/12
 17. 10/10/12
 18. 10/10/12
 19. 10/10/12
 20. 10/10/12
 21. 10/10/12
 22. 10/10/12
 23. 10/10/12
 24. 10/10/12
 25. 10/10/12
 26. 10/10/12
 27. 10/10/12
 28. 10/10/12
 29. 10/10/12
 30. 10/10/12
 31. 10/10/12
 32. 10/10/12
 33. 10/10/12
 34. 10/10/12
 35. 10/10/12
 36. 10/10/12
 37. 10/10/12
 38. 10/10/12
 39. 10/10/12
 40. 10/10/12
 41. 10/10/12
 42. 10/10/12
 43. 10/10/12
 44. 10/10/12
 45. 10/10/12
 46. 10/10/12
 47. 10/10/12
 48. 10/10/12
 49. 10/10/12
 50. 10/10/12
 51. 10/10/12
 52. 10/10/12
 53. 10/10/12
 54. 10/10/12
 55. 10/10/12
 56. 10/10/12
 57. 10/10/12
 58. 10/10/12
 59. 10/10/12
 60. 10/10/12
 61. 10/10/12
 62. 10/10/12
 63. 10/10/12
 64. 10/10/12
 65. 10/10/12
 66. 10/10/12
 67. 10/10/12
 68. 10/10/12
 69. 10/10/12
 70. 10/10/12
 71. 10/10/12
 72. 10/10/12
 73. 10/10/12
 74. 10/10/12
 75. 10/10/12
 76. 10/10/12
 77. 10/10/12
 78. 10/10/12
 79. 10/10/12
 80. 10/10/12
 81. 10/10/12
 82. 10/10/12
 83. 10/10/12
 84. 10/10/12
 85. 10/10/12
 86. 10/10/12
 87. 10/10/12
 88. 10/10/12
 89. 10/10/12
 90. 10/10/12
 91. 10/10/12
 92. 10/10/12
 93. 10/10/12
 94. 10/10/12
 95. 10/10/12
 96. 10/10/12
 97. 10/10/12
 98. 10/10/12
 99. 10/10/12
 100. 10/10/12

صلح کلیت کو بڑھا دینے کے لئے طاہر القادری نے کمر کس لی

حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن چلی بھیت



آج کے اس دور پر فتن میں جہاں بہت سارے فتنے ہیں۔ وہیں پہلے صلح کلیت بھی ایک عظیم بلا ہے بلکہ یوں کہو کہ سارے فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ صلح کلیت کا ہے۔ اور یہ فتنہ نہایت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس وقت اس کو بڑھا دینے کے لیے ڈاکٹر طاہر القادری نے کمر کس لیا ہے۔ جس کا نظریہ یہ ہے کہ وہابی، دیوبندی، قادیانی اور سنی سب اکٹھا ہو جائیں۔ حالانکہ یہ نظریہ قرآن و حدیث کے خلاف اور زہر ہلاہل ہے۔ جیسے گوبر اور حلوہ میں، پاک اور ناپاک اتحاد نہیں ہو سکتا، اسی طرح حق و باطل میں اتحاد نہیں ہو سکتا ہے۔ حق و باطل کے درمیان اتحاد کا درس دینے والے ڈاکٹر سے پوچھو کہ جنگ بدر کیوں ہوئی؟ جنگ احد کیوں ہوئی؟ خندق کیوں ہوئی؟ خیبر کیوں ہوئی؟ کیا یہ حق و باطل کی جنگ نہیں ہے؟ کفر و ایمان کی جنگ نہیں ہے؟ دلیل کے طور پر ایک حدیث شریف پیش کر کے مضمون کا اختتام کرتا ہوں۔

”یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم بمالم تسمعوا أنتم ولا آباءکم فلیأیکم ویأیہم“۔ یہ حدیث شریف مشکوٰۃ میں ہے اور مسلم میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آخری زمانے میں دجال، کذاب نکلیں گے جو ایسی باتیں لے کر تمہارے پاس آئیں گے جس کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے تو تم ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ اب ڈاکٹر سے پوچھو کہ کیا خیال ہے اس حدیث کے

بارے میں۔ وہ سنی، وہابی، دیوبندی سب کو ملارہا ہے اور سرکار اہل حق کو باطل پرستوں سے دور رہنے کا حکم فرماتے ہیں۔ اللہ سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

ماشاء اللہ میں نے مفتی صاحب کا مضمون پڑھا بہت ہی حسین پیرائے میں حوالے کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مفتی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو حق بولنے، حق سمجھنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین بجاہ سید المرسلین)

فقط

عبدالرحمن قادری

استاذ و مفتی دارالعلوم حشمت الرضا، پبلی بھیت شریف

طاہر القادری کے ہفوات پر بندش ایک اہم دینی فریضہ ہے
حضرت مولانا مفتی شاہد علی مصباحی بہرائچ

حامدا و مصلیٰ و مسلماً

لنابعد و در حاضر کا آزاد خیال و گمراہ گرعالم ”طاہر القادری“ کے رد میں اس کی بعض کتب و رسائل کی روشنی میں لکھا گیا دیکھا پسند آیا اور دل سے دعائنگی یقیناً طاہر القادری کے ہفوات پر بندش ایک اہم دینی فریضہ ہے جسے بحسن و خوبی انجام دینے کے لئے اکابر وقت و دانشوران قوم کو متحد ہو کر اٹھ کھڑا ہونا چاہیے مگر ہماری جماعت کے لیے یہ ایک المیہ ہے کہ جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تب ہمارے اکابر علما کے اندر بیداری آتی ہے۔ طاہر القادری ایک زمانہ سے اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ عوام کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے۔ مگر اس کے خلاف ابھی تک بعض علما کے صرف تاثرات پڑھنے کو ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیبی مدد فرمائے مفتی اعظم بانی حضرت علامہ مفتی ولی محمد رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی جنہوں نے دیر سے ہی سہی مگر کتاب کی شکل میں طاہر القادری کے ہفوات کو منظر عام پر لانے کا بیڑا اٹھا لیا ہے۔ چراغ سے چراغ جلنے کی مثل مشہور ہے۔ جماعت اہل سنت کا کوئی اور جیالا اٹھے اور طاہر القادری کی تقریر و تحریر کا نوٹس لے کر اس کے جملہ ہفوات کی حقیقت سامنے پیش کر کے لوگوں کو اس کے دام تزدیر میں آنے سے بچانے کی کوشش کرے دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس رسالے کو مقبولیت عامہ عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ مسلمانان ہند و پاک طاہر القادری کی حقیقت سے آگاہ ہو سکیں اور یہ رسالہ حضرت مدظلہ کے لیے ذریعہ نجات بنے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد شاہد علی مصباحی (دارالقضا المرکز الاسلامی دارالفکر بہرائچ شریف یو پی)

طاہر القادری صلح کلی ہے اس سے دور رہیں

حضرت مولانا محمد الیاس اشرفی مع تصدیقات علمائے کبھاری

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم . اما بعد

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے ”لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

مسلمان کہلانا تو آسان ہے مگر اسلام کے اصول و ضوابط پر عمل کرنا بہت مشکل کام

ہے۔ سچا مسلمان وہ ہے جو اسلام کے تمام شرائط و اصول و ضوابط اور اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہو

اور اس کے دل میں حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ساری کائنات سے بڑھ کر

ہو۔ جس کی پہچان یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وفاداروں سے محبت اور سرکار

کے غداروں سے نفرت کرے۔ لہذا جس کا عمل اس کے خلاف ہو سمجھ جائیں کہ اس کے ایمان

میں کھوٹ ہے اور وہ اللہ عز و جل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک سچا مسلمان

نہیں۔ جب اتنی بات سمجھ میں آگئی تو اب آئیے مولانا طاہر القادری کی تصنیف ”فرقہ پرستی کا

خاتمہ کیوں کر ممکن ہو“ اور ”گفت و شنید“ کی عبارات کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر فیصلہ فرمائیں کہ

مولانا طاہر القادری کیا ہے؟ اور ان کو کیا سمجھنا چاہیے؟

”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو؟“ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ دیوبندیت،

بریلویت، شیعیت میں کوئی فرق نہیں سب ایک ہیں، برابر ہیں۔ اور ”گفت و شنید“ میں لکھا

کہ میری نمازیں دیوبندیوں، نجدیوں اور وہابیوں کے پیچھے ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور

بھی بہت سی باتیں ہیں جن کا ذکر حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی

جماعت باسنی نے تفصیل کے ساتھ اپنے اس رسالہ میں کیا ہے۔ جس کے پڑھنے کے بعد یہ

بات واضح ہو جاتی ہے کہ مولانا طاہر القادری صلح کلی ہیں بلکہ اپنی عبارات اور بیانات اور حضور

تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کے ارشادات کے مطابق وہ ایمان سے خارج ہیں لہذا ایسے لوگوں سے بچیں اور دور رہیں اور ان کے بیانات سننے سے پرہیز کریں۔ میں حضرت مفتی ولی محمد صاحب کی ہمت کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے جیسے ہی پڑھا سنا فوراً قلم اٹھایا اور مدلل اور مفصل شرعی جواب تحریر فرمایا۔ حضرت مفتی صاحب کی خصوصیات سے ہے کہ جب کبھی کوئی گستاخ رسول نے، رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کسی طرح کوئی گستاخی کی ہے تو فوراً آپ نے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ منہ توڑ جواب دیا ہے بلکہ کسی نے غلط بات کہہ دی تو اس کا جواب بھی آپ نے بر محل دیا اور دینے والے کے علمائے دین کی ذمہ داری ہے اور علمائے حق کی یہی شان اور پہچان ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہر طرف کی عمر میں اور عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ہمیشہ دین و سنیت کا بہتر سے بہتر کام لے، آمین۔

میں مفتی صاحب کی تحریر کی تائید اور تصدیق کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور صحیح عقیدے پر قائم رکھے، بدعتیہ گئی اور گمراہی سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

طالب دعائے خیر

محمد الیاس اشرفی

امام جامع مسجد کہہاری

۲ ربیع النور شریف ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۶ جنوری ۲۰۱۲ء

میں حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کے اس قول کی تصدیق کرتا ہوں۔
محمد ریاست علی قادری رضوی (خادم: مدرسہ حضرت احمد شہید، کمہاری)

۱۵ ربیع النور ۱۴۳۳ھ

ناچیز حقیر سراپا تقصیر بھی قاطع بدعت و فحشیت و صلح کلیت، سیف رضویت حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کی حرف بہ حرف تصدیق و تائید کرتا ہے۔

سکندر علی اشرفی (خادم: الطلاب مدرسہ شمس العلوم، کمہاری)

۱۴ ربیع النور ۱۴۳۳ھ

تائیدات و تصدیقات

علمائے کمہاری، ضلع ناگور، راجستھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
میں نے حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کی اس تصدیق و تائید کو پڑھا اور بہت خوش ہوا۔
میں نے حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کی اس تصدیق و تائید کو پڑھا اور بہت خوش ہوا۔
میں نے حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کی اس تصدیق و تائید کو پڑھا اور بہت خوش ہوا۔

خادم: مدرسہ شمس العلوم، ناگور، راجستھان
۱۵ ربیع النور ۱۴۳۳ھ
میں نے حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کی اس تصدیق و تائید کو پڑھا اور بہت خوش ہوا۔
میں نے حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کی اس تصدیق و تائید کو پڑھا اور بہت خوش ہوا۔
میں نے حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ کی اس تصدیق و تائید کو پڑھا اور بہت خوش ہوا۔

طاہر القادری بد مذہبی و گمراہیت کے فروغ کے لئے اہل سنت کے لبادہ میں

مولانا قاری قاضی حکیم عبدالرشید رحمانی برکاتی مصباحی

خطیب و امام: مینارہ مسجد، محمد علی روڈ، ممبئی ۴۰

رسالہ مسلک بمبئی ستمبر تا دسمبر ۲۰۱۱ء میں پیکر علم و عمل، حامی سنت، حامی بدعت و اہل بدعت حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی دامت فیوضہم القدسیہ کا مضمون بعنوان ”صلح کلیت اور اس کی حقیقت“ کے مطالعہ سے مستفید ہونے کا شرف ملا۔

فی زمانہ بد مذہبی اور گمراہی کے فروغ کے لئے اہل سنت کے لبادہ میں طاہر القادری کا جو طریقہ کار ہے عوام تو عوام اس کی منطقی تقریریں اور تحریریں سنکر اور پڑھ کر علما بھی اس کی صلح کلیت اور بد مذہبیت نہیں سمجھ پاتے۔ کچھ لوگ دین کی تبلیغ سمجھ کر اس کی سی ڈیز مفت میں لوگوں میں تقسیم کرتے نظر آئے اور کچھ لوگوں نے اسے نہ پہچان کر اس کے پیغامات کو عام کرنے کے لئے تنظیمیں تک قائم کر ڈالیں۔

خدا بھلا کر مفتی صاحب قبلہ کا جنہوں نے واشگاف انداز میں اور کھلے بندوں اس کی صلح کلیت اور گمراہی کا اعلان فرما کر سنیت کو بیدار فرمایا اور اس کے باطل دلائل کا تار و بود علمی انداز میں نکھیر کر رکھ دیا۔ اس کی کتابوں سے باقاعدہ حوالیات کی روشنی اس کے بطلان اور فساد کا بھرپور محاسبہ اور مواخذہ فرمایا۔ کانوں نے اس کی بد دینی اور گمراہی سنی تھی مگر آنکھوں نے بہت کم دیکھا تھا۔ مفتی صاحب قبلہ نے ”شنیہ کے بود مانند دیدہ“ کے مطابق اس کی باطل تحریریں پیش فرما کر دل کا اطمینان بھی فرمادیا۔

مفتی صاحب قبلہ اگر اسے کتابی شکل میں شائع فرمائیں تو قوم اس سے زیادہ زیادہ مستفیض ہو کر اپنے ایمان اور عقیدہ حقہ کی حفاظت کر سکیں گے اور باطل کو حق کے لباس میں دیکھ کر پہچان لینے میں تردد نہ محسوس کریں گے۔

آستین کا سانپ جسے ہمارے دینی بھائی سانپ کے بجائے اپنی لاشی سمجھتے ہیں انہیں حق اور باطل کی پہچان کرانے کے لئے مفتی صاحب قبلہ کا یہ مضمون مشعل راہ ہے۔

اللہ پاک مفتی صاحب قبلہ کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں صحت و عافیت کے ساتھ رکھ کر ان کا سایہ کرم ہمارے لئے تادیر سلامت رکھے اور ہمارے بھائیوں کو حق و باطل کی تمیز نصیب فرمائے۔

والسلام

عبدالرشید برکاتی

مینارہ مسجد بمبئی ۳۰

۲۷/۳/۱۴۳۳ھ مطابق ۳۰/۱/۲۰۱۲ء

طاہر اسلام کا داخلی دشمن

ابو یب شہیر حضرت مولانا مختار احمد قادری بہیلوی

مذہب اسلام کو اپنے ابتدائی دور سے ہی خارجی دشمنوں کی مخالفتوں کے ساتھ ساتھ داخلی دشمنوں کی سازشوں سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ خارجی دشمن تو مشرکین، یہودی، عیسائی وغیرہ دوسرے مذاہب کے ماننے والے لوگ تھے۔ یہ لوگ کھلے عام اسلام کے خلاف صف آرا ہوئے اور انہوں نے اپنی تمام تر توانائیوں اور سارے وسائل کے ساتھ اسلام کو مٹانے کی ہاکام کوششیں کیں۔ مگر داخلی دشمن وہ لوگ تھے جنہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھ کر، اسلامی وضع قطع اختیار کر کے اور اسلامی اعمال و مراسم اپنا کر اندر ہی اندر اسلام کے خلاف سازشیں کیں اور بنام اسلام، اہل اسلام میں اپنے باطل نظریات پھیلا کر روج اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی منافقین مدینہ تھے پھر خارجی، رافضی، جبرییہ، قدریہ، معتزلہ وغیرہ کے نام سے یہ سلسلہ چلتا رہا۔ وہابی، دیوبندی، قادیانی، چکڑالوی، نجری، مودودی وغیرہ اسی سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں، جن کے نام الگ الگ ہیں مگر مشن سب کا ایک ہے۔ اس دور میں اسی سلسلہ کی ایک کڑی کا نام ”ڈاکٹر طاہر القادری“ ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری اپنے آپ کو سنی بتاتے ہیں۔ اہل سنت کے اعمال و مراسم کو بڑے دل کش انداز میں بیان کرتے ہیں مگر اس شہد کے پردے میں وہ کیسا مہلک زہر امت کے حلق میں اتارنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی تفصیلات آپ کو گرامی وقار حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب کے اس مقالے سے معلوم ہوں گی۔ مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کا مشن یہ ہے کہ سنیت کا لبادہ اوڑھ کر، اشاعت سنیت کی آڑ میں، اہل سنت و جماعت کے مسلک حق کا تشخص مٹا دیا جائے اور اس فرقہ ناجیہ کو باطل فرقوں کے ساتھ

متحدہ کر کے گمراہی کے دلدل میں غرق کر دیا جائے۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے طریقہ کار اتنا خطرناک اختیار کیا تھا کہ اس کی یہ گمراہ کن تحریک بہت تیزی سے ایک بڑے سیلاب کی شکل اختیار کر لیتی، پھر اہل حق کو اس کا دفعیہ کرنے میں نہ جانے کتنی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا، مگر پروردگار عالم حضور تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں صاحب کی عمر میں بے پناہ برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے بروقت اقدام کیا اور ڈاکٹر طاہر القادری کے چہرے سے نقاب اٹھا کر امت کو ایک بڑے فتنے سے بچالیا اور انہیں ایسا کرنا بھی چاہیے تھا کہ وہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاندانی وراثت و روایات کے اس دور میں وارث و امین ہیں اور فتنوں کی آندھیوں میں حقانیت و صداقت کا چراغ جلا کر ایمانی جرأت و بہا کی کے ساتھ باطل کی سرکوبی کرنا خانوادہ رضا کا امتیازی نشان ہے۔

یہ حضور تاج الشریعہ کی نگاہ کرم کا فیضان ہی ہے کہ فاضل جلیل مفتی ہاسنی حضرت علامہ ولی محمد صاحب قبلہ نے نہایت تفصیل کے ساتھ، دلائل و براہین کی روشنی میں ڈاکٹر طاہر القادری کی اصل حقیقت کو اپنے اس مقالہ میں قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔ جو لوگ ڈاکٹر طاہر القادری کے حمایتی ہیں وہ انصاف کی نظر سے مفتی صاحب قبلہ کے اس مقالے کا مطالعہ کریں۔ اگر ان کے دل میں حق پسندی کا معمولی سا جذبہ بھی موجود ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اس مقالے سے ان کی ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی اور وہ ڈاکٹر طاہر کے بجائے حق کے حمایتی بن جائیں گے۔

مفتی احمد قادری

بیہڑی، ضلع بریلی شریف (یکم ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ)

طاہر کی رگ رگ میں صلح کلیت ہے

حضرت علامہ مولانا ابوالحسن محمد صدیق قادری

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين صلوات
الله تعالى عليهم وعلى آله وأصحابه وأحبابه أجمعين وسيدنا ابنه الكريم غوث
الورى محيى الدين وجميع الأولياء الكرام في العالم رضوان الله تعالى عليهم
أجمعين۔

مذہب اسلام کو اس دنیا میں تشریف لائے ہوئے زمانہ دراز گزر گیا۔ اس عرصہ میں
اس نے بے شمار مشقتوں کا سامنا کیا اور ہزاروں بلاؤں کا مقابلہ کیا۔ کبھی غیروں نے اس کو
مٹانے کی کوشش کی تو کبھی اپنوں نے اسے رسوا کرنے کی ناپاک سعی کی کبھی یزیدی بادل آئے
تو کبھی حجاجی غبار اور اس قسم کی بہت سی آندھیاں آئیں۔ اور اپنا زور دکھا کر خاموش ہو گئی مگر
مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کا وہ چمن جس کی آب یاری خود محسن کائنات ﷺ نے اپنے مقدس
ہاتھوں سے کی تھی آج بھی سرسبز و شاداب ہے اور ایسا صرف اس لیے ہے کہ اس کی حفاظت کا
ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔ خود پرو دگار عالم کا ارشاد پاک ہے ”إِنَّا نَحْنُ نُوَلِّى الْمَذْكَرَ
وَالْمُنَاةَ لِمَا نَفْطُونُ“ ترجمہ: ہم نے ہی قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

بائیں ہمہ ان تمام فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ وہابیہ اور دیانہ وندوہ فارم کا سمجھا جاتا
ہے جس نے اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہونچایا اور شجر اسلام کی تنخ کنی کی حتی المقدور کوشش
کی اور کر رہے ہیں لیکن چند سالوں سے ایک نیا فتنہ بنام ”ڈاکٹر طاہر القادری“ اپنا سرا بھار رہا
ہے۔ جس سے اسلام کو پھر اندرونی خانہ جنگی کا اندیشہ لاحق ہو گیا ہے۔ جو ایک طرف اپنے سنی
ہونے کا دعوٰی کرتا ہے تو دوسری طرف ائمہ اربعہ کے مسالک سے ہٹ کر نئے مسلک کی

دعوت دیتا ہے۔ اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا فریق مخالف کہتا ہے ایک طرف مسلک اعلیٰ حضرت پر تقریر کرتا ہے تو دوسری طرف صلح کلیت اس کی رگ رگ میں رچی بسی ہوئی ہے چونکہ عوام اس کے عقائد باطلہ، اقوال شیعہ سے واقف نہیں ہیں اس لیے ان کی تقریر بڑے ہی شوق سے سنتے ہیں ایسے میں اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی مرد مجاہد اٹھے اور لوگوں کو اس کے عقائد باطلہ سے روشناس کرائے تاکہ عوام اس کی باتوں میں آکر گمراہ نہ ہو جائیں۔ آخر انتظار کی گھڑی ختم ہوئی اور اللہ کے فضل اور رسول اللہ ﷺ کے فیضان سے حضرت مولانا مفتی ولی محمد رضوی صاحب نے وقت کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ضرورت کو پورا کیا اور اس موضوع پر ایک نایاب رسالہ تیار فرمایا جسے پڑھ کر بڑی مسرت حاصل ہوئی۔ مولانا موصوف نے اپنے رسالہ کے اندر ”طاہر القادری“ کے عقائد باطلہ کو بیان کرنے کے ساتھ دلائل و براہین کی روشنی میں ان کا ردِ مبلغ فرمایا ہے نیز اس کی تقریر کے ان اقتباسات کو بھی جمع کیا ہے جو کفر پر مشتمل ہے اور بزبان جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ حضور مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ العالی اس کی گمراہی کو بھی ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ عوام و خواص دونوں کے لئے بے حد سودمند ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ امت مسلمہ کے ایمان کو استحکام عطا فرمائے اور علامہ موصوف کو دارین کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

الفقیر ابوالحسن محمد صدیق قادری

بانی و سربراہ المرکز الاسلامی دار الفکر درگاہ روڈ، بہرائچ شریف

وقاضی شرع ضلع بہرائچ و درگاہ معلی

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ، چہار شنبہ

طاہر قادری نہیں بلکہ نجس پادری

حضرت مولانا امان حسن صاحب مصباحی

ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان فتنہ پیدا کرنے اور ان کا ایمان برباد کرنے کے لئے انگریزوں نے اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، ظلیل احمد انیسٹھوی اور اشرف علی تھانوی جیسے نام نہاد علماء کو استعمال کیا اور دین کے ان خدایوں نے مال کے لالچ میں انگریزوں سے اپنی مکمل وفاداری کا ثبوت پیش کرتے ہوئے ایسا فتنہ برپا کیا جسے سن کر اور پڑھ کر سچے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں اور عاشقان رسول کے کلیجے منہ کو آتے ہیں۔ ایسے نازک اور بھیانک دور میں مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ اور آپ کے ہم عصر علماء و بائعین نے اس فتنے کا تحریری و تقریری طور پر مقابلہ کیا اور مسلمانوں کو ان کے فتنوں سے آگاہ فرما کر ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائی۔ آج جو مسلمانوں کے دلوں میں ایمان اور عشق رسالت کی شمع روشن ہے وہ حضور اعلیٰ حضرت اور آپ کے ہم عصر علماء اہل حق کی دین ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں پر رحمت و نور کی بارش برسائے۔ (آمین)

چند سالوں پہلے ایک اور فتنہ رونما ہوا جس کی تعبیر فتنہ طاہریہ سے کر سکتے ہیں جس کا بانی طاہر القادری نامی ایک پاکستانی ہے لیکن مذکور شخص کا یہود و نصاریٰ کو اپنی مجلس میں شرکت کی دعوت دینا، انھیں اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دینا، خود یہود و نصاریٰ کی تقریبات میں شریک ہو کر ان کے عقیدے کے مطابق انکے تہوار منانا، ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں وہ طاہر قادری نہیں بلکہ پادری ہے، یہود و نصاریٰ کا مشترکہ غلام ہے، مسلمانوں کا دین اور ایمان برباد کرنے کے لئے یہود و نصاریٰ نے اس کو اپنا آلہ کار بنالیا ہے اور یہ نجس پادری بھی پورے طور پر اپنی وفاداری اور غلامی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کو اہل

ایمان تسلیم کرتا ہے جبکہ ان کا کافر ہونا قطعی اور یقینی ہے جو قرآن مقدس کی متعدد آیتوں سے ثابت ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ وہابی، دیوبندی وغیرہ جو انگریزوں کے زرخیز غلام ہیں جن کے کافر و مرتد ہونے پر علماء عرب و عجم کا اتفاق ہے ان کو کافر قرار دینا تو بہت دور کی بات ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز قرار دینا ہے بلکہ موقع ملنے پر ان کے پیچھے نماز پڑھ بھی لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی خلاف شرع بہت سے امور ہیں جن کا ارتکاب اس نجس پادری نے تحریر و تقریری طور پر کیا ہے اور سنیت کے لبادے میں آکر سنی مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھولی بھالی سنی عوام بلکہ کچھ جھولا چھاپ مولوی بھی عشق رسول، احترام صحابہ، اور عظمت اولیاء پر مشتمل بیانات سن کر اور تحریر پڑھ کر نجس پادری کے فریب میں آ رہے ہیں اور حقیقت سے چشم پوشی کر کے اندھی عقیدت کا شکار ہو رہے ہیں، حالانکہ یہ بات مسلم ہے کہ جو شخص بھی کفر کا ارتکاب کرے گا یا ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا انکار کرے گا اور اس کا کفر و انکار تحقیق ہو جائیگا تو اس پر کفر کا حکم لگایا جائیگا، مفسر و محدث، مؤلف اور عمدہ واعظ و خطیب ہونا اس کو حکم شرعی سے نہیں بچا پائیگا۔

گیا اٹلیس مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے

اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

لہذا ایسی صورت میں علماء اہل حق پر لازم و ضروری ہے کہ اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے عوام کو نجس پادری کی نجاست سے آگاہ فرمائیں اور عام مسلمانوں پر لازم و ضروری ہے کہ وہ بھی اپنے آپ کو اس نجس پادری کی تحریروں اور تقریروں سے دور رکھیں۔ اسی میں بھلائی اور ایمان و عقیدے کی حفاظت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ جانشین حضور صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری اور دیگر مفتیان کرام و علماء عظام نے

اپنے اپنے فتاویٰ کے ذریعے سے اس فتنے سے بے نقاب کیا اور اس کا اصلی چہرہ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تا کہ مسلمان اپنے آپ کو اس مکار کے مکر و فریب سے دور رکھ کر اپنے ایمان و عقیدے کی حفاظت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان علماء ربانین کے سہائے کو ہمارے ہمارے سروں پر دراز فرمائے اور فتنہ گروں کے فتنوں اور مکاروں کے مکر و فریب سے محفوظ و مامون رکھے۔

اخیر میں ولی طور پر مبارک باد پیش کرتا ہوں فخر رضویت، قاطع نجدیت و صلح کلیت حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب قبلہ اور آپ کے رفقاء کا رکوکہ انھوں نے عوام اہل سنت کو گمراہی سے بچانے اور راہ مستقیم پر ثابت قدم رکھنے کے لئے متعدد مفتیان کرام اور علماء ذوی الاحترام کے فتاویٰ، مقالات اور تاثرات جمع کر کے کتابی شکل میں ہمارے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں اور ہم سب کے لئے نجات کا وسیلہ بنائے (آمین)

امان حسن مصباحی

خادم التدریس دارالعلوم فیضان اشرف باسنی، ناگور شریف

واصف رشید المصباحی

استاذ دارالعلوم فیضان اشرف

پروفیسر طاہر القادری! محل غور

حضرت مولانا محمد یوسف مصباحی شیرانی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دعوت و ارشاد کے تعلق سے جہاں مخلص رہنما دنیا بھر میں شب و روز کوشاں ہیں وہیں دعوت و تبلیغ کے نام پر کچھ بہرو پے بھی بھولے بھالے مسلمانوں کو نکات بیانی سے متاثر کر کے اپنی شخصیت کا لوہا منوار ہے ہیں۔ انہیں میں ایک نام پروفیسر طاہر القادری کا ہے۔

۵۴ سال سے پروفیسر طاہر القادری کے متعلق علمائے کرام سے سنا کرتا تھا کہ طاہر القادری ایک متنازع شخص ہے جو جہلاء کے درمیان اپنی نکات بیانی کے سبب پسندیدہ ہے جو QTV چینل پر اپنی تقاریر نشر کرتا رہتا ہے۔ راقم الحروف نے بہت سے جہلاء سے بھی سنا جن کا ناظرہ ہی درست نہیں وہ کہتے ہیں۔ QTV والے پروفیسر طاہر القادری بہت بڑے عالم ہیں۔ ہم نے ان سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ ظاہر بات ہے TV دیکھنے والے جن کو اردو پڑھنا نہیں آتا انہیں کیا پتہ کہ فی زمانہ ان سے بھی بڑے علامہ، دقاق، مفتیان، نظام ہیں جن کے پروفیسر صاحب تو عشرِ عشر ہی نہیں ہے۔

پروفیسر صاحب کو علم نافع ہے ہی نہیں اس لئے تو اس نے پروفیسری کے دُعم میں سراج الائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو مسئلہ دیت (خون بہا) میں اپنا فریق قرار دیا اور تکبر سے کہہ بیٹھا کہ ان کو یعنی امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو میرے مقابل کیوں پیش کرتے ہو؟ میرا اجتہاد الگ ہے۔ یہاں پتہ چل گیا کہ آنجناب مسلک حقہ کے خلاف کام کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! غور کریں کہ اگر پروفیسر صاحب میں کچھ بھی مسلک حقہ کی غیرت و حمیت ہوتی تو ایسی بات نہیں کرتے۔

پروفیسر طاہر القادری نے انگلستان میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی مشترکہ کانفرنس میں اپنے اپنے عقائد و طریقے سے دعائیں کروائیں جو کفریات، ضلال و مخرمات پر مشتمل تھیں۔ معاذ

اللہ صد معاذ اللہ۔ اسی کو کہتے ہیں صلح کلیت کا لبادہ اوڑھنا۔ جیسا کہ اہل سنت کے موثر جرائد و رسالوں میں ہمارے مندرجہ ذیل اکابر علمائے اہل سنت کے مضامین پر و فی سر طاہر القادری کی نقاب کشائی میں شائع ہوئے ہیں۔

قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری، علامہ محمد احمد صاحب مصباحی، مفتی نظام الدین صاحب رضوی، علامہ یحییٰ بن اختر صاحب مصباحی و دیگر ہند و پاک کے علمائے کرام، مفتیان عظام نے ایسے لوگوں سے خبر دار رہنے کو کہا ہے۔

یہی قدم ہمارے علمائے کرام ابتدا ہی میں اٹھا لیتے تو پروفیسر صاحب کی حالت ہی دیگر ہوتی۔ پروفیسر صاحب جیسے صلح کلیوں سے اہل سنت والجماعت کو بڑا نقصان ہوا ہے کیونکہ اہل سنت والجماعت کے لئے ایسے لوگ ہی آستین کے سانپ ثابت ہوئے ہیں۔ جو ہمارے ائمہ اربعہ کو آنکھ دیکھانے کی جسارت کرتا ہو۔ قارئین کرام! اندازہ لگالیں وہ کتنا بد باطن اور گمراہ ہو گا یہ غیر مقلدین کا پیشوا ثابت ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے صلح کلیوں کے فتنوں سے تمام احباب اہل سنت والجماعت کو محفوظ و مامون رکھے۔ ایسے شخص کے حمایتیوں کو اللہ تعالیٰ راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد یوسف شیرانی المصباحی عفی عنہ

سابق صدر المدرس دارالعلوم صوفیہ حمید یہ ناگور شریف

دیگر تصدیق کنندہ علمائے کرام

مولانا صدام حسین مرکزی

ماہ طیبہ، جوڈھپور

مولانا سید حاتم شاہ چشتی

مدرس: دارالعلوم صوفیہ حمید یہ، ناگور

طاہر القادری نجدیوں کا ایجنٹ

حضرت مولانا قادری صاحب حیدر آباد

محترم المقام حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب قبلہ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 ماہنامہ مسلک میں آپ کا مقالہ نظر سے گزرا، الحمد للہ آپ نے طاہر الپادری کی صلاح کلیت پر
 اور اس کے ناپاک نظریات پر کافی اچھی گرفت کی ہے جو کہ اس کی کتابوں اور کیتسٹوں میں آچکے ہیں۔
 اس دور میں وہ ایک سنی لیبل اپنے نام کے ساتھ قادری لگا کر عوام اہل سنت کو گمراہ کر رہا ہے جس طرح
 کہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی، رافضی اور مودودی اپنے آپ کو سنی حنفی کہہ کر لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے تو اسی
 طرح آج طاہر الپادری بھی اپنے آپ کو سنی حنفی قادری کہہ کر لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اُس دور میں مجدد
 دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ الحاج امام احمد رضا خاں فاضل بریلی علیہ الرحمۃ والرضوان
 نے ان بدعتیوں کا پوسٹ مارنم کر دیا اور ان روسائے گمراہ جماعتوں کا آپریشن کر دیا جیسے کہ ہمارے
 علما مثلاً صدر الافاضل، صدر الشریعہ، شیر پیٹھ اہل سنت، حضور مجاہد ملت، مفتی اعظم ہند ان تمام
 اکابرین نے ان بدعتیوں سے مناظرہ کر کے ان کی ناپاک تصانیف کا رد کر دیا تو آج اس پر فتن دور
 میں ہمارے علما نے طاہر الپادری کا رد اور اس کا دندہ شکن جواب تحریروں اور فتوؤں سے کر دیا۔ صرف
 ہند کہ علما ہی نہیں بلکہ پاکستان کے اکثر علما و مشائخ بھی اس کی بدعتیہ گی پر تصانیف و فتوؤں کے
 ذریعہ رد کر رہے ہیں جیسا کہ پاکستان کے مشہور عالم محدث اعظم پاکستان کے تحت جگر صاحبزادہ
 قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی نے سنیوں کے خلاف پروفیسری سازش کا انکشاف کرتے ہوئے
 فرمایا کہ پروفیسر طاہر الپادری نجدی مفتی عبداللہ بن باز کے اشارے پر پاکستان میں احسان الہی فلمیر
 کی جگہ نجدیوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طاہر الپادری متعدد بار بدینہ منورہ
 میں عبد اللہ بن باز سے ملاقاتیں کر چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی پارٹی میں نجدیوں کو دعوت دے
 رہے ہیں اور سنیوں کو نجدیت کی گود میں پھینکنے کے لئے نجدی سرمائے پر میدان سیاست میں اترتے

ہیں۔ (ندائے اہل سنت لاہور، جون ۱۹۸۹ء)

ہمارے شیخ الاسلام والمسلمین فخر ازہر قاضی القضاۃ فی الہند حضرت سیدی و مرشدی و سندی راز دار شریعت و طریقت آفتاب حقیقت و معرفت حضرت علامہ الشاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ اور حضرت علامہ الشاہ محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ (فرزند حضور صدر الشریعہ) ان دونوں حضرات نے بہت پہلے ہی مناظرے کی دعوت دی تھی (South Africa) میں لیکن وہ راضی نہ تھا۔ جب بھی راضی نہ تھا اور اب بھی راضی نہیں جب وہ انڈیا آیا تو حضور تاج الشریعہ نے ممبئی میں علما کی ایک نشست میں لوگوں کو اس کی گمراہی سے آگاہ کرایا اور اس سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ ہمارے علمائے اہل سنت نے آج اس کی گمراہی کے الگ الگ پہلوؤں پر تصانیف اور مضامین لکھنا شروع کر دیے ہیں۔

الحمد للہ مفتی ولی محمد قادری رضوی صاحب قبلہ کے مقالے میں اس کی اچھی گرفت کی گئی ہے ہمارے علمائے اہل سنت، نوجوان اور دیگر حضرات پڑھ لیں تو اس کی بدعتیہ کی ظاہر ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبول اور عام کرے اپنے حبیب کے صدقے میں اور مفتی صاحب کو صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قادریہ کا لبادہ اوڑھ کر قرآن کے منہاج کا لیل لگا کر
خبردار سنیوں ہوشیار رہنا آگیا دوسرا مودودی آگیا

خاک پاک علمائے اہل سنت
فقیر صوفی مولانا قادر ولی قادری رضوی
آرونی، آندھرا پردیش

صلح کلیت سے بیزاری اللہ و رسول کی بارگاہ میں پسندیدہ عمل

حضرت مولانا عبد الجبار خان قادری

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالبَغْضُ فِي اللَّهِ" (مشکوٰۃ شریف، ص: ۴۲۷) یعنی بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا کام یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے دوستی اور محبت ہو اور اللہ ہی کے لئے دشمنی اور عداوت ہو۔ مذکورہ حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے چاہنے والوں سے محبت رکھنا اور اللہ و رسول کے دشمنوں سے بغض رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی پیارا کام اور پسندیدہ عمل ہے۔ یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنے کے لائق ہے کہ الحب في الله و البغض في الله کے معیار کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت اسی وقت ممکن ہے جب حضور کے دشمنوں سے نفرت کی جائے۔ اور انھیں اپنا دشمن قرار دیا جائے۔ اللہ و رسول کے دشمنوں سے دشمنی کئے بغیر اللہ و رسول کی محبت وجود میں نہیں آتی۔ اسی طرح حضرات اہل بیت حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نیز حضرت مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ محبت والفت اسی وقت صحیح ہے جب خارجیوں، یزیدی و ہابیوں سے عداوت رکھی جائے۔ یونہی حضرات صحابہ کرام خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا عائشہ صدیقہ، سیدنا عمر بن عاص، سیدنا ابوسفیان، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم جمعین سے محبت و عقیدت اسی وقت درست ہے جب رافضیوں سے نفرت کی جائے۔ انھیں دشمنان دین سمجھا جائے۔ اسی طرح حضرات ائمہ اسلام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام مالک، سیدنا امام احمد بن حنبل، سیدنا غوث اعظم شہنشاہ بغداد وغیرہ اولیائے کرام سے محبت و عقیدت اسی وقت درست ہے جب ان کے دشمن غیر مقلد و ہابیوں

سے نفرت کی جائے۔ یہیں سے یہ بات بھی بالکل واضح ہوگئی کہ اگرچہ عشق رسول کا نفاہ پٹنے والے تو بہت ہیں لیکن سچا عاشق رسول وہی ہے جو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی کسوٹی پر پورا اترے۔ صلح کلی حضرات جہاں دوسرے اسلامی نقوش اور ایمانی آثار مٹانے کی فکر میں تھے وہیں، وہیں اپنے قول و عمل سے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ جو اسلام کی بنیادی تعلیم اور صالحین علماء کی روشن سیرت ہے اس کو بھی مٹا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن علمائے حق نے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ پر سختی سے خود عمل کر کے اور مسلمانوں سے عمل کرا کے اس بنیادی تعلیم کو زندہ رکھا اور دنیا والوں کو بتا دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابہ عظام و اولیائے کرام کے دشمنوں سے ایمان والوں کا ہرگز ہرگز ملاپ نہیں ہو سکتا۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی (مجددین ملت)

امام اہل سنت، قاطع صلح کلیت و نجدیت، حامی سنت، ماحی بدعت و ضلالت سیدنا سرکار علی حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریروں اور تحریروں اور تمام تصنیفوں کا خلاصہ درج ذیل تین باتیں ہیں۔

(۱) دنیا بھر کی ہر ایک لائق محبت و مستحق تعظیم چیز سے زیادہ اللہ و رسول کی محبت و تعظیم۔

(۲) اللہ و رسول ہی کی رضا کے لئے اللہ و رسول کے دوستوں سے دوستی و محبت۔

(۳) اللہ و رسول ہی کی خوشی کے لئے اللہ و رسول کے دشمنوں سے نفرت و عداوت۔

لیکن صلح کلیت کے شیدائی اللہ و رسول کی محبت کا اظہار بھی کرتے ہیں اور اللہ و رسول کے دشمنوں سے رشتہ محبت استوار بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ جو کہ ایمانی شان کے خلاف عمل ہے۔ دور حاضر میں بھی صلح کلیت کے ہمنوا اور معین و مددگار اشخاص نے جب اپنی

شاطرانہ چال سے حق و باطل، ہدایت و گمراہی، نور و ظلمت میں حقیقی فرق ظاہر نہ کر کے امت کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی ناپاک کوشش کی تو حق گو علما کی جماعت نے امت کو گمراہی سے بچانے کے لئے مستعد اور تیار ہو کر صلح کلیت کے چہرے سے نقاب اتار کر ان کا حقیقی چہرہ سامنے پیش کر کے دودھ کا دودھ، پانی کا پانی الگ الگ کر دیا۔ انھیں حق گو علما کی جماعت میں سے شیر رضویت، مصلح قوم و ملت حضرت علامہ مفتی ولی محمد رضوی صاحب سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور، راجستھان کی ذات ہے۔ جنہوں نے جب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی تقریر و تحریر اور عمل سے صلح کلیت کا واضح اور بین ثبوت پایا تو احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے موصوف نے قلم اٹھایا اور ایک مضمون بنام صلح کلیت اور اس کی حقیقت قلم بند کر کے موجودہ فتنہ کی سرکوبی کی اور عوام اہل سنت جو صلح کلیت کے فتنے کی حقیقت سے نا آشنا تھے، آشنا ہو گئے اور خواص جنھیں لکھنے کی صلاحیت ہے انھیں ایسے مضامین لکھنے میں کچھ رغبت ضرور پیدا ہوگی۔

موصوف کے اس اقدام کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں اور ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا گو ہیں اور مستقبل میں ایسے منصفانہ عمل کی امید رکھتے ہیں۔

فقط والسلام

عبدالجبار خان قادری

خادم: دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ، جوگیشوری ویسٹ، ممبئی

اس وقت کا بڑا فتنہ طاہری ہے

حضرت مولانا شاہ کرا قادری فیضی اودے پور

لک الحمد یا رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ اللعالمین

محبت گرامی وقار حضرت العلامة مولانا محمد اسلم رضا صاحب قبلہ ثقاتی کے ذریعہ اطلاع ملی کہ علم بردار سنیت قاطع صلح کلیت حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی مدظلہ العالی فتنہ طاہری کے خلاف بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس تعلق سے علمائے اہل سنت کے تاثرات حاصل کئے جا رہے ہیں۔ مجھے ناچیز سے بھی کچھ لکھنے کے لئے ارشاد ہوا۔ پہلے مولانا موصوف کا ارسال کردہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی مدظلہ العالی کا تحریر شدہ مسودہ بغور پڑھا۔ مضمون سے عیاں ہوتا ہے کہ واقعی مفتی صاحب نے اپنی تحریر بے نظیر کے ذریعہ واضح فرق بین الحق والباطل مبرہن و مدلل عقلی اور نقلی انداز سے کر کے فتنہ طاہری کا بھرپور تعاقب کیا ہے۔

پروفیسر طاہر کی فکر انہی کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے“ اور انٹرویو کے پروگراموں سے ظاہر ہے کہ سب فرقے مسلمان، یہودی، نصرانی، قادیانی، شیعہ، وہابی اور دیوبندی وغیرہ ایک ہو کر مثل تسبیح کا دھاگہ بنے رہیں۔ جواز روئے قرآن وحدیث اقوال سلف واقوال خلف اور عقائد اہل سنت کے خلاف ہے۔ یہ اس وقت کا بڑا فتنہ، فتنہ طاہری ہے۔ جو ایک ہونے کے نام پر یہودی مشن کی اشاعت و صلح کلیت کو نشر کر کے صحیح العقیدہ افراد کے سامنے چکنی چڑی مسالے دار لکچر دے کر ایمان کی حلاوت کو ختم کرنا ہے۔ نیز ملت کے افراد کو مذہب بنا کر جماعت اہل سے صلح کلیت کے ڈگر پر کھڑا کرنا ہے۔

پروفیسر طاہر نے ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھ کر اور اس پر مبالغہ آرائی کے ذریعہ اپنی انانیت کا

شیش محل تیار کر کے چاروں ائمہ عظام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام احمد بن حنبل سے الگ راہ اختیار کی ہے کیونکہ چاروں ائمہ کرام نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھنا حرام ہے۔

پروفیسر طاہر کے نیز ویک، دیوبندیت، بریلویت اور شیعیت میں کوئی فرق نہیں ہے صرف تعبیری اختلاف ہے سب ایک ہیں۔

پروفیسر طاہر شیعہ اور وہابی علما کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتے بلکہ جب بھی موقع ملے پڑھ لیتے ہیں۔

پروفیسر طاہر کے ادارہ منہاج القرآن میں اہل حدیث، شیعہ، دیوبندی رکن ہیں۔ پروفیسر طاہر کی صلح کلیت و گمراہیت اب عام و خاص پر چھپی نہیں بلکہ ان کی کتابوں میں چھپی اور انٹرویو وغیرہ سے ظاہر ہیں۔ پروفیسر کو چاہیے اپنی انانیت سے نکل کر باب صلح کلیت کو بند کر کے اپنا توبہ نامہ شائع کریں اور علمائے اہل سنت و جماعت کی جانب رجوع کریں۔

یہی موقف وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ العالی کا ہے۔

حضرت محترم مفتی ولی محمد صاحب رضوی کے مضمون سے متفق ہوں اور اس کی توثیق و تصدیق کرتا ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ مفتی موصوف کی سعی کو ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

محمد شاہر القادری فیضی رضوی یار علوی

خطیب حسینی مسجد، دھولی باؤڑی، اوڈے پور، راج

کاش! طاہر القادری انا کو فنا کر کے اپنی کوتاہیوں سے رجوع کرتے

حضرت مولانا عبدالمکریم نوری گوونڈی

ادھر کئی سالوں سے فکری بیداری کی لہر کچھ اس انداز سے چلی ہے کہ ایمان و عقیدے کو جلا بخشنے والی متعدد کتابیں منظر عام پر آ گئی ہیں اور صلح کلیت بے نقاب ہو رہی ہے۔ ابھی کچھ دنوں پہلے عزیز مکرم حافظ ابوبکر صاحب رضوی نے (جو کتابوں اور مطالعہ کے بڑے شوقین، نہایت مخلص اور علما و مشائخ کی بارگاہوں کے ادب شناس ہیں) ”دوماہی مسلک ممبئی“ لا کر دیا (جس کے ایڈیٹر جناب زبیر قادری ہیں، لوگوں سے سنا ہے کہ زبیر قادری اچھی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، بہت ملنسار اور معاملہ فہم ہیں) جس کی ورق گردانی شروع کیا، اوراق التارہا، صفحات پڑھتا رہا، اچانک مفتی باسنی کا مضمون دیکھ کر نظر ٹھہر گئی۔ مفتی باسنی نہایت سنجیدہ، باوقار، پابند شرع، صاحب علم و فضل عالم دین ہیں، سنی تبلیغی جماعت کے روح رواں ہیں، تشدد سے دور تعلق سے بھرپور ہیں، مطالعہ بہت وسیع ہے، بلکہ مفتی باسنی مفتی ولی محمد صاحب اس ذات گرامی کا نام ہے جن پر ان کے اساتذہ کوناز ہے۔ مفتی باسنی کا مضمون ڈاکٹر طاہر القادری سے متعلق، بہت غور و فکر سے پڑھنے لگا، ایک ایک سطر کئی کئی بار پڑھا، پڑھنے کے دوران مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی شفیق و مہربان مصلح اپنے کسی قریبی عزیز کا ہاتھ تھام کر ”سونا جنگل رات اندھیری“ سے نکال ”چھائی بدلی کالی ہے“ کا دبیز پردہ چاک کر کے ”سونے والو! جاگتے رہو“ کی صدا لگا رہا ہے۔

کاش! ڈاکٹر طاہر القادری اس مضمون کو پڑھتے اور اپنی انا کو فنا کر کے اپنی کوتاہیوں سے رجوع کرتے، تو ایک بہت بڑا طبقہ گمراہیوں سے بچ جاتا، مفتی باسنی کے مضمون کی خاص خوبی یہ ہے کہ مکمل مضمون جذبہ دعوت و ارشاد کی آئینہ دار ہے اور حوالوں کی آہنی

زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے، جو بات جہاں سے لی ہے اس کی نشاندہی ضرور کر دی ہے۔

کاش! ہمارے وہ علما جو طاہر القادری سے متاثر ہیں اور زمانے کی ہم آہنگی کا ادویلا چپا کر ان کی طرف داری کرتے ہیں وہ ان کی تحریروں کو دیکھتے اور ایمان و عمل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کرتے تو بلاشبہ ان کا طرز فکر اور انداز تخیل یکسر بدل جاتا۔

وہاں ہے کہ رب قدیر اپنے مقدس حبیب، صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، عالم نبیل حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب (مفتی باسنی) قادری، برکاتی، رضوی کی عمر، علم و عمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے نیز جملہ مصائب و آلام اور مالی مشکلات دور فرمائے اور ہم سب کو مذہب حق، اہل سنت و جماعت و مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین۔

عبدالکریم نوری

مہتمم مدرسہ اہل سنت و جماعت رضویہ عبدالاسلام

فاؤنڈیشن گوونڈی ممبئی ۴۳

طاہر القادری روز اول ہی سے علما کے درمیان متنازع رہے ہیں حضرت مولانا انصار احمد قادری فیضی

باسمہ تعالیٰ

ڈاکٹر طاہر القادری اپنی حد سے سوا جدت پسندی، انوکھی تحقیق اور نئے اجتہاد کی بنیاد پر روز اول ہی سے سنجیدہ فکر علما کے درمیان متنازع رہے ہیں۔ ان کی تقاریر و تصانیف سے بلاشبہ سنیت کا فروغ ہوا ہے اور اس حد تک وہ قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے کے لائق ہیں مگر ان کی ان جدت طرازیوں سے قطعاً اتفاق ممکن نہیں، جن میں وہ اسلاف کرام کی ذکر سے منحرف ہیں۔ خصوصاً عورت کی دیت و شہادت کا مسئلہ، دائرہ ہی کا مسئلہ اور وہ دیگر مسائل جن میں انہیں تفرد حاصل ہے اور اسلاف کے مسلمہ و مجمع علیہ نظریات سے جداگانہ راہ چلے ہیں۔

یقیناً تحقیق کی راہیں کسی کے لیے مسدود نہیں اور تحقیق ضرور ہونی چاہیے تاہم تحقیق، تحقیق کی حد تک اور تحقیق کے انداز سے ہی ہونی چاہیے اس میں تفرد جتانے کا خمار ہرگز سوار نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ تحقیق، تحقیق سے گذر کر باعث تفریق بن جاتی ہے، جو سراسر ایک مذموم عمل ہے اور سوائے قسمت کہیے کہ ڈاکٹر صاحب شعوری یا غیر شعوری طور پر اسی بلا کے شکار ہو گئے اور پھر وہ بدن شکار ہوتے ہی چلے گئے۔

چنانچہ انہوں نے امام اعظم سے نہ صرف اختلاف کیا بلکہ انہیں اپنا حریف تک کہہ

ڈالا۔ اگرچہ ہمارے اعتقاد کے مطابق امام اعظم معصوم نہیں تاہم ان سے اختلاف کی اس حد تک جسارت کبھی استحسان کی نظروں سے نہیں دیکھی جاسکتی بلکہ یہ حوصلہ شکنی کی مستحق ہے۔

حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ ایک تقویٰ شعار عالم دین اور ذمہ دار مفتی ہیں۔ انہوں نے اپنی شرعی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے بروقت ڈاکٹر صاحب کی گرفت کی ہے اور اس پر علما سے مہر تصدیق ثبت کروا رہے ہیں۔ میرے مذکورہ نظریات سے میرا اپنا عندیہ ظاہر ہے۔ واللہ ورسولہ أعلم جل مجدہ ﷺ۔

انصار احمد قادری فیضی

کپتان گنج ہستی، یوپی۔

طاہر القادری صلح کلیت کا مہلک زہر پلا رہے ہیں

حضرت مولانا سعید مختار رضوی کوٹہ

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

لباس خضر میں یاں سیکڑوں رہزن بھی ملتے ہیں

خدا کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے ارشاد فرمادیا تھا کہ ”بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت کے لوگ تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ان میں ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب فرقے ناری اور دوزخی ہوں گے“

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! اس فرقہ کی پہچان کیا ہوگی؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: جس عقیدے پر میں اور میرے صحابہ ہیں اسی عقیدہ پر وہ (ناجی) فرقہ رہے گا۔

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب کے عطا فرمودہ علم غیب سے خوب جانتے تھے کہ میری امت کے لوگ آگے چل کر کئی راہ پر لگ جائیں گے اس طرح ان میں کئی جتھے اور فرقے بن جائیں گے۔ جن میں ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب گمراہ اور دوزخی ہوں گے۔

چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق گمراہ فرقوں کی ابتدا دو صحابہ ہی میں ہو گئی تھی مگر صحابہ کی حقانیت اور ان کی مجاہدانہ کوششوں نے ان باطل فرقوں کو پسپے نہ دیا۔ پھر ہر دور میں مختلف شکلوں اور دیدہ زیب ٹانکھلوں کے ساتھ باطل فرقے ابھر ابھر کر

سامنے آتے رہے مگر صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے والے علماء و مشائخ نے ان باطل فرقوں کو ہر زمانے میں بے نقاب کیا اور ناری و ناجی فرقے میں خط امتیاز کھینچ کر مسلمانوں کو گمراہ فرقوں سے بچایا اور صحابہ کے نقش قدم پر چلایا۔

آج بھی لباس خضر میں کچھ ناعاقبت اندیش رہن جھوٹی شہرت اور ناپائیدار دولت کے حصول کے خاطر لوگوں کو صلح کلیت کا مہلک تر ہر شریعت اتحاد ملت کا لبیل لگا کر پلانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اور حق و باطل، طاہر و نجس کا مبہون مرکب فروخت کر کے اپنے کاروبار کو ترقی دے رہے ہیں۔

ایسی ہی ایک کوشش ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن

ہے“ ہے۔

مولائے کریم لطفیل نبی رؤف رحیم حضرت قبلہ مفتی ولی محمد صاحب سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت ہاسٹی ضلع ناگوررا جستان کے علم و فضل میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے۔ جنہوں نے بروقت ایسے باطل نظریات کا ردِ مبلغ فرما کر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کیا۔ اور عوام الناس کو صلح کلیت اور بد مذہبوں کے اختلاطِ فاسدہ سے بچانے کے لئے بروقت قلم اٹھایا۔

اہل علم، اربابِ تقریر و تحریر سے بھی استدعا ہے کہ وہ ہر ایسے فتنوں پر کڑی نظر رکھیں اور عوام کو ان فتنوں سے باخبر رکھنا اپنا فرض منصبی سمجھیں۔ فقط

سعید مختار رضوی

خادم: مدرسہ غوثیہ عزیز العلوم

وگیان نگر، کوئٹہ (راج)

9414390820

تائیدات

علمائے مختلف بلاد و امصار

باسمہ تبارک و تعالیٰ

فاضل گرامی مفتی اعظم ہاسنی کا شمار صوبہ راجستھان کے اجلہ علمائے کبار میں ہوتا ہے۔ موصوف نے پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی تصنیفات اور ان کے افکار و خیالات اور تاج الشریعہ مخدومی حضرت علامہ مفتی اختر رضا صاحب ازہری مدظلہ العالی سے منسوب سوالات و جوابات کی روشنی میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے بارے میں جو تجزیہ فرمایا ہے اور ان پر جو حکم شرع نافذ فرمایا ہے۔ فقیر یکسی اس کی تائید و تصدیق کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ رب کریم اپنے محبوب اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل پروفیسر صاحب کو توفیق ہدایت عطا فرمائے اور جماعت اہل سنت کو علامہ رضوی کی تحریر و تحقیق پر عمل پیرا ہونے کی سعی کو قبول فرمائے۔ و ماتوا فیقی الا باللہ

فقیر ابوالضیاء عبدالمنان الکلیجی عفی عنہ

مفتی شہر مراد آباد و صدر مجلس علمائے ہند و بانی جامعہ اسلامیہ کلیمہ

۲۵/ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

طاہر القادری کے تعلق سے حضرت مفتی ولی محمد صاحب اور دیگر علمائے حق کا فیصلہ حق و صواب ہے۔ فقیر فاروقی اس فیصلے کی تصدیق کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم۔
محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی

مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا

بریلی شریف، یوپی

تائیدات

مختلف علمائے راجستھان

محمد فضل حجازی	سمیع لہور علی - اشرف
مدیر اعلیٰ ماہنامہ	مہتمم الجامعۃ الاسلامیہ
سکریٹری راجستھان	سجاد مراد
حمید الرحمن اعوی	نور محمد رنجوی
اسامہ و ظلیب	صدر جماعت و حضارہ مصطفیٰ
جامع مسجد حلوہ مدنی	جیلیر راجستھان
بیل وائرہ	قاضی سمیع محمد ایوب اشرفی
	قائمہ شہرہ شہرہ لاٹ لہ

حامدا و مصاليا و مسلما

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سواد اعظم اہل سنت و جماعت ہی اہل حق و فرقہ ناجیہ ہے۔ امام اہل سنت مجدد اعظم سیدنا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: جماعت اہل سنت ہی محاورہ قرآن و حدیث میں مومن ہے۔ کما بینہ الامام صدر الشریعة فی التوضیح و الملا علی القاری فی المرقاة شرح المشکوۃ۔

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: اللہ و رسول کے نزدیک صرف ایک گروہ اہل حق، ناجی ہے، حدیث میں الا واحدۃ فرما کر جس کا استثنا فرمایا، جس کی نشانی صحابہ کے عرض پر ما انا علیہ و اصحابی ارشاد ہوا یعنی وہ فرقہ (اہل سنت) جو اس راہ حق کا تتبع ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(فتاویٰ مصطفویہ ترتیب جدید، ص ۶۰۲، رضا اکیڈمی)

اور بقیہ تمام فرقے ناری، جہنمی ہیں جنہیں حدیث میں کلہم فی النار فرمایا، ناری، جہنمی بتایا لہذا جس شخص کے افکار و نظریات اور معتقدات سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے افکار و نظریات اور معتقدات سے متصادم ہوں خواہ وہ، ڈاکٹر طاہر القادری ہی کیوں نہ ہو اس کی تحریر و تقریر سے اجتناب فرض ہے۔ تو اگر ڈاکٹر طاہر القادری کی کوئی تحریر و تقریر سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے افکار و نظریات اور معتقدات سے معارض و متصادم و مخالف ہے تو اس کی تحریر و تقریر سے پرہیز و اجتناب فرض و لازم ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔ (پ: ۷، ع: ۱۳) واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اشفاق حسین نعیمی غفرلہ

SUNNI TABLIGHI JAMA'AT BASNI

Nagour Shareef, Rajasthan

طاہر القادری کے ہفتوا پر بندش، حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب کے
مضمون پر سوا سو سے زائد علماء و مشائخ کی تائیدات

طاہر القادری

کی
حقیقت کیا ہے؟



تالیف

حضرت مولانا مفتی ولی محمد رضوی صاحب

www.786GulamAkhterRaza.blogspot.com

ناشر
سینی تبلیغی جماعت، باسنی
ناگور شریف (راجستھان)